دکان شیخ عبدالرحمن تاجر کتب چھاونی انبالہ صدر بازار سے باکفایت ملسکتی ہیں

هو الولی

الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون

از تصنیف حضرت دستگاہ حقایق انتباہ مجمع کمالات ظاہری و باطنی منبع مکارم حسنات صوری و معنوی زبدۂ مفسرین قدوۂ محدثین پیشوای سالکین فانی فی الله جناب جد امجدی حضرت مولانا مولوی شاہ ولی الله صاحب محدث دہلوی رحمہ الله الموسوم بہ

مترجم انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

تصحیح تام و صحت ما لاکلام برای فائدہ ہر خاص و عام کمترین انام سید ظہیر الدین عرف سید احمد نواسہ حضرت قدوۃ العارفین زبدۃ السالکین فخر المتکلمین جناب مولانا مولوی شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی رحمۃ الله علیہ سنہ ۱۳۱۱ھ

در مطبع احمدی متعلقہ مدرسہ عزیزی دہلی طبع یافت

جملہ حقوق محفوظ ہیں بغیر اجازت کمترین کوئی نہیں چھاپ سکتا فقط

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

مقدمہ دربیان سلاسل وارشادات	۲	وظائف حضرات نقشبندیہ	۴۸
اقسام خرقہ	۴	فنا اور بقا میں	۵۳
اقسام بیعت	″	مرید کے باطن میں تصرف اور دفع مرض	۵۵
دربیان طریقہ بیعت	″	تحقیق احوال میت۔ سلب طاقت مرید	۵۷
فصل ۱	۵	آداب پیر	″
بیان بیعت از آں حضرت	۶	آداب مرید در حق پیر	۵۸
فرق دربیان مجذوب و سالک	۷	مکتوب ۱ از شیخ عبد الاحد صاحب	۶۰
طریقہ بیعت از آں حضرت	″	تحقیق لطائف انسانی خفی اخفی قلب	۶۱
بطلان مذہب شیعہ	۸	بیان رنگ لطائف۔ حقیقت نفس	۶۳
نام مقامات شہرت طریقہا	۹	مکتوب ۲ از شیخ عبد الاحد	۶۴
بیان سلسلہ حضرات نقشبندیہ	۱۰	لطیفہ روح۔ لطیفہ سر	۶۷
طریقہ قادریہ	۱۵	لطیفہ خفی۔ لطیفہ اخفی	۶۸
طریقہ ذکر قادریہ	۲۰	مکتوب ۳ دربیان قرب نوافل	۷۰
ذکر وظائف خاندان قادریہ	۲۱	فائدہ قلیلہ از مولوی عبد الاحد	۷۱
دیگر طریقہ نقشبندیہ	۲۷	مکتوب خانوادہ احمدیہ	۷۲
رسالہ در اشغال نقشبندیہ	۳۳	طریقہ حسنیہ	۷۴
اقسام شیوخ	۳۴	مکتوب دربیان طریقہ حسنیہ	۷۵
فصل اول طریقہ حضرات نقشبندیہ	۳۶	طریقہ ذکر حسنیہ	۷۹
اختلاف در معنی کلمہ طیبہ	۳۸	توحید وجودی، توحید شہودی	۸۰
توجہ اور مراقبہ	۳۹	بیان طریقہ چشتیہ	۸۴
یازدہ کلمات کی شرح	۴۲	طریقہ وظیفہ چشتیہ	۸۹
دربیان دفع وسوسہ	۴۶	ذکر برائے کشف قبور	۱۰۰
خطروں کی نفی جو مرید کو لازم ہے	۴۷	طریقہ سہروردیہ	″

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

عبارت فارسی

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی بعث نبیه محمدا صلی الله علیه وآله وسلم بشیرا و نذیرا۔ وداعیا الی الله باذنه و سراجا منیرا۔ ففضل اصحابه برؤیة محیاه واستماع کلامه وصحبته ثم اتبعهم فی الفضل ناسا من امته صح لهم التسند فی ظاهر العلم و باطنه الیه صلی الله علیه وآله وسلم وتظاهر اتصالهم الباطن والظاهر به صلی الله علیه وآله وسلم فهم حجة الله علی عباده وصفوته من خلقه وائمة الهدی وقادة التقی ولولا العلم المأثور منه صلی الله علیه

عبارت اردو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب حمد و ثنا خدای جل شانہ کو ہی جسنے اپنے نبی محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشیر و نذیر کرکے بھیجا یعنے اوسکے حکم سے مسلمانون کو بشارت دینے والے اور کافرونکو ڈرانے والے اور اونکو سراج منیر کیا یعنی چراغ روشن پہر انکے اصحاب کو فضیلت بخشی کہ وہ آنحضرت صلعم کے دیدار مبارک سے مشرف ہوئے اور انکی حدیث شریف سنی اور صحبت سے فیضیاب ہوئے صحابہ کے بعد تابعین کو فضیلت عطا کی کہ آنحضرت صلعم کے علم ظاہر و باطن کی انسے سند لیجاتی ہی اور انکے ظاہر و باطن کا اتصال آنحضرت صلعم سے ظاہر و مستحکم ہوا سو وہ اللہ تعالی کی حجت ہین اسکے بندون پر اور اللہ تعالی کے برگزیدہ ہین اوسکی مخلوق مین اور ہدایت کی امام اور تقوی کے پیشوا ہین اور علم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اگر وایسا منقول نہوتا

Marfat.com

وآله وسلم بالاسانید والفهم الذی
یوتیه الله عزوجل من شاء فلولا ذلک
العلم لم یعبد الله ولم یهتد احد
ولا تقرب نبی وصلی الله علی افضل
خلقه محمد واله واصحابه اجمعین
اما بعد می گوید احمد بن عبدالرحیم
العمری الدهلوی المعروف بولی الله
تغمده الله تعالی ومشائخه ووالدیه
برحمة العظمی این رساله ایست مسمی
بالانتباه فی سلاسل اولیاء الله
واسانید وارثی رسول الله صلی الله علیه و
آله وسلم مؤلفت برای تعریف سلاسل
مشهوره که این فقیر در ظاهر علم و باطن
علم بآن متمسک شده و خود را بر طرفی از آن
بسته جعل الله تالیفها خالصا لوجه الکریم
واعاد علی وعلی الناس منها الحظ الجسیم
مقدمه باید دانست که یکی از نعم خدای
تعالی برامت مصطفویه علی صاحبها
الصلوات والتسلیمات آنست که تا ارتباط
در سلسله های ایشان تا پیغامبر صلی الله علیه و
آله وسلم صحیح وثابت است اگرچه اوائل امت
را با واخر امت در بعض امور اختلاف
بوده باشد پس صوفیه صافیه ارتباط
ایشان در زمن اول بصحبت و تعلیم و تادب
بآداب تهذیب نفس بوده است نه بخرقه

اسناد دے اور اوس فہم سے جو اللہ تعالیٰ
جسے چاہتا ہے بخشتا ہے تو کوئی اللہ تعالیٰ
کی عبادت نہ کرتا اور کوئی ہدایت نپاتا اور
نہ کوئی بشر مقرب ہوتا اللہ جل شانہ کا و صلی
اللہ علی افضل خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین
اسکے بعد کہتا ہے احمد بن عبد الرحیم عمری
دہلوی عرف ولی اللہ خدا اوسکو اور اوس کے
مشائخ اور والدین کو اپنی رحمت عظمیٰ میں ڈہانک
لیوے یہ رسالہ ہے کہ اس کا نام **انتباہ
فی سلاسل اولیاء اللہ** واسانید
وارثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے
تالیف کیا گیا واسطے تعریف اون سلسلوں مشہورہ
کے جنسے یہ فقیر علم ظاہر و باطن میں سند رکھتا
ہے خدا اس تالیف کو خالص لوجہ اللہ کرے
اور مجہے اور اور لوگون کو اس سے نصیب کامل
عطا فرمائے **مقدمہ** جاننا چاہیے کہ اللہ
تعالیٰ کی جو نعمتین اس امت محمدی پر ہین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اونمین سے ایک یہ ہے
کہ سلسلون کا ربط آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تک صحیح و ثابت ہے اگرچہ بعض امور مین
اوائل امت اور اواخر امت کا اختلاف ہوا
ہو تو **حضرات** صوفیہ صافیہ جو اول زمانہ
مین ہوئے ہین تو اونکا ارتباط صحبت اور تعلیم
اور نفس کی تہذیب کے آداب سے مؤدب
ہونے سے تھا۔ اوس وقت خرقہ

Marfat.com

وبعیت و در زمن سید الطائفہ جنید بغدادی رسم خرقہ ظاہر شد و بعد ازان رسم بیعت پیدا گشت و ارتباط سلسلۂ بہیۂ این امور متحقق است و اختلاف صور ارتباط ضرر نمی کند و خرقہ و بیعت را اصلے ہست از سنت سنیہ اما **خرقہ** پس اصلش الباس آنحضرت است صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عمامہ را بہ عبد الرحمن بن عوف در وقتیکہ امیر لشکر گردانید و اما **بیعت** پس وجود آن و اعتبار بآن از آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مستفیض یقینی ست کما لا یخفی و علمائی کرام ارتباط ایشان در زمن اول باستماع احادیث و حفظ آن در وعاء قلب بود بعد ازان تصنیف کتب و قراۃ و مناولہ و اجازت و وجادہ آن پیدا شد و ارتباط سلسلہ بہمہ این امور صحیح است و اختلاف صور را اثری نیست و ہر یکے ازین امور اصلے دارد از سنت سنیہ اما قرأۃ پس اصلش قرأۃ عبد اللہ بن مسعود است و سوال اعرابی و مناولہ اصلش کتابت آنحضرت ست باطراف بلدان و مناولہ صحیفہ بعبد اللہ بن جحش و ہمچنین اجازت و وجادہ را اصول ہست کہ در کتب حدیث مبین می شود بالجملہ رسم قدیم صوفیہ است کہ یاران خود را خرقہ می پوشانند از قلنسوہ و عمامہ و قمیص و قبا

اور بیعت نہ تھی اور سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ کے زمانہ مین خرقہ کی رسم ظاہر ہوئی۔ اور بعد اوسکے بیعت کا دستور جاری ہوا۔ اور ارتباط ان امور کے سلسلۂ روشن کا متحقق یعنی صحیح و ثابت ہے اور ارتباط یعنی رابطے کی صورتین جو مختلف ہین ان سے کچھ ضرر نہین اور خرقہ اور بیعت کی اصل ہی سنت سنیہ تو خرقہ کی اصل تو الباس عمامہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت عبد الرحمن بن عوف کو عطا فرمایا تھا جب اونکو امیر لشکر کیا تھا اور بیعت کی اصل خود آنحضرت صلعم سے مستفیض اور متواتر یقینی ہے کچھ چھپی نہین پس زمانہ اول مین علمائے کرام کا ارتباط حدیثین سننے اور اونکو اپنے دل مین محفوظ کرنا تھا بعد اسکے کتابین تصنیف ہوئین اور قرأۃ اور مناولۃ اور اجازت اور وجاوت جاری ہوئی اور سلسلون کا ارتباط ان سب امور مین صحیح ہے اور صورتون کے اختلاف کا کچھ مضائقہ نہین اور ان سب باتونکی سنت سنیہ مین اصل ہے چنانچہ قرأۃ کی اصل تو حضرت عبد اللہ بن مسعود سے اور اعرابی کا سوال اور مناولت کی اصل آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرمان لکھنے اطراف بلدان مین اور مناولہ صحیفہ عبد اللہ بن جحش اور اسی طرح اجازت اور وجاوت کے اصلین ہین جنکا کتب حدیث مین بیان ہے غرض صوفیہ کی رسم قدیم ہی کہ اپنے یارونکو خرقہ پہناتے ہین خواہ کلاہ خواہ عمامہ خواہ قمیص خواہ قبا

ورِدا و ازار ہرچہ میسّر شود بہ وجہ مکے
خرقۂ اجازت چون خواہند کہ محبّے
را از محبان خود اجازت طریقہ دہند
و اورا نائب خود سازند در تلقین و صحبت
با طالبان و اخذ بیعت و اعطاء خرقہ
اورا خرقہ دہند و شرط آن قبولیت
این معنیت دیگر خرقۂ ارادت
چون عزیزے در زمرۂ صوفیان داخل شد
و اعمال ایشان بجدیت تام پیش گرفت
اورا خرقہ عطا می کنند تا علامت دخول
او باشد در طریقۂ صوفیہ شرط او رویت
جد و جہد است و تفرس استقامت او
درین باب سیوم خرقۂ تبرک چون بر کسے
مہربان شوند کہ برکات عزیزان شامل
حال او باشد اورا خرقہ دہند بغیر
ملاحظۂ شرطے بادشاہ باشد یا امیر یا تاجر
و ہمچنین اخذ بیعت بچند طریق باشد بیعت
توبہ از معاصی و آن عام ست ہر مسلمان را
و بیعت تبرک بدخول در سلسلۂ صالحین و آن
نیز عام ست و بیعت تحکیم کہ شیخ را در سلوک
طریقۂ مجاہدہ بر خود حکم سازد و بجد تمام این
راہ را سلوک نماید و آن مخصوص باصحاب
ارادت ست و در ہیئت بیعت اختلاف
است جمہور صوفیہ دیار عرب ہیئت
خود را بر کف دست راست ...

خواہ چادر خواہ ازار جو کچھ میسّر ہوا ور
اوسکی تین طرحین ہین ایک تو خرقۂ اجازت کہ جب
چاہتے ہین کہ اپنے کسی دوست کو طریقت کی اجازت
دین اور اوسکو اپنا نائب کرین تلقین ہین
اور صحبت ہین کہ طالبون سے بیعت لے اور خرقہ
عطا کرے تو اوسکو خرقہ دیتے ہین سو اوسکی
شرط اس امور کا قبول کرنا ہی دوسری طرح
خرقۂ ارادت ہی کہ جب کوئی عزیز صوفیون کے
زمرہ مین داخل ہوتا ہے اور انکے سے عمل جد و جہد کے
کرنے لگتا ہے اوسکو خرقہ عطا کرتے ہین کہ اوسکی
صوفیون مین داخل ہونے کی علامت ہوا ور اوسکی
شرط ان امور مین دیکھ لینا ہے کہ وہ جد و جہد کوشش
کرتا ہے ان امور مین اور استقامت رکھتا ہے
تیسرے اخرقہ تبرک ہی کہ جب کسی پر مہربان ہوتے ہین کہ
صوفیونکی برکات اوسکے شامل حال ہون اوسکو
خرقہ دیتے ہین اوسمین کچھ شرط نہین بادشاہ ہو یا
امیر یا سوداگر کوئی ہوا ور اسی طرح بیعت
بھی کئی قسم کی ہے ایک بیعت تو یہ ہے کہ گناہون سے
توبہ کرے سو وہ عام ہے ہر مسلمان کے واسطے
یعنے جس سے چاہے بیعت کرے اور جو چاہے بیعت
لے لیوے اور ایک بیعت تبرک ہے کہ صالحین کے
سلسلہ مین داخل ہو سو وہ بھی عام ہی اور ایک
بیعت تحکیم ہے کہ شیخ کو سلوک طریقۂ مجاہدہ مین
اپنے پر حاکم کرے اور خوب کوشش سے اس
رستے چلے سو یہ خاص ہے ارباب ارادت کے

بیعت الشان منست کہ شیخ کف دست راست

طالب نهد و هر یکے با ابهام و اصابع کف
دیگرے را قبض کند و بعد قراءة سوره فاتحه
و آیات از قرآن عظیم طالب گوید اللّٰهم
انی اشهدك واشهد ملائكتك و
انبیاءك واولیاءك انی قبلته شیخا
فی الله و مرشدا و داعیا و شیخ گوید اللّٰهم
انی اشهدك واشهد ملائكتك و
انبیاءك واولیاءك انی قبلته ولدا
فی الله ـ بعد ازان دعا کند و بانچه ضروری
داند وصیت کند و بهمین هیئت اشاره وقع
شده است در آیت ید الله فوق ایدیهم
وانچه والد این فقیر را از رویاء آنحضرت
صلی الله علیه وآله وسلم و این فقیر نیز
از رویاء آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
معلوم کرده است هیئت آن مصافحه است
دو دست طالب درمیان دو دست شیخ
باشد و کلمات مبارکه ماثوره که در حدیث
صحیح آمده است بگوید و در آخر بگوید
اخترت الطریقة الفلانیة و این مبحث
در رساله القول الجمیل فی سواء السبیل مذکور
کردیم وهذا اوان الشروع فی المقصود +

فصل

در عالم باطن ارتباط این فقیر از جهت بیعت و صحبت و خرقه و
و فیض توجه و تلقین بجناب عالیحضرت پیغامبر صلی الله
علیه وآله وسلم است تفصیل این اجمال آنکه این ...

رکھتا ہے اور انگوٹھی اور انگلیوں سے ایک دوسرے کا
ہاتھ پکڑتا ہے اور بعد سورہ فاتحہ پڑھنے اور
قرآن شریف کی آیتیں پڑھنے کی مرید کہتا ہے
اللّٰهم انی اشهدك واشهد
ملائكتك وانبیاءك واولیاءك
انی قبلته شیخا فی الله و
مرشدا وداعیا ـ اور شیخ کہتا ہے
اللّٰهم انی اشهدك واشهد ملائكتك
وانبیاءك انی قبلته ولدا فی الله +
...... اسکے بعد دعا کرے اور ضروری باتوں کی وصیت
کرے اور اسی ہیئت کا اشارہ ہے آیہ کریمہ ید الله فوق
ایدیهم مین اور جو طریقہ بیعت اس فقیر کے والد کو خواب
مین آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم سے بیعت کا معلوم
ہوا ہے اور اس فقیر کو بھی آنحضرت صلی الله علیه وسلم سے
خواب مین معلوم ہوا ہے اوسکی صورت مصافحہ کی ہے
کہ دونو ہاتھ مرید کے شیخ کے دونو ہاتھوں کے بیچ مین ہوں اور
کلمات مبارک جو صحیح حدیث شریف مین وارد ہین کہتے
ہین اور بعد اس کے کہتے ہین اخترت الطریقة
الفلانیة اور اس کا سب ذکر ہمنے کتاب قول الجمیل فی
سواء السبیل مین مذکور کردیا ہے اور اب مقصد کے شروع
کا وقت ہے ـ

فصل

اس فقیر کو ارتباط بیعت صحبت ـ و خرقہ
و فیض توجہ و تلقین عالم باطن مین آنحضرت صلی
الله علیه وآله وسلم سے ہے اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ

Marfat.com

بیان نسبت از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -

فقیر در واقعہ دید کہ بخدمت آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم رسیدہ است و مقابل
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نشستہ نخست
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صورت
مثالیہ افاضہ فرمودند یکی جسمی کہ جانب
اعلی و اسفل او ہر دو پیراہن دارد و
اعلی آن عریض تر است از اسفل و میان
اعلی تا اسفل تدریجیت چنانکہ در جسم مخروطی
می باشد و آن مثال نسبت خاصہ
آنحضرت است صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
دیگر جسمی مدور مثل طبق مستقر در زمین و در
وسط آن عمودی مرکوز است و آن تمثال
نسبت سالکان است کہ از جذب چندان
بہرہ نیافتہ اند سوم جسمی شبیہ ثانی الا
آنکہ عمود بر زمین قائم است و آن طبق بروے
معتمد و آن تمثال نسبت مجذوبان است
کہ از مراتب سلوک چندان بہرہ ندارند
و در ضمن نمودن این صورتہا می ستہ گانہ
القا فرمودند کہ نسبت خاصہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنست کہ طبقات مجردہ
روحانیہ و مراتب سفلانیہ جسمانیہ
ہمہ بکمالات مناسبہ خود متصف باشند
و مراتب روحانیہ قوی تر بود و ہیچ
چیز از مراتب روحانیہ نباشد الا کہ
او را در عالم نسمیہ خلیفہ و نموذجی ہست

اس فقیر نے خواب مین دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا ہے اور روبرو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھا ہے پہلے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مثالیہ
دیکھی - اول تو ایک ایسا جسم کہ اوسکا
اعلے اور اسفل پیراہن رکھتا ہے اور
اعلی اسفل سے زیادہ چوڑا ہے - اور درمیان
اعلی اور اسفل کے تدریج ہے جیسے جسم مخروطی
مین . . . ہوتی ہے اور وہ تمثال (صورت) ہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص نسبت کی
پھر ایسا معلوم ہوا ایک جسم مدور جیسے ایک طباق
زمین پر رکھا ہوا اور اوسمین ایک لکڑی گڑی ہوئی
ہو وہ تمثال سالکون کی نسبت کی ہے جنہون نے
جذب کا چندان حصہ نپایا ہو تیسرے ایسی شکل
جیسی دوسرے سے مشابہ لیکن وہ اس طرح کہ جیسے لکڑی
زمین مین گڑی ہوئی اور طباق اوسکے اوپر ہو -
وہ تمثال مجذوبونکی نسبت کی ہے جنہون نے سلوک کا
چندان حصہ نہین پایا اور ان تینون تمثالون کے
دکھانے کے درمیان یہ بات دل مین ڈالی کہ خاص
نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ ہے
کہ طبقات مجردہ روحانیہ اور مراتب سفلانیہ جسمانیہ
سب اپنے اپنے کمالات مناسبہ کے ساتھ متصف
ہون اور مراتب روحانیہ زیادہ قوی ہون
اور مراتب روحانیہ سے کوئی ایسی چیز نہین
جسکا عالم نسمیہ مین خلیفہ اور نمونہ نہین ہے -

Marfat.com

مانند آن که محبت ذاتیه را نمونه باشد و آن
محبت افعال است و انقیاد روح را خلیفه
باشد و آن سجده ظاهر و آنانکه این جامعیت
را نیافته اند دو قسم اند قسمی مجذوبانند که
تحمیل مراتب روحانیه کرده اند دون
المراتب النسمیه و وسعت درجات ایشان
فوق است فقط و قسمی سالکانند که تکمیل
مراتب سافله کرده اند دون المراتب الروحانیه
و وسعت کمال ایشان درجات تحت
است و بس چون این معرفت جلیله
بخاطرم جا گرفت آنحضرت صلی اللہ علیه و
آله و سلم تبسم کنان سر از جیب مراقبه
بیرون آوردند و دو دست خویش را
بر داشتند و اشارت فرمودند به بیعت
و مصافحه این فقیر برخاست و زانو بزانو
متصل ساخته دو دست خود درمیان دو
دست آنحضرت صلی اللہ علیه و آله وسلم
نهاد و بیعت کرد و بعد فراغ از بیعت
چشم فرو بستند و این فقیر نیز در حضور
مبارک چشم بسته متوجه شد آنگاه
همان نسبت خاصه که سابق علم آن داده
بودند عطا فرمودند خاطت بها علما
و حاشا درین واقعه هیچ کلمه و کلام درمیان
نبود افاضه روحانیه بود باشارت
وصل و چون این فقیر بزیارت مدینه منوره

مثلاً محبت ذاتیہ کا نمونہ کیا ہی محبت افعال اور
روح کی اطاعت کا خلیفہ کیا ہے سجدہ ظاہر
اور جن لوگوں کو یہ جامعیت نہیں ملی ہے وہ دو
قسم ہیں ایک قسم تو مجذوب ہیں کہ اونہوں نے مراتب
روحانیہ کی تحمیل کی ہے سوای مراتب نسمیہ کے
ان کی وسعت درجات فقط فوق ہے اور
دوسری قسم سالک ہیں کہ مراتب سافلہ کی
تکمیل کی ہے سوای مراتب روحانیہ کے ان کی
وسعت کمالات فقط درجات تحت ہی اور جب
یہ معرفت جلیلہ میری خاطر میں جمی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکراتے ہوئے سر مبارک
گریبان مراقبہ سے اوٹھایا اور اپنے دونو مبارک
ہاتھ اوٹھائی اور اشارہ فرمایا بیعت او مصافحہ کا
یہ فقیر اوٹھا اور زانو بزانو متصل بیٹھ کر اپنے دونو
ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونو
مبارک ہاتھوں میں رکھے اور بیعت کی بعد فراغ
بیعت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی
مبارک آنکھیں بند کیں اور اس فقیر نے بھی اپنی آنکھیں
اون کے حضور مبارک میں بند کیں اوس وقت آپ نے
وہی نسبت خاصہ جسکا پہلے علم القا فرمایا تھا عطا
فرمائی تو میں محیط ہو گیا از روی علم کے و حاشا للہ
کہ اس واقعہ میں کچھ کلمہ و کلام درمیان نہ تھا فقط
روحانیہ فیض تھا یا اشارہ اور فعل تھا۔ اور
جب یہ فقیر مدینہ منورہ پہونچا۔

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

مجذوب و سالک فرق و بیان

حضرت سے بیعت کا اتفاق

Marfat.com

رسید و مدتے بر قبر مبارک متوجہ شد مراتب
جذب و سلوک ہمہ از ابتدا تا انتہا در نظر
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم طے کرد آنگاہ
این فقیر را بزرگی و حکیم ملقب ساختند و طریقہ
عنایت فرمودند و آنچہ در علم مشکلات داشتم
پرسیدم جواب باصواب اکثر آن چیزہا
در رسالہ فیوض الحرمین نوشتہ ام و بیان
طریقہ در رسالہ ہمعات میسر شد و یکے از ان
جوابہا کہ در فیوض الحرمین مرقوم نیست اینجا
نوشتہ شد این فقیر در جناب آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عرض کرد بوجہے انہ
کلام روحانی کہ آنحضرت چہ میفرمایند در
فرقہ شیعہ کہ محبت اہل بیت دعوی میکنند و
باصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عداوت
دارند افاضہ فرمودند کہ مذہب این جماعت
باطل است و بطلان مذہب ایشان از تامل
در تعریف امام کہ ایشان مقرر کردہ اند ظاہر
خواہد شد انتہی بعد افاقت ازان حالت در
معنے امام تامل کردہ شد معلوم گشت
کہ ایشان میگویند کہ امام معصوم مفترض
الطاعت می باشد و وحی باطنی کہ عبارت
از القای حکم الہی بر باطن است بطریق
اجتہاد یا الہام یا امن از خطا در ان مسئلہ
او را اثبات می کنند و میگویند او را خدای
تعالی نصب کردہ است برائے مردمان

پہنچا اور ایک مدت تک روضۂ انور مین متوجہ بیٹھا
سب مراتب جذب و سلوک کے ابتدا سے انتہا
تک طے کیئے اوسوقت اس فقیر کو القاب بزرگی
و حکیم سے ملقب فرمایا اور ایک طریقہ عنایت
فرمایا اور جو جو علم مین مشکلات تھی مینے پوچھی
اور اونکا جواب باصواب پایا ان مین سے اکثر
مینے رسالہ فیوض الحرمین مین لکھے ہین اور طریقہ کا
بیان رسالہ ہمعات مین میسر ہوا اور ایک اون
جوابون مین سے جو رسالہ فیوض الحرمین مین نہین لکھا
اس مین لکھا ہے وہ یہ ہے کہ اس فقیر نے ایک وجہ
روحانی کلام سے حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم مین عرض کیا کہ فرقہ شیعہ کے واسطے کیا ارشاد
ہے کہ یہ اہلبیت کی محبت کا دعوی کرتے ہین اور
اصحاب رضی اللہ عنہم سے عداوت رکھتے ہین تو
افاضہ فرمایا کہ اس جماعت کا مذہب باطل ہے
اور ان کے مذہب کا بطلان ظاہر ہو جائیگا
جب غور کروگے لفظ امام کی تعریف مین جو انہون نے
مقرر کی ہے انتہی۔ بعد اوس حالت کے افاقہ سے
مینے جو غور کی تو معلوم ہوا کہ یہ کہتے ہین امام معصوم
مفترض الطاعت ہوتا ہے اور وحی باطنی کہ
عبارت ہے حکم الہی کے القا ہونے سے باطن
مین یا الہام یا امن خطا سے اوس مسئلہ مین
ثابت کرتے ہین بطریق اجتہاد کے اور کہتے
ہین کہ اوس کو خدا مقرر کرتا ہے لوگون
کے واسطے ١٢ ١٢ ١٢ ١٢ ١٢ ١٢ ١٢١٢

Marfat.com

تا ایشان را احکام الٰہی رسانند وبحقیقت معنی
نبوت ہمین خصال رجوع می کنند زیرا کہ
بعثہ اللہ لتبلیغ الاحکام حاصلش ہمین
نصب و افتراض طاعت است پس بحقیقت
ایشان قائل بختم نبوت نیستند و آئمہ را
رضی اللہ عنہم معنی نبوت اثبات می کنند اگرچہ
نام نبوت نمی گویند و ہل عقیدہ اقبح
من خلت و در عالم ظاہر این فقیر را از جہت
بیعت وصحبت وخرقہ و اجازت و تلقین اشغال
ہمہ این امور یا بعض این امور با جمیع خانوادہ
ہای طریقہ کہ امروز بر روی زمین مشہور ند
یا اکثر آنہا ارتباط واقع شدہ است و الحمد
للہ۔ ازانجملہ درین رسالہ سند خانوادہ ہای
مشہورہ می نویسد بالجملہ طریقہ قادریہ مشہور
ترین طرق است در عرب و ہندوستان
ونقشبندیہ در ہندوستان و ماوراء النہر
شہرت تمام دارد و در حرمین نیز شائع
شدہ و چشتیہ در ہندوستان بسیار مشہور
است و سہروردیہ در نواحی خراسان و کشمیر
سند و کبرویہ در توران و کشمیر و شطاریہ۔
در ہندوستان و شاذلیہ در مغرب و مصرو
سوادان و مدینہ فی الجملہ در مغرب و عیدروسیہ
در حضرموت سلسلہ صحبت این فقیر در طریق
تہذیب باطن تا حضرت پیغامبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مستفیض متصل یقینی الوقوع است

کہ اونکو احکام الٰہی پہنچاوے اور فی الحقیقت نبوت کے
معنے یہی خصلتین ہین اسواسطے کہ نبی کی تعریف یہی
ہے کہ بعثہ اللہ لتبلیغ الاحکام یعنی اللہ نے
اوسکو بھیجا ہے واسطے احکام پہنچانے کے اسکا حاصل
یہی مقرر کرنا اور افتراض طاعت ہے تو یہ لوگ در
حقیقت ختم نبوت کے قائل نہین ہین اور اماموں
رضی اللہ عنہم کے واسطے نبوت ثابت کرتے ہین
اگرچہ نبوت کا نام نہ لین اس عقیدہ سے بھی
کوئی اور بدتر عقیدہ ہے اور عالم ظاہر مین اس
فقیر کو وجہ بیعت اور صحبت و خرقہ اور اجازت اور
تلقین اشغال کے یہ سب امور یا انمین کے بعضے امور سب خانوادون
طریقہ سے جو آجکل روئے زمین پر مشہور ہین یا انمین
کے اکثر سے ربط حاصل ہے انمین سے اس رسالہ مین مشہور
خانوادونکی سند لکھتا ہے حاصل کلام یہ کہ سب طریقون سے
قادریہ طریقہ عرب اور ہندوستان مین بہت مشہور ہے
اور نقشبندیہ ملک ہندوستان اور ماوراء النہر مین بہت
مشہور ہے اور حرمین مین بھی شائع ہوا ہے اور چشتیہ طریقہ
ہندوستان مین بہت مشہور ہے اور سہروردیہ خراسان و
کشمیر و سند کے نواحی مین اور کبرویہ طریقہ توران و
کشمیر مین اور شطاریہ ہندوستان مین اور شاذلیہ
مغرب مصر اور اوسکے نواحی اور مدینہ مین فی الجملہ
مین اور عیدروسیہ طریقہ حضرموت مین اس فقیر کا
سلسلہ صحبت تہذیب باطن کے طریق مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تک مستفیض متصل یقینی الوقوع ہے

Marfat.com

که هر یکے از رجال سلسله با شیخ خود
صحبت داشته و آداب طریق فرا گرفته
بے شبه هر چند تعین آن آداب و اشغال
یقینی نیست پس فقیر با حضرت والد بزرگوار
مدتے صحبت داشت و بیعت کرد و از
آداب طریقه طرفے عظیم آموخت و اشغال
طرق مشهوره اخذ کرد و خرقه صوفیه از دست
ایشان پوشید و در خلوت برین ضعیف توجه کردند
و اصل نسبت حضور از توجه ایشان حاصل کرد
و کرامات بسیار بچشم خود دید و واقعات
عجیبه و اتفاقات غریبه که بر ایشان و شیوخ
ایشان واقع شده بود یاد گرفت چنانکه
قسم اول از کتاب انفاس العارفین بیان میکند
و در آخر عمر اجازت تلقین و بیعت و صحبت و
توجه دادند و کلمه یدے کیدی
مکرر گفتند والحمد لله علی ذلک حمدا
کثیرا مبارکا فیه وهو صحب
شیوخا کثیرة منهم السید عبدالله
صحب الشیخ آدم البنوری صحب
الشیخ احمد السرهندی صحب
خواجه محمد باقی صحب
خواجه امکنکی صحب مولنا
درویش محمد صحب مولنا
زاهد صحب خواجه عبید الله
الاحرار صحب شیوخا کثیرة منهم

که ہر ایک رجال سلسلہ نے اپنے شیخ کے ساتھ..
صحبت رکھی ہے اور آداب طریقہ حاصل کئے ہین
بے شبہ ہر چند تعین ہونا اون آداب و اشغال کا
یقینی نہین ہے پس فقیر ایک مدت حضرت والد
بزرگوار کی صحبت مین رہا ہے اور بیعت کی ہے
اور آداب طریقہ سے بہت کچھ سیکھا ہے اور طریقوں کے
اشغال اخذ کیے ہین اور خرقہ صوفیہ انکے ہاتھ سے پہنا
ہے اور خلوت مین اس ضعیف پر بہت توجہ فرمائی
ہے اور اصل نسبت حضور کی انکی توجہ سے حاصل
کی ہے اور بہت کرامتین اپنی آنکھون سے دیکھی ہین
اور واقعات عجیبہ اور اتفاقات غریبہ جو ان پر اور
انکے مشائخ پر واقع ہوئی ہین یاد کئے ہین چنانچہ
قسم اول کتاب انفاس العارفین مین بیان کئی ہین
اور آخیر عمر مین اجازت تلقین اور بیعت و صحبت
و توجہ کی عنایت فرمائی ہے اور کلمہ یدی کیدی کا
مکرر فرمایا ہے یعنے اسکا ہاتھ جیسے میرا ہاتھ ہے
سو الحمد لله علی ذلک حمدا کثیرا طیبا مبارکا
فیہ اور انہون نے صحبت رکھی ہے بہت سے شیوخ
سے اونمین سے سید عبداللہ ہین کہ انہون نے
صحبت رکھی ہے شیخ آدم بنوری سے اونہون نے
شیخ احمد سرہندی سے انہون نے خواجہ
محمد باقی سے انہون نے خواجہ امکنگی سے انہون
نے مولانا درویش محمد سے اونہون نے مولانا
زاہد سے اونہون نے خواجہ عبداللہ احرار سے
اور وہ بہت سے شیوخ کی صحبت مین رہی ہین

Marfat.com

مولانا یعقوب الچرخی وخواجہ علاؤالدین
الغجدوانی صحبا خواجہ نقشبند
بلا واسطہ وصحب الاول ایضا خواجہ
علاؤالدین العطار والثانی خواجہ
محمد پارسا وہما من کبار اصحاب خواجہ
نقشبند صحب شیوخا کثیرۃ اجلہم
خواجہ محمد بابا السماسی وخلیفۃ الامیر
سید کلال والخواجہ محمد صحب خواجہ
علیا الرامیتنی صحب خواجہ محمود الخیر
فغنوی صحب خواجہ عارف ریوکری
صحب خواجہ عبد الخالق الغجدوانی
صحب خواجہ یوسف الہمدانی صحب ابا
علی الفارمدی صحب شیوخا کثیرۃ اجلہم
اثنان احدہما الامام ابو القاسم القشیری
صحب ابا علی الدقاق صحب ابا القاسم
النصیرابادی صحب ابا علی الرودباری
وابا بکر الشبلی وابا بکر الواسطی صحبوا سید
الطائفۃ الجنید البغدادی والثانی
خواجہ ابا القاسم الکرکانی صحب ابا عثمان
المغربی صحب ابا علی الکاتب صحب ابا علی
الرودباری صحب جنید البغدادی و
الجنید البغدادی صحب خالہ السری
السقطی صحب معروف الکرخی صحب شیوخا
کثیرۃ اجلہم اثنان احدہما الامام
علی بن موسی الرضا صحب اباہ الامام

۱۳ والخواجہ نقشبند

کہ انہین سے مولانا یعقوب چرخی ہین اور خواجہ
علاؤالدین غجدوانی ہین یہ دونو صحبت مین رہی ہین خواجہ
نقشبند کے بلاواسطہ اور مولانا یعقوب چرخی خواجہ علاؤالدین
عطار کی صحبت مین بھی رہی ہین اور خواجہ علاؤالدین غجدوانی
خواجہ محمد پارسا کی صحبت مین رہی ہین اور یہ دونو صاحب
بڑی بڑی اصحاب خواجہ نقشبند کی صحبت مین رہی ہین کہ ان
مین بہت بزرگ خواجہ محمد بابا سماسی ہین اور خلیفہ امیر سید
کلال ہین اور خواجہ محمد صحبت مین رہی ہین خواجہ علی
رامیتنی کے وہ صحبت مین رہی ہین خواجہ محمود خیر فغنوی کے اور خواجہ
محمود صحبت مین رہی ہین خواجہ عارف ریوکری کے خواجہ
عارف رہی ہین صحبت مین خواجہ عبدالخالق غجدوانی کے اور خواجہ
عبدالخالق صحبت مین خواجہ یوسف ہمدانی کے خواجہ یوسف صحبت
مین رہی ہین ابو علی فارمدی کے اور ابو علی بہت سے شیوخ کی صحبت
مین رہی ہین کہ انمین دو بہت بزرگ ہین ایک تو امام ابو القاسم
قشیری کہ وہ صحبت مین رہی ہین ابو علی دقاق کے اور ابو علی دقاق
ابو القاسم نصیرابادی کے اور ابو القاسم ابو علی رودباری کے اور ابو بکر
شبلی اور ابو بکر واسطی کے جنہون نے صحبت پائی ہی سید الطائفہ جنید بغدادی
کی اور دوسرے خواجہ ابو القاسم کرگانی ہین جو صحبت مین رہی ہین
ابو عثمان مغربی کے اور ابو عثمان ابو علی کاتب کے اور ابو علی کاتب
ابو علی رودباری کے اور ابو علی رودباری جنید بغدادی
کے اور جنید بغدادی صحبت مین رہی ہین اپنے ماموں سری
سقطی کے اور سری سقطی معروف کرخی کے اور معروف کرخی
صحبت مین رہی ہین بہت شیوخ کے کہ انمین دو بہت
بزرگ ہین ایک تو امام علی بن موسی رضا دوسرے اپنے

والد امام ۱۲

Marfat.com

موسی صحب اباه الامام جعفر الصادق
صحب اباه الامام محمد باقر صحب اباه الامام زین العابدین
صحب اباه الامام حسین صحب اباه امیر المؤمنین
علی بن ابی طالب صحب سید المرسلین صلی
الله علیه وآله وسلم وثانیهما داؤد الطائی
صحب حبیب العجمی صحب الحسن البصری صحب اصحاب
النبی صلی الله علیه وآله وسلم منهم انس
خادم رسول الله صلی الله علیه وآله و
سلم وحافظ سنته. باید دانست که طریقه
که امروز محفوظ است منشاء آن جنید بغدادی است
و خرقه محفوظ امروز همان ست که بواسطه جنید ست
و ازین سلسله سید عبدالله حامل بودند و بالاتر
ازیشان تا خواجه محمد باقی در هند مقتدای
صوفیه بودند و بارشاد ایشان عالمے
منزل مقصود رسید و از خواجه امکنه تا خواجه
عبدالخالق در ملک ماوراء النهر بودند هر یکے در زمان
خود مرجع صوفیه و مقتدای طالبان و بفضل و
ارشاد مشهور آنچه در مکتوبات حضرت خواجه
محمد باقی مسطور ست و تابعان ایشان بران رفته اند
همین سلسله است که نوشته شد و در شجره بعض اہلبیت خواجه
محمد امکنه یافته شد که خواجه محمد امکنه ارتباط انابت و
صحبت در خفیه بخواجه محمد درویش داشته اند و مولانا
زاهد را نیز ملاقات کرده اند و ایشان هر دو صحبت
حضرت خواجه عبیدالله احرار دریافته اند والله اعلم
و بالاتر از خواجه نقشبند طریقه خواجگان می گفتند و ایشان

موسی کی اور وہ اپنے والد امام جعفر صادق کے اور وہ
اپنے والد امام محمد باقر اور وہ اپنے والد امام زین العابدین
کے اور وہ اپنے والد امام حسین کے اور وہ اپنے والد امیر المومنین
علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور وہ صحبت میں سید المرسلین
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسرے اونمین کے داؤد طائی
کہ وہ صحبت میں ہیں حبیب عجمی کی اور وہ حسن بصری کے
اور وہ اصحابوں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونمین سے
انس خادم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور سنت
رسول اللہ کے حافظ ہین جاننا چاہیئے کہ جو طریقہ
آجکے دن محفوظ ہے اوسکا منشا جنید بغدادی ہین
اور خرقہ بھی محفوظ وہ ہی ہے جو جنید بغدادی کے وسطے
سے ہے اور اس سلسلے سے سید عبداللہ حامل تھے
اور ان سے اوپر خواجہ محمد باقی تک ہندہ مین مقتدا
صوفیہ کے تھے اور ان کے ارشاد سے ایک عالم منزل
مقصود کو پہنچا اور خواجہ امکنہ سے خواجہ عبدالخالق تک
ماوراء النہر کے ملک مین تھے ہر ایک اپنے زمانہ مین صوفیوں کے
مرجع اور طالبوں کے مقتدا اور فضل و ارشاد مین مشہور
تھے وہ جو حضرت خواجہ محمد باقی کے مکتوبات مین لکھا
ہے اور اونکے پیر و اوسپر ہین وہ ہی سلسلہ ہے جو لکھا
گیا اور بعض کے شجرہ مین اہلبیت خواجہ محمد امکنہ کے
لکھا ہے کہ خواجہ محمد امکنہ مریدی اور صحبت خفیہ مین
خواجہ محمد درویش سے رکھتے تھے اور مولانا زاہد سے
بھی ملے ہین اور یہ دونون صحبت مین خواجہ عبیداللہ
احرار کے رہے ہین واللہ اعلم اور خواجہ نقشبند سے اوپر
طریقہ خواجگان کا کہلاتا تھا اور یہ مل کر

Marfat.com

جہر بجمعیت مے کردند وا ینطرف از خواجہ نقشبند الخ
نقشبندیہ میگفتند وایشان اکتفا کردند بخفیہ واز
خواجہ یوسف ہمدانی تا جنید از راہ ابوالقاسم
قشیری جامع بودند در علم ظاہر و باطن و
محدث بودند و تذکیر میکردند واز راہ
ابوالقاسم گرگانی مخصوص بکشف وقائع
مریدان وطریق تسلیک ایشان و اختصاص
ہر یکے با شیخ خود درین سلسلہ از راہ صحبت
وخرقہ وتلقین یقینی است کہ شبہہ دران
دخل نبود و باید دانست کہ انچہ درین سلسلہ
بغیر انقطاع یافتہ شد تہذیب قلب و
عقل ونفس است اما تہذیب لطائف خفیہ
واحوالے کہ بر تہذیب آن متفرع شود از
قبیل ثمرات ومواہب است نہ از قبیل
مواریث و باید دانست کہ بنور بفتح موحدہ
وتشدید نون بلدۂ ایست از توابع سہرند و
سہرند بکسر سین مہملہ وسکون ہا وفتح رای مہملہ
بلدۂ ایست عظیمہ مابین لاہور و دہلی در اصل
نام آن سہرند یعنی بیشۂ شیر ست و در زبان
فارسی گویان سرہند مستعمل مے شود و الکنہ
نام موضعی است نزدیک شہر شیراز و آنرا
الخنہ نیز گویند و چرخ بجیم فارسی و رای
مہملہ و آخر آن خاء معجمہ نام قریہ است از
توابع غزنین نقشبند نسبت است بحرفہ کمخاب باقی
کہ ایشان و پدر ایشان با آن مشغول بودند کذا فی سفینۃ الاولیاء

ذکر جہر کیا کرتے تھے اور اس طرف خواجہ نقشبند کو
طریقہ نقشبندیہ کہلاتا ہے اور انہون نے خفیہ ذکر
پر اکتفا کیا اور خواجہ یوسف ہمدانی سے جنید تک
ابوالقاسم قشیری کے طریق سے سب جامع تھے
علم ظاہر و علم باطن کے اور محدث تھے اور وعظ
کہتے تھے اور ابوالقاسم گرگانی کے طریق سے
سب کو مریدون کے حال کے کشف سے اور انکے
سلوک کی راہ سے اور ہر ایک کو خصوصیت اپنے شیخ
سے اس سلسلہ مین از راہ صحبت و خرقہ و تلقین کے
یقینی ہے کہ اوس مین کچھ شک و شبہ کو دخل نہین
جاننا چاہیئے کہ اس سلسلہ مین جو بلا انقطاع
پایا جاتا ہے وہ تہذیب قلب و عقل و نفس ہے لیکن
تہذیب لطائف خفیہ کے اور جو حال اوسکی تہذیب سے
متفرع ہوتے ہین وہ ثمرات و مواہب کی قسم
سے ہین اور جاننا چاہیئے کہ بنور بفتح موحدہ و
تشدید نون ایک شہر ہے توابع سہرند سے اور
سہرند بکسر سین و سکون ہا و فتح رای مہملہ ایک شہر
عظیم ہے درمیان لاہور اور دہلی کے اصل مین
اوسکا نام سہرند ہے یعنی جنگل شیر کا اور فارسی
گویونکی زبان پر سرہند مستعمل ہوا ہے اور الکنہ
ایک موضع کا نام ہے شہر شیراز کے قریب اور اوسکو
الخنہ بھی کہتے ہین اور چرخ بجیم فارسی و رای مہملہ و آخر
خای معجمہ ایک گاؤن کا نام ہے توابع غزنین سے
نقشبند نسبت ہے کمخاب بافی کے حرفہ کی طرف
کہ یہ اور ان کے والد یہ کام کرتے تھے کذا فی سفینۃ الاولیاء

Marfat.com

وغجدوان بغین معجمه بکسون وسکون جیم نام موضعے
است از توابع بخارا بذاهو المشهور وکفوی
در طبقات حنفیه گفته است بضم الغین المعجمه و
سکون الجیم وضم الدال المهمله قریته علی ستة
فراسخ من بخارا وفی اللب بفتح الدال المهمله
والله اعلم الخبیر فغنی بفتح فاء وسکون
غین معجمه ونون دیہی است از توابع بخارا
وریوکر بکسر راء مهمله دیہی است از توابع بخارا
رامیتن بفتح راء مهمله وکسر میم وسکون یای تحتیه
وکسر مثناة آخره نون قصبه ایست از توابع
بخارا سماسی بفتح سین مهمله وکسر ثانیه
دیہی ست از توابع شهر طوس که امروز آنرا
مشهد میگویند ونسبت آن دیهه سماسیست
بفتح سین ثانیه ودو یا قشیری نسبت است
به بنی قشیر بضم قاف وفتح شین معجمه قبیله از
عرب دقاق به تشدید قاف اول ووسط
شهر نسبت میان بصره وکوفه ورود یارے
نسبت بناحیه که منشائی اصول ایشان بود
گرگانی بضم کاف اعرابی وتشدید مهمله و
کاف عجمیه دیہی ست از دیہای مشهد
سری بفتح سین وکسر راے مهمله وتشدید یائی
تحتیه در لغت بمعنی جوان مرد سقطی نسبت بسقط
فروشی وسقط متاع حقیر را گویند در بعض شجره
سری سقطی بن المغلس دیده شد المغلس بضم میم
فتح غین معجمه وتشدید لام وسین مهمله در لغت

غجدوان بغین معجمہ مکسورہ وسکون جیم ایک موضع کا
نام ہے توابع بخارا سے یہ یوہیں مشہور ہے اور کفوی
نے طبقات حنفیہ مین کہا ہے کہ بضم غین معجمہ وسکون
جیم وضم دال مہملہ ایک گانو ہے بخارا سے چھ فرسنگ
اور لب مین لکھا ہے بفتح دال مہملہ واللہ اعلم والخبیر
فغنی بفتح فاء وسکون غین معجمہ ونون ایک گانون
ہے بخارا کے توابع سے اور ریوکر بکسر راء مہملہ بھی
ایک گانون ہے توابع بخارا سے رامیتن بفتح
رای مہملہ وکسر میم وسکون یائے تحتیہ وکسر مثناۃ
آخر نون ایک قصبہ ہے توابع بخارا سے۔ سماسی
بفتح سین مہملہ وکسر سین مہملہ ثانیہ ایک گانو
ہے توابع شہر طوس سے کہ آجکل اوسکو مشہد کہتے ہین
اوس گانون سے نسبت کرکے سماسی کہتے ہین
سین مہملہ ثانیہ کی فتح اور دو یای سے قشیری
نسبت ہے بنی قشیر سے بضم قاف وفتح شین معجمہ
عرب کا قبیلہ ہے اور دقاق بتشدید قاف اول اور اوسط
ایک شہر ہے درمیان بصرہ اور کوفے کے اور رودبای
نسبت ہی ایک اطراف کی کہ انکی اصول کا منشا ہے
انکے آبا واجداد کی پیدائش وہان ہے گرگانی بضم کاف
عربی وتشدید مہملہ اور کاف عجمیہ ایک گانون ہی مشہد
گانو نیس سے سری بفتح سین مہملہ وکسر راء مہملہ وتشدید یا
تحتیہ لغت مین بمعنی جوانمرد ہی سقطی نسبت بہ سقط
فروشی ہے اور سقط متاع حقیر کو کہتے ہین اور بعض
شجرہ مین سری سقطی مغلس دیکہا ہے مغلس بضم میم وفتح
غین معجمہ وتشدید لام وسین مہملہ ساکن لغت مین

Marfat.com

بمعنی نماز صبح را در سیاہی شب گزارند
سلسلہ صوفیہ علما سلسلہ بشارت باید نوشت
اما طریقہ قادریہ را شعب بسیار است اصح
و اوثق آن نزدیک اہل حدیث شعبہ
اکبریہ است از جانب شیخ محی الدین ابن
العربی اشہر آن در عوام شعبہ جیلانیہ
از جہت سادات جیلانیہ و اشہر آن
در یمن شعبہ مسرعیہ است بالجملہ این فقیر را
باکثر این شعب ارتباط صحیح واقعست
پس ارتباط این فقیر از جہت بیعت و
صحبت و خرقہ و تلقین و اجازت با والد
بزرگوار خود است و ایشان را ارتباط
از جہت خرقہ و تلقین و صحبت و اجازت
با سید عبد اللہ است عن الشیخ آدم
البنوری عن الشیخ احمد السہرندی
عن ابیہ الشیخ عبد الاحد عن شاہ
کمال عن السید فضیل عن سید گدا
رحمن عن السید شمس الدین عارف
عن السید گدا رحمن بن سید ابی
الحسن عن شمس الدین الصحرائی
عن السید عقیل عن سید بہاء الدین
عن سید عبد الوہاب عن السید
شرف الدین القتال عن السید
عبد الرزاق عن ابیہ امام الطریقہ
ابی محمد الشیخ عبد القادر جیلانی

اوسے کہتے ہین جو صبح کی نماز رات کی تاریکی مین پڑھے
سلسلہ صوفیہ علماء کا سلسلہ بشارت کا لکھنا چاہیے
اور طریقہ قادریہ کے شعبہ بہت ہین اور بہت
مضبوط اہل حدیث کے نزدیک شعبہ اکبریہ ہے
شیخ محی الدین ابن عربی کی جہت سے اور
بہت مشہور شعبہ جیلانیہ ہے عوام مین
سادات جیلانیہ کی جہت سے اور یمن مین
بہت مشہور شعبہ مسرعیہ ہے الغرض اس فقیر کو
اکثر ان شعبون سے ارتباط صحیح واقع ہے۔
پس اس فقیر کو ارتباط بیعت اور صحبت اور
خرقہ اور تلقین اور اجازت کی روسے اپنے والد
بزرگوار سے ہے اور ان کو خرقہ اور تلقین اور
صحبت و اجازت کی روسے سید عبد اللہ سے
ہے انکو شیخ آدم بنوری سے اون کو شیخ احمد
سہرندی سے اونکو اپنے والد شیخ عبد الاحد سے
اونکو شاہ کمال سے اونکو سید فضیل سے اون کو
سید گدا رحمن سے۔ اون کو سید شمس الدین
عارف سے اونکو سید گدا رحمن بن سید
ابو الحسن سے۔ اون کو شمس الدین صحرائی
سے اون کو سید عقیل سے۔ اونکو
سید بہاؤ الدین سے۔ اون کو سید
عبد الوہاب سے۔ اون کو سید
شرف الدین قتال سے اون کو
سید عبد الرزاق سے۔ اون کو اپنے
والد امام الطریقہ ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی سے

Marfat.com

وایضاً ایشان را ارتباط از جهت خرقه
با شیخ عظمت الله اکبرآبادی است عن
ابیه عن جده عن الشیخ عبد العزیز
عن السید ابراهیم الایرجی عن الشیخ
بهاء الدین القادری عن الحسیب النسیب
سید السادات ابی العباس احمد بن حسن
بن موسی بن علی بن محمد بن حسن بن
ابی نصر بن ابی صالح بن عبد الرزاق بن
القطب ابی محمد محی الدین عبد القادر
جیلانی عن ابیه عن جده وهلم جرا
واین فقیر را ارتباط از جهت خرقه با شیخ
ابوطاهر محمد بن ابراهیم الکردی واقع است
وقد لبسها من ابیه وقد لبسها ابوه من
ید شیخه الامام احمد القشاشی وله فی الخرقة
القادریة طرق منها انه لبسها من ید شیخه
الشیخ احمد الشناوی بلباسه لها من ید
ابیه علی بن عبد القدوس بلباسه
لها من ید ابیه عبد القدوس بلباسه
لها عن ید الشیخ عبد الوهاب الشعراوی
بلباسه لها من ید الحافظ جلال الدین
السیوطی فی روضة مصر بلباسه لها من
ید الشیخ کمال الدین محمد بن المعروف بابن
امام الکاملیة بحذاء الکعبة المشرفة بلباسه
لها من الشمس الدین محمد بن محمد بن الجزری
لباسه لها من عمر بن الحسن بن المیلة المراغی

اور اون کو خرقہ کی جہت سے شیخ
عظمت اللہ اکبرآبادی سے بھی ہے اونکو
اپنے والد سے اور انکو اپنے دادا شیخ عبد العزیز سے اون کو سید
ابراہیم ایرجی سے اونکو شیخ بہاؤ الدین
قادری سے اون کو حسیب النسیب سید
السادات ابو العباس احمد بن حسن بن موسیٰ
بن علی بن محمد بن حسن بن ابو نصر بن ابو صالح
بن عبد الرزاق بن قطب ابو محمد محی الدین شیخ
عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ اونکو اپنے
والد سے اونکو ان کے دادا سے اسی طور
اوپر تک اور اس فقیر کو ارتباط خرقہ کی جہت
سے شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردی
سے ہے اور انہون نے خرقہ پہنا اپنے والد
سے اور اون کے والد نے پہنا ہاتھ سے اپنے
شیخ احمد قشاشی کے اور انکو خرقہ قادریہ مین کئی طریقہ ہین
ایک اونمین سے یہ ہے کہ انہون نے پہنا ہاتھ سے شیخ احمد شناوی
کے ساتھ اوس لباس کے جو انہون نے اپنے
والد علی بن القدوس سے پہنا تھا اور علی بن القدوس
نے پہنا شیخ عبد الوہاب شعراوی سے اونہون نے
جلال الدین سیوطی سے اونہون نے روضہ مصر مین شیخ
الکمال الدین محمد عرف امام الکاملیہ سے روبرو
کعبہ شریف کے اونہون نے شمس الدین
محمد بن محمد جزری سے انہون
نے عمر بن حسن بن امیلۃ
المراغی سے۔

Marfat.com

بلباسه لها من العز احمد بن ابراهیم الفاروقی
بلباسه لها من الامام محی الدین محمد بن
علی بن العربی قدس سره واسرارهم
اجمعین ویرحمنا بهم بلباسه لها من ید
جمال الدین یونس بن یحیی بن ابی البرکات
الهاشمی العباسی بمکة المعظمة تجاه الرکن
الیمانی بالمسجد الحرام بلباسه لها من ید
شیخ الوقت عبد القادر الجیلانی ومنها انه
اعنی الشیخ احمد القشاشی لبسها من ید
والده وشیخه الشیخ محمد المدنی عن الشیخ
الامین بن الصدیق عن الشیخ سراج الدین
عمر جبرئیل عن الشیخ عبد القادر الجنید
المشرع عن ابیه الجنید بن احمد عن ابیه
احمد بن موسی المشرع الیمنی عن الشیخ
اسماعیل بن الصدیق الجبرتی عن الشیخ محمد
المزجاجی عن الشیخ اسماعیل بن ابراهیم
الجبرتی الیمنی عن الشیخ سراج الدین ابی
بکر بن محمد السلامی عن الشیخ محی الدین احمد
بن محمد بن احمد بن عبد الله بن یوسف الاسدی
عن الشیخ فخر الدین ابی بکر محمد بن علی بن نعیم
عن الشیخ ابی احمد محمد بن احمد بن عبد الله
بن یوسف الاسدی عن والده ابی محمد احمد
بن عبد الله الاسدی عن والده الشیخ
عبید الله بن یوسف الاسدی عن شیخه
عبد الله بن قاسم بن زریه عن الشیخ

اونھوں نے عز احمد بن ابراہیم فاروقی سے
اونھوں نے امام محی الدین محمد بن علی بن عربی
سے قدس سرہ واسرارہم اجمعین ویرحمنا بہم اور
محی الدین عربی نے پہنا جمال الدین یونس بن یحیی
بن ابو البرکات ہاشمی عباسی سے مکہ معظمہ میں
سامنے رکن یمانی کی مسجد الحرام میں اور اونھوں نے
پہنا شیخ الوقت عبد القادر جیلانی سے اور ایک
اُن طریقوں میں سے یہ ہے کہ شیخ احمد قشاشی
نے پہنا ہاتھ سے اپنے والد اور اپنے شیخ محمد مدنی
کے۔ اونھوں نے شیخ امین بن صدیق سے۔
اونھوں نے شیخ سراج الدین عمر جبرئیل سے۔
اونھوں نے شیخ عبد القادر جنید مسرع سے۔
اونھوں نے اپنے والد جنید بن احمد سے۔
اونھوں نے اپنے والد احمد بن موسی مسرع
یمنی سے اونھوں نے شیخ اسماعیل بن صدیق جبرتی
سے اونھوں نے شیخ محمد مزجاجی سے اونھوں
نے شیخ اسماعیل بن ابراہیم جبرتی یمنی سے اُنھوں
نے شیخ سراج الدین ابو بکر بن محمد اسدی سے
اونھوں نے شیخ فخر الدین ابو بکر محمد بن علی بن
نعیم سے اونھوں نے شیخ ابو احمد محمد بن
احمد بن عبد اللہ بن یوسف اسدی سے
انھوں نے اپنے والد شیخ عبد اللہ
بن یوسف اسدی سے اونھوں نے
اپنے باپ شیخ عبید اللہ بن قاسم بن زریہ
سے اور اونھوں نے شیخ

Marfat.com

ابی محمد عبد الله علی الاسد الیمنی عن القطب
الغوث الفرد الجامع محی الدین ابی محمد عبد القادر
بن ابی صالح الجیلانی قدس الله روحه ثم الشیخ
ابو محمد عبد القادر الجیلی لبسها من ید الشیخ
ابی سعید المبارک بن علی بن الحسین بن
بندار البغدادی المخرمی بکسر المهملة المشددة
منسوب الی المخرم محلة ببغداد سمیت بها لانه نزلها
بعض ولد یزید بن المخرم فنسبت الیه ذکره
المنذری کما فی الطبقات الحافظ بن
رجب الحنبلی لبسها من ید ابی الفرج محمد بن عبد الله
الطرطوسی لبسها من ید ابی الفضل عبد الواحد بن
عبد العزیز بن الحارث التمیمی لبسها من ید والده
عبد العزیز بن الحارث التمیمی لبسها من ید
استاذه ابی بکر محمد بن دلف بن خلف بن
محمد بن جحدر الشبلی لبسها من ید سید
الطائفة الاستاذ ابی القاسم الجنید بن محمد البغدادی
قدس الله اسرارهم ورحمنا بهم الی آخر السند
المذکور فی سلسلة الصحبة الا ان الصوفیة
اتفقوا علی ان الحسن البصری اخذ
من سیدنا علی رضی الله عنه وجمعی از
شجره نویسان درین موضع سلسلة النسب
اثبات کنند و فیه نظر زیرا که قرینه قائم
نشده است برآنکه تربیت باطنی این
سلسله بوده باشد والله اعلم و آن
سلسله این است سیدی الشیخ ابو محمد

ابو محمد عبد اللہ علی اسدی یمنی سے اونہون نے
قطب غوث الفرد الجامع محی الدین ابو محمد عبد القادر
بن ابو صالح جیلانی قدس اللہ روحہ سے پہر شیخ
ابو محمد عبد القادر جیلی نے خرقہ پہنا ہاتھ سے
شیخ ابو سعید مبارک بن علی بن حسین بن بندار
بغدادی مخرمی کی مخرم بکسر رای مہملہ مشددہ
اور یا نسبت کی ہے ایک محلہ کا نام ہے بغداد
کے کہ اوسکو بزرگی ہوئی وہان اوتری تہی
بعض اولاد یزید بن مخرم کی اون سے مشہور ہوا
وہ محلہ اس نام سے اس کو ذکر کیا ہے منذری نے ایسا ہی لکہا
ہے طبقات حافظ ابن رجب حنبلی میں اور شیخ ابو سعید نے
ہاتھ سے ابو الفرج محمد بن عبد اللہ طرطوسی کے اونکو پہنایا
ابو الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز بن حارث تمیمی نے اونکو پہنایا انکے
والد عبد العزیز بن حارث تمیمی نے اور انکے استاد ابو بکر بن
محمد دلف بن خلف بن محمد بن جحدر شبلی نے
اون کو پہنایا سید الطائفہ اوستاد .....
ابو القاسم جنید بن محمد بغدادی نے قدس سرہ و
اسرارہم ورحمنا بہم پہر آگے وہی سند مذکور ہے
سلسلہ صحبت کے مگر صوفیون کا اتفاق ہے اس امر
پر کہ حسن بصری نے اخذ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے اور ایک گروہ شجرہ لکہنے والون کے اس مقام
سلسلہ نسب کا ثابت کرتے ہین اور اسمین جائے
گفتگو ہے اسواسطے کہ کوئی ایسا قرینہ نہین پایا
جاتا کہ باطن کی تربیت اس سلسلہ مین ہوئی ہو
واللہ اعلم اور وہ سلسلہ یہ ہے کہ سیدی شیخ ابو محمد

Marfat.com

عبد القادر الجیلانی باخذ الطریقۃ عن
ابیہ ابی صالح موسی جنگی دوست عن
ابیہ السیّد عبد اللہ عن ابیہ السیّد
یحیی زاهد عن ابیہ السیّد محمد رومی
عن ابیہ السیّد داؤد امیر محمد اکبر
عن ابیہ موسی ثانی عن ابیہ السیّد
عبد اللہ عن ابیہ السیّد موسی الجون
عن ابیہ السیّد عبد اللہ المحض عن
ابیہ السیّد حسن المثنی عن ابیہ الامام
حسن المجتبی عن ابیہ وامہ سیّدنا علی
المرتضی وسیّدتنا فاطمۃ الزہرا وکلیہما
عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وکتاب غنیۃ الطالبین وفتوح الغیب
ومجالس ستین کہ ملفوظ حضرت غوث
است واصل طریقۃ الشان درآنہا
مفصل ست این فقیر اخذ کرد اجازت
از شیخ ابو طاهر محمد بن ابراهیم الکردی
عن ابیہ عن القشاشی عن الشناوی عن عبد الرحمن
بن عبد القادر بن عبد العزیز بن فهد
الهاشمی العلوی المکی عن عمہ جار اللہ بن
عبد العزیز بن فهد المکی عن ابی الفضل
جلال الدین سیوطی قال انبانی الشیخ
جلال الدین بن الملقن عن ابی اسحاق
التنوخی عن ابی العباس الحجاز عن احمد بن
یعقوب المارستانی عن قطب الطریقۃ

محمد عبد القادر جیلانی نے اخذ
کیا اپنے والد ابو صالح موسے
جنگی دوست سے اونہون نے
اپنے والد سید عبد اللہ سے اُنہون
نے اپنے والد سید یحیی زاہد سے اُنہون نے اپنے
والد سید محمد رومی سے اُنہون نے اپنے والد
سید داؤد سے اُنہون نے امیر محمد اکبر سے
اونہون نے اپنے والد موسی ثانی سے اونہون نے
اپنے والد سید عبد اللہ سے اونہون نے اپنے
والد سید موسی جون سے اُنہون نے اپنے والد سید عبد اللہ
سے اونہون نے اپنے والد سید حسن مثنی سے
اونہون نے اپنے والد امام حسن مجتبی سے اُنہون نے والد
اور والدہ سیدنا علی مرتضی و سیدتنا فاطمہ الزہرا
سے اور ان دونون نے نبی صلعم سے + اور کتاب
غنیۃ الطالبین و فتوح الغیب و مجالس ستین جو
ملفوظ ہین حضرت غوث کے اور اصل طریقہ انکا
اُنمین مفصل ہے اس فقیر نے اجازت حاصل کی شیخ
ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردی سے اونہون نے اپنے
والد سے اونہون نے قشاشی سے اونہون نے شناوی
سے اُنہون نے عبد الرحمن بن عبد القادر بن عبد العزیز
بن فہد ہاشمی علوی مکی سے اونہون نے اپنے چچا جار اللہ
بن عبد العزیز بن فہد مکی سے اونہون نے ابو الفضل
جلال الدین سیوطی سے انہون نے کہا مجہے خبر دی
شیخ جلال الدین بن ملقن نے اونہون نے کہا مجہے خبر
دی ابو اسحاق تنوخی نے اونکو ابو العباس حجاز

الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی
قال انبانا شیخنا ابو طاهر قال اخبرنا الشیخ
محمد سعید بن الحسن القرشی الکوکنی ثم
المدنی فی رسالۃ ایقاظ الهمم بالاوراد
والاذکار لتعرض نفحات العزیز الغفار عن
العارف باللہ الشیخ ابراهیم الکردی قال
وانبانا شیخنا ابو طاهر عن ابیہ الشیخ ابراهیم
الکردی قال اخبرنا شیخنا الشیخ احمد بن
محمد القشاشی المدنی ان کیفیۃ ذکر الطریقۃ
العلیۃ القادریۃ ان تجلس مربعا وتضع
کفیک علی فخذیک مبسوطتین وتغمض
عینیک وتبدا بالذکر من جانبک الایسر
وتقصد ان تاخذ ماسوی اللہ من قلبک
وهو تحت یدیک الایسر بقولک لا و
تمرها الی ان تطرح اللہ وهو المنفی
فوق کتفک الایمن وتثبت بقولک الا
من فوق کتفک الایمن اللہ فی قلبک
الذی القیت ماسوی اللہ تعالی
عنہ بضرب شدید لیتاثر قلبک و
یتمکن فیہ نور الذکر انتهی وبہ
الشیخ ابراهیم الکردی انہ قال فی ایقاظ
القوابل ینبغی لطالب الحق سبحانہ ان
یسأل بعد اداء ما افترض علیہ طریق
التقرب بالتزام ما یطیقہ من مندوبات
الاقوال والافعال بخالص العبودیۃ

شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی نے اور خبر
دی ہم کو ہمارے شیخ ابو طاہر نے انکو شیخ محمد
سعید بن حسن قرشی کوکنی ثم المدنی نے اپنے
رسالہ میں جسکا نام ہے ایقاظ الھمم بالاوراد والاذکار
لتعرض نفحات العزیز الغفار شیخ عارف باللہ شیخ
ابراہیم کردی سے اور خبر دی ہم کو ہمارے
شیخ ابو طاہر نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی
سے کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ شیخ احمد بن
محمد قشاشی مدنی نے یہ کہ ذکر طریقہ علیہ قادریہ کا اس
طور پر ہے کہ مربع بیٹھے اور دونوں ہاتھوں کو
دونوں رانوں پر رکھے کھلا ہوا اور آنکھوں کو بند
کرے اور شروع کرے ذکر کو بائیں طرف سے اور
ارادہ کرے کہ اپنے دل سے نکالتا ہے اللہ کے ماسوا
کو اور دل کا مقام بائیں پستان کے نیچے ہے لا سے شروع
کرے اور کھینچے اسکو یہانتک کہ ڈالے اللہ کو حالت
نفی میں اوپر داہنے مونڈھے کے اور اثبات کرے
ساتھ لفظ الا کے داہنے مونڈھے کے اوپر سے اللہ
کو بیچ دل کے جس سے ماسوائے اللہ کو نکالڈالا
تھا بہت شدت اور ضرب کے ساتھ کہ دل میں
اثر ہو جائے اور اسمیں ذکر کا نور قرار پکڑے۔
انتہی اور اسی سند سے ہے شیخ ابراہیم کردی سے
کہ انھوں نے کہا ہے بیچ ایقاظ القوابل کے حق
سبحانہ تعالی کے طالب کو چاہیے بعد ادائے فرائض کے
سوال کرے طریقہ اللہ کے تقرب کا اپنے پر لازم کر لینے سے
اس وظیفہ کے جسکی طاقت رکھتا ہو افعال اقوال مستحب خاص

Marfat.com

فانها نتیجۃ المحبۃ الالهیۃ المنتجۃ لما قال
صلی اللہ علیه وآله وسلم فیما یرویه عن
ربه تبارك وتعالی وما تقرب الی عبدی
بشیٔ احب الی مما افترضت علیه وما یزال
عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبه
فکنت سمعه الذی یسمع به وبصره
الذی یبصر به ویده التی یبطش بها
ورجله التی یمشی بها زاد فی غیر روایۃ
البخاری وفؤاده الذی یعقل به ولسانه
الذی یتکلم به فمن اراد العمل علی ذلك
فعلیه بالذکر بالغدو والاصال وان لا یکون
من الغافلین فیما بین ذلك عند تقلباته
فی الاشتغال وافضل الذکر لا اله الا الله
فان کان متجردا عن الاسباب
فلینقطع بالذکر وان کان من اهل
الاسباب فلیجعل منه وردا بحسب الفراغ
ومن الوسط ان یقول لا اله الا الله
الفا بعد کل من الصبح والعشاء
والتهجد وعند العذر یاخذ بالمیسر
والاستغفار مائۃ بعد کل من الاوقات
الثلاثۃ ویعمل بمضمون حدیث
استغفر للمؤمنین والمؤمنات کل یوم
سبعا وعشرین کان من الذین یستجاب
لهم ویرزق بهم اهل الارض
ویکون ذلك بعد الصبح ویعمل

کہ اُسکا نتیجہ محبت الٰہی ہے نتیجہ دینے والے اُس
شے کا جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث
قدسی میں یعنے نہیں نزدیکی کی طرف میری بندہ میرے
نے ساتھ کسی چیز کے جو محبوب تر ہو طرف میرے فرائض میرے سے
اور ہمیشہ میرا بندہ میرا قرب چاہتا ہے ساتھ نوافل
کے یہانتک کہ میرا محبوب ہوجاتا ہے تو میں ہوتا
ہوں اُسکے کان جنسے وہ سُنتا ہے اور اُسکی آنکھیں
جنسے وہ دیکھتا ہے اور اُسکے ہاتھ جنسے وہ پکڑتا ہے اور
اُسکے پاؤں جنسے وہ چلتا ہے اور بخاری کی اُس
روایت کے سوا اوروں نے یہ بھی زیادہ روایت
کیا ہے کہ اور اُسکا دل جس سے وہ سمجھتا ہے اور اُسکی
زبان جس سے وہ کلام کرتا ہے انتہی۔ تو جو شخص اُس پر
عمل کرنا چاہے وہ صبح و شام ذکر کیا کرے اور غافلوں
میں سے نہ بنے اپنے کاروبار کے شغل میں اور افضل
الذکر لا الہ الا اللہ ہے پس اگر مجرد ہے کسی طرح کا جھگڑا
نہیں رکھتا تو بس وہ ذکر ہی کیا کرے اور جو دنیا کے
کاروبار میں گھرا ہوا ہے تو اپنی فراغت کے موافق
ورد وظیفہ مقرر کرے اور اوسط کا درجہ ہے کہ لا الہ
الا اللہ ایک ہزار بار بعد ہر صبح اور عشا اور تہجد کی
نماز کے بعد ورد کرے اور عذر کے وقت جس قدر
آسان ہو اور ایک سو مرتبہ استغفار ان تینوں
نمازوں کے بعد اور اس حدیث شریف پر عمل کرے
کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص استغفار چاہے واسطے
مومنوں اور مومنات کے ہر روز ستائیس دفعہ وہ ہوگا
اُنمیں سے جنکی دعا قبول ہوتی ہے اور جنکے سبب اہل

Marfat.com

بمضمون حدیث من استغفر الله
دبر کل صلوٰۃ ثلث مرات فقال استغفر
الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه
غفرت له ذنوبه وان کان قد فر من الزحف
فیقول بعد الصبح کل یوم لا اله الا الله
وحده لا شریک له له الملک وله الحمد
یحیی ویمیت بیده الخیر وهو علی کل شیء
قدیر عشر مرات وان تیسر بعد کل
فریضة فهو اولی ویقول بعد کل من الصبح
والعصر اللهم صل علی سیدنا محمد و
علی اله واصحابه عدد خلقک بدوامک
عشرا ویقول بعد العاشرة وعلی جمیع
الانبیاء والمرسلین وعلی الهم وصحبهم
والتابعین وعلی اهل طاعتک اجمعین
من اهل السموات واهل الارضین وعلینا
معهم برحمتک یا ارحم الراحمین عدد
خلقک ورضا نفسک وزنة عرشک و
مداد کلماتک کلما ذکرک الذاکرون
وغفل عن ذکرک الغافلون وان جعل
بعد کل فریضة عشرا فهو ازکی ویقرا
الاخلاص بعد کل فریضة عشرا و
بعد رکعتی الضحی بسورتیها والشمس
وضحها والضحی یقول سبحان الله
والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر
ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم

اور اس حدیث شریف کے مضمون پر عمل کرے یعنی
جو شخص مغفرت مانگے اللہ سے بعد ہر نماز کے تین مرتبہ
اور کہے استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب
الیہ تو اوسکے سب گناہ بخشے جاتے ہین اگرچہ وہ جہاد مین سے
بھاگا ہو) پس کہے بعد صبح کے ہر روز لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ
الخیر وہو علی کل شیء قدیر دس مرتبہ اور جو ہر نماز
کے بعد کہے تو اولی ہے اور ہر صبح اور عصر کے بعد
دس دفعہ یہ پڑھے اللہم صل علی سیدنا وعلی
آلہ واصحابہ عدد خلقک بدوامک اور دسوین
دفعہ یہ پڑھ لیوے وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین
وعلی الہم وصحبہم والتابعین وعلی اہل طاعتک اجمعین
من اہل السموات واہل الارضین وعلینا معہم
برحمتک یا ارحم الراحمین عدد خلقک ورضاء
نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک کلما ذکرک
الذاکرون وغفل عن ذکرک الغافلون - اور
جو ہر فرضون کے بعد دس مرتبہ ورد کرلے
تو اور بہت خوب ہے — اور ہر نماز فرض کے
بعد دس دفعہ سورہ اخلاص پڑھا کرے اور
بعد دو رکعتوں چاشت کے سورتین والشمس والضحی
پڑھے اوسکے بعد یون کہے سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ∴ ∴ ∴

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

عدد خلق الله بدوام الله عشر ويقرء
وتبارك كل صباح ومساء ويزيد في
المساء بعد المغرب سورة الم السجدة و
ان ضاق الوقت عن يس في الليل فالم
السجدة وتبارك ويصلي ست ركعات
من الاوابين بعد المغرب ويقول بعد
ركعتي المغرب مرحبا بملائكة الليل مرحبا
بالملكين الكريمين الكاتبين اكتبا في صحيفتي
اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك
له واشهد ان محمدا عبده ورسوله واشهد
ان الجنة حق والنار حق والموت حق و
القبر حق والسؤال حق والحشر حق والحساب
حق والشفاعة حق والصراط حق والميزان
حق واشهد ان الساعة آتية لا ريب فيها
وان الله يبعث من في القبور اللهم
اني اودعك هذه الشهادة ليوم حاجتي
اليها اللهم احطط بها وزري واغفر بها
ذنبي وثقل بها ميزاني واوجب لي بها اماني
وتجاوز بها عني برحمتك يا ارحم الراحمين
وينوي بعد ركعتي المغرب في ركعتين منها
حفظ الايمان مع الاوابين ويقول بعد
السلام اللهم سددني بالايمان واحفظه
علي في حياتي وعند وفاتي وبعد مماتي
كما وصى به الشيخ محي الدين قدس الله سره
في باب الوصايا من الفتوحات المكية قال

عدد خلق اللہ بدوام اللہ۔ دس مرتبہ اور یٰس اور
تبارک ہر صبح وشام پڑھے اور مغرب کو
بعد نماز کے سورہ الم سجدہ پڑھے اور جو یٰس
پڑھنے کا وقت نہ پائے رات کو تو الم سجدہ
اور تبارک پڑھے ـــــ اور بعد نماز مغرب
کے چھ رکعتیں نفل اوابین اور بعد مغرب کے دو رکعتوں
کے یہ کہے مرحبا بملائکۃ اللیل مرحبا بالملکین الکرامین
الکاتبین اکتبا فی صحیفتی اشہد ان لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ و
اشہد ان الجنۃ حق والنار حق والموت حق و
القبر حق والسوال حق والحشر حق والحساب حق و
الشفاعۃ حق والصراط حق والمیزان حق و
اشہد ان الساعۃ اتیۃ لا ریب فیہا وان اللہ
یبعث من فی القبور اللہم انی اودعک ہذہ
الشہادۃ لیوم حاجتی الیہا اللہم احطط بہا
وزری واغفر بہا ذنبی وثقل بہا میزانی
واوجب لی بہا امانی وتجاوز بہا عنی
برحمتک یا ارحم الراحمین اور بعد دو
رکعت مغرب کے نیت کرے دو رکعتوں
حفظ الایمان کی اوابین کے ساتھ اور بعد سلام
کے یہ کہے ـــ اللہم سددنی بالایمان
واحفظہ علی فی حیاتی وعند وفاتی
وبعد مماتی۔ اس کی وصیت کی ہے شیخ
محی الدین قدس اللہ سرہ نے فتوحات
مکیہ کے باب الوصایا میں یوں فرمایا ہے

Marfat.com

بقرأ فی کل رکعة فیها الاخلاص ستا
والمعوذتین مرة مرة رکعتین بعدهما بنیة
الاوابین مع الاستخارة ای المطلقة التی
یعملها اهل الله کل یوم لاعمال اللیل و
والنهار قال الشیخ محی الدین قدس سره جربنا
ذلک فوجدنا فیه کل خیر و دعاء
الاستخارة هو ما سبق و یقول بعد
کل فریضة استغفر الله العظیم الذی
لا اله الا هو الحی القیوم و اتوب الیه
اللهم انت السلام و منک السلام و الیک
یرجع السلام حینا ربنا بالسلام و
ادخلنا دار السلام تبارکت ربنا و
تعالیت یاذ الجلال والاکرام ثم یقرأ
الفاتحة الی اٰخرها ثم والهکم اله واحد
لا اله الا هو الرحمن الرحیم ثم یقول
اللهم انی اقدم الیک بین یدی ذلک
کله الله لا اله الا هو الحی القیوم الی قوله
العلی العظیم ثم اٰمن الرسول الی اٰخر السورة
ثم شهد الله انه لا اله الا هو الی قوله
ان الدین عند الله الاسلام فیقول
بعده و انا اشهد بما شهد الله
به واستودع الله هذه الشهادة وهی
لی عند الله ودیعة ثم یقول قل اللهم
مالک الملک الی قوله بغیر حساب ثم
یقول اللهم یا رحمن الدنیا و الاخرة

کہ پڑھے اس کی ہر رکعت میں سورہ اخلاص
چھ چھ مرتبہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل
اعوذ برب الناس ایک ایک دفعہ اس کے
بعد دو رکعتیں اوابین کی نیت سے ساتھ
استخارہ کے یعنے مطلق جو اولیاء اللہ پڑھا
کرتے ہیں ہر روز اعمال شب و روز کے واسطے
شیخ محی الدین قدس سرہ فرماتے ہیں ہم نے
تجربہ کیا ہے تو اسمیں سراسر بہتری پائی ہے اور
دعا استخارہ کی وہی ہے جو پہلے گذری اور ہر
فرضوں کے بعد کہے استغفر اللہ العظیم الذی
لا الہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ اللہم انت
السلام و منک السلام و الیک یرجع السلام
حینا ربنا بالسلام و ادخلنا دار السلام تبارکت ربنا
وتعالیت یاذ الجلال والاکرام پھر الحمد للہ کی
سورت پھر الٰہکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن
الرحیم پھر کہے اللہم انی اقدم الیک بین یدی
ذلک کلہ اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم
وہو العلی العظیم تک پھر اٰمن
الرسول آخر سورہ تک پھر شہد اللہ انہ
لا الہ الا ہو عند اللہ الاسلام تک پھر کہے وانا
اشہد بما شہد اللہ بہ واستودع اللہ ہذہ الشہادۃ
وہی لی عند اللہ ودیعۃ پھر کہے قل
اللہم مالک الملک سے بغیر حساب تک
پھر کہے اللہم یا رحمن الدنیا
والاخرۃ

Marfat.com

ورحیمهما رحمانی انت ترحمنی فارحمنی برحمة
من عندک تغنینی بها عن رحمة من سواک
ثم الاخلاص والمعوذتین ثم یقول سبحان
الله ثلثا وثلثین مرة والحمد لله ثلثا و
ثلثین مرة والله اکبر اربعا وثلثین
مرة ثم لا اله الا الله وحده لا شریک
له له الملک وله الحمد یحیی ویمیت بیده
الخیر وهو علی کل شیء قدیر اللهم
لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت
ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد
منک الجد ولا حول ولا قوة الا
بالله العلی العظیم ان الله وملائکته
الایه ثم یصلی علی النبی صلی الله علیه
واله وسلم ثم یدعو بما احب ثم
یختم سبحان ربک رب العزة عما
یصفون الایه ثم لا اله الا الله
عشر مرات هذا بعد کل فریضة
ویقول کل یوم بعد الصبح یا الله
یا واحد یا احد یا جواد انفحنی منک
بنفحة خیر انک علی کل ما تشاء
قدیر احد عشر مرة ویکون ابتداء
من یوم الخمیس بعد قرات الفاتحة لغوث
الثقلین قدس سره ومشایخ السلسلة من
السابقین واللاحقین کما اشترطه المشایخ ویقول
یا عزیز کل یوم بعد الصبح احدی واربعین مرة ویا الله الا الرفیع

ورحیمهما رحمانی انت ترحمنی فارحمنی
برحمة من عندک تغنینی بها عن رحمة
من سواک پھر سورۂ اخلاص اور قل
اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پھر کہے سبحان اللہ تینتیس دفعہ اور الحمد
للہ تینتیس دفعہ اور اللہ اکبر چونتیس دفعہ
لا اله الا الله وحده لا شریک له
له الملک وله الحمد یحیی ویمیت بیده
الخیر وهو علی کل شیء قدیر۔ اللهم لا
مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت
ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد منک
الجد ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم
ان الله وملائکته یصلون علی النبی الخ
آخر آیۃ تک پھر درود پڑھے آنحضرت صلی اللہ علیہ
واله وسلم پر پھر دعا مانگے جو چاہے پھر کہے سبحان ربک
رب العزة عما یصفون ؛ آخر آیۃ تک پھر
لا اله الا الله دس مرتبہ یہ بعد ہر فرض نماز کے
اور ہر روز بعد صبح کی نماز کے کہے یا الله یا واحد
یا احد یا جواد انفحنی منک بنفحة خیر انک علی کل
ما تشاء قدیر ؛ گیارہ دفعہ اور
اسکو شروع کرے پنجشنبہ سے اس طور کہ پہلے حضرت
غوث الثقلین قدس سرہ اور سب مشائخ سلسلہ کے
پہلے پچھلے سب کی فاتحہ دے جیسے اس کو شرط کیا ہے
مشائخ نے اور کہے یا عزیز ہر روز بعد صبح
کے اکتالیس مرتبہ اور یا اللہ الا الہ الرفیع

Marfat.com

خمسة عشر مرة ویا قیوم فلا یفوت
شیء من علمه ولا یؤده وعشرین مرة و
ان وسع الوقت قال سبحان وبحمده ؛
سبحان الله العظیم مائة مرة ویصوم ثلثة ایام
من کل شهر ومن زاد زاده الله فان وجد
من نفسه قوة فلیصم من شوال ستا ومن
ذی الحجة التسع الاول وشیخنا
الامام کان یامر اصحابه باحیاء
هذه اللیالی العشر بقرءة القرآن کل
لیلة عشرة اجزاء بالمدارسة ففی
کل ثلاث لیال ختمة ولیلة العید
ختمة کاملة بالتقسیم هذا ومن
الایام الفاضلة یوم عاشورا ویوم
النصف من شعبان وورد فی الفضائل
رجب احادیث باسانید ضعیفة لا باس
بالعمل بها فان وجد من نفسه قوة فلیعمل
بها رجاء فضل الله تعالی فمنها
صوم اول رجب کفارة ثلاث سنین
والثانی کفارة سنتین والثالث کفارة
سنة ثم کل یوم شهرا ومنها ان فی
رجب یوم ولیلة من صام ذلک
الیوم وقام تلک اللیلة کان کمن صام
الدهر مائة سنة ؁ ؁ ؁ ؁

پندرہ دفعہ اور یا قیوم فلا یفوت شیء
من علمہ ولا یؤدہ ستائیس مرتبہ اور بہ وقت
مین گنجایش ہو تو کہے سبحان اللہ وبحمدہ
سبحان اللہ العظیم سو مرتبہ اور ہر مہینے
مین تین روزہ رکہے اور جو زیادہ رکہے اللہ
زیادہ کرے اوسکو اور جو اپنے نفس مین قوت
پائے تو رکہے چھ روزہ عید کے اور بقر عید کے
نو روزے اول تاریخ سے نوین تک اور ہماری
شیخ امام اپنے اصحاب کو امر کرتے تھے کہ ان دس
راتون کو بیدار رہے اور قرآن شریف پڑہے
ہر رات کو دس سپارے تو تین رات مین ختم
کرے اور دسوین رات کو ایک ختم پورا کرے اس
تقسیم سے اور ایام فاضلہ سے عاشورا ہے اور
پندرہوین رات شعبان کی اور رجب کے فضائل
وارد ہین حدیث ضعیف اسناد سے کہ اونپر
عمل کرنا مضائقہ نہین اگر آدمی اپنے مین قوت
دیکہے اون پر عمل کرے اللہ کے فضل کی امید پر
اونہین سے ایک روزہ پہلے رجب کا ہے جسکا
ثواب تین برس کا کفارہ ہے اور دوسرے کا
روزہ دو برس کا کفارہ ہے اور تیسرا روزہ
ایک برس کا کفارہ ہے بعد اسکے پھر ہر روزہ
ایک ایک مہینے کا کفارہ ہے اور ایک اونہین سے
ہے کہ ماہ رجب مین ایک دن اور ایک شب ایسی
ہے کہ جو اوس دن روزہ رکہے اور اوس رات
کو عبادت کرے تو ایسا ہے جیسے برابر سو

Marfat.com

فهولثلاث بقین من رجب
ومنها من صام سبعة ایام غلقت
عنه سبعة ابواب جهنم ومن
صام ثمانیة ایام فتحت له ثمانیة
ابواب الجنة ومن وجد قوة
من نفسه فقد ورد افضل الصیام
صوم اخی داؤد کان یصوم
یوما ویفطر یوما ولا یفر اذا
لاقی رواه الترمذی وغیره عن
ابن عمر الشیخ سعید الکوکنی وقال
الشیخ حسن العجمی المکی وعند
الاستطاعة یزید علی ما ذکر
قرأة سورة الاخلاص الف
مرة والصلوة علی النبی صلی
الله علیه واله وسلم الف مرة
ویقول فی کل یوم الف مرة
لا اله الا الله وحده لا شریک له
له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء
قدیر وان یقول فی صبح کل یوم الف مرة
سبحان الله وبحمده انتهی — اما طریقه
نقشبندیه را شعب بسیار است در دیار هندوستان
از دو جهت شایع شده است یکی جهت
خواجه محمد باقی و دیگر جهت امیر ابو العلی و در دیار
ما وراء النهر جهت مخدوم اعظم مولانا خواجگی
شایع است و اشهر شعبهای آن بحسب رسائل تصوف

برس روزے رکھے پس وہ واسطے تکثیر کے
کے ہے اور بعض ائمین سے یہ ہے کہ جو سات
روزے رکھے اوسپر سات دروازہ دوزخ
کے بند ہوتے ہین اور جو آٹھ روزہ رکھے
آٹھون دروازہ جنت کے اوسکے واسطے
کھلجاتین گے اور جو اپنے نفس مین قوت
پاوے تو حدیث شریف مین آیا ہے افضل
روزہ میرے بھائی داؤد پیغمبر کا ہے کہ
وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک
روز افطار کرتے تھے اسکو روایت کیا
ترمذی وغیرہ نے واسطے شیخ سعید کوکنی
کے اور کہا شیخ حسن عجمی مکی نے اور مقدور ہو
تو زیادہ کرے اسپر سورہ اخلاص ایکہزار
مرتبہ پڑھے اور ہزار بار درود پڑھے اور
ہر روز ہزار بار پڑھے لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
وهو علی کل شیء قدیر اور ہر روز صبحکو
پڑھے ایک ہزار بار سبحان اللہ وبحمدہ — انتہی
لیکن طریقہ نقشبندیہ کے بہت شعبہ ہین
ملک ہندوستان مین دو جہت سے شائع
ہین ایک تو خواجہ محمد باقی کی جہت سے
اور دوسرا امیر ابو العلی کی جہت سے اور ملک
ما وراء النہر مین مخدوم اعظم مولانا خواجگی کے
جہت سے مشہور ہے اور ان سب مین بہت
مشہور بموجب تصوف کے رسالون کے

Marfat.com

وبیان اشتغال قوم شعبہ جانبیہ ست و باز
جہت خواجہ محمد باقی را شعب بسیار است
اشہر آنہا دو شعبہ ست شعبہ شیخ محمد معصوم
وشعبہ شیخ آدم بنوری وہر یکے ازین دو اشغال
دارد غیر اشتغال متعلق این طریقہ واین فقیر را ہر
یکے ازین شعبہا ارتباط صحیح واقع شدہ است
پس ارتباط این فقیر از جہت بیعت و صحبت
وتلقین اشتغال واجازت وخرقہ با والد
خود ہست شیخ عبد الرحیم قدس سرہ
وحضرت ایشان را با چہار کس از مشائخ
این طریق ارتباط واقع است نخست با سید عبد اللہ
دوم با میر ابو القاسم اکبر آبادی سیوم با خواجہ خورد
ولد خواجہ محمد باقی چہارم با میر نور العلی خلف میر ابو العلی
فالسید عبد اللہ عن الشیخ آدم البنوری
عن الشیخ احمد السرہندی عن خواجہ محمد
باقی وخواجہ خورد عن الشیخ احمد السرہندی
وعن خواجہ حسام الدین وشیخ الہداد
کلہم عن خواجہ محمد باقی بالسند المذکور
فی سلسلۃ الصحبۃ ومیر ابو القاسم الاکبر
آبادی الملقب بخلیفہ عن ملا ولی محمد
الاکبر آبادی عن الامیر ابو العلی عن عمہ الامیر
عبد اللہ عن خالہ خواجہ عبد الحی عن خواجہ
یحیی عن ابیہ خواجہ عبید اللہ الاحرار وازمیر نور العلی
خرقہ یافت ایشان رسید عن والدہ الامیر ابو العلی الاکبر آبادی این فقیر
اشغال طریقہ احمدیہ را از ملا محمد ولی لکھا لی ::

اور اشتغال قوم کے بیان کے شعبہ جانبیہ ہے اور پھر
خواجہ محمد باقی کی جہت سے بہت شعبے ہیں اونمیں
دو شعبہ بہت مشہور ہیں ایک شعبہ شیخ محمد معصوم
کا اور ایک شعبہ شیخ آدم بنوری کا اور ان دونوں
سے شغل ہیں سوائے اشتغال متعلق طریقہ کے اور اس فقیر کو
ان سب شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے پس ارتباط
اس فقیر کو جہت صحبت وبیعت وتلقین اشتغال و
اجازت وخرقہ سے اپنے والد شیخ عبد الرحیم
قدس سرہ سے ہے اور اونکو چار مشائخ سے اس
طریقہ سے ارتباط واقع ہے۔ پہلے سید عبد اللہ سے
دوسرے امیر ابو القاسم اکبر آبادی سے تیسرے خواجہ خورد ولد
خواجہ محمد باقی سے چوتھے امیر نور العلی خلف امیر
ابو العلی سے تو سید عبد اللہ کو شیخ آدم بنوری
سے اونکو شیخ احمد سرہندی سے اونکو خواجہ
محمد باقی سے اور خواجہ خورد کو شیخ احمد سرہندی
سے اور خواجہ حسام الدین سے اور شیخ
الہداد اور اون سبکو خواجہ محمد باقی سے
اوسی سند سے جو مذکور ہو چکی ہے سلسلہ صحبت
میں اور میر ابو القاسم اکبر آبادی الملقب بخلیفہ کو
ملا ولی محمد اکبر آبادی سے اونکو امیر ابو العلی سے
اونکو اپنے چچا امیر عبد اللہ سے اونکو اپنے
ماموں خواجہ عبد الحی سے اونکو خواجہ یحیی سے
اور اونکو اپنے والد خواجہ عبید اللہ احرار سے اور
امیر نور العلی سے انکو خرقہ پہنچا اونکو اپنے والد امیر ابو العلی
اکبر آبادی سے اور اس فقیر نے اشتغال طریقہ احمدیہ کو ملا محمد ولی لکھائی سے

Marfat.com

اخذ کردہ عن شیخہ میر موسے بٹی کوٹی عن
الشیخ محمد معصوم عن ابیہ الشیخ احمد
السہرندی و این فقیر را خرقہ نقشبندیہ
از شیخ ابو طاہر مدنی رسیدہ و ایشان را از
سہ کس والد بزرگوار ایشان شیخ
ابراہیم کردی و شیخ احمد نخلی و شیخ
عبد اللہ بصری مکی و شیخ ابراہیم را ارتباط
با شیخ احمد قشاشی است از جہت تلقین و خرقہ
عن ابی المواہب احمد الشناوی عن الشیخ
محمد بن محمد بن عبد الرحمن التہنیسی عن
مولانا محمد امین ابن اخت ملا جامی عن
مولانا غیاث الدین احمد عن مولانا علاء الدین ولد
محمد عن مولانا عبد الرحمن الجامی عن مولانا
سعد الدین الکاشغری عن مولانا نظام الدین
خاموش عن خواجہ علاؤ الدین العطار
عن خواجہ بہاء الدین نقشبند و شیخ احمد
نخلی اشتغال این طریقہ اخذ کردہ از سید میر کلال البلخی
عن ملا محمد غراب البلخی عن ملا اکہ الشیر غانی
عن ملا خورد عزیزان عن مخدوم
الاعظم ملا خواجگی عن مولانا محمد
قاضی عن خواجہ عبید اللہ الاحرار
و الشیخ عبد اللہ البصری لبس
الخرقہ عن ید الشیخ عبد اللہ
باقشیر المکی عن الشیخ تاج الدین
السنبھلی نزیل مکہ عن خواجہ محمد

حاصل کیا انہون نے اپنے شیخ میر موسے بٹی کوٹی
سے اونہون نے شیخ محمد معصوم سے اونہون نے اپنے
والد شیخ احمد سہرندی سے اور اس فقیر کو خرقہ نقشبندیہ حاصل ہوا
شیخ ابو طاہر مدنی سے اور اونکو تین مشایخون سے
اپنے والد بزرگوار شیخ ابراہیم کردی سے اور
شیخ احمد نخلی سے اور شیخ عبد اللہ بصری مکی
سے اور شیخ ابراہیم کو ارتباط ہے شیخ احمد
قشاشی سے جہت سے تلقین و خرقہ کے ابو
المواہب شیخ احمد شناوی سے اونکو شیخ محمد
بن محمد بن عبد الرحمن تہنیسی سے اونکو مولانا
محمد امین ملا جامی کے بہانجے سے اونکو مولانا شیخ
غیاث الدین احمد سے اونکو مولانا علاؤ الدین
محمد سے اونکو مولانا عبد الرحمن جامی سے
اون کو مولانا سعد الدین کاشغری سے اونکو
مولانا نظام الدین خاموش سے اونکو خواجہ
علاؤ الدین عطار سے اونکو خواجہ بہاؤ الدین
نقشبند سے اور شیخ احمد نخلی نے اشتغال اس
طریق کے حاصل کئے سید میر کلال بلخی سے
اونہون نے ملا اکہ شیر غانی سے اونہون نے ملا
خورد عزیزان سے اونہون نے مخدوم الاعظم
ملا خواجگی سے اونہون نے مولانا محمد قاضی
سے اونہون نے خواجہ عبید اللہ احرار سے
اور شیخ عبد اللہ بصری نے خرقہ پہنا ہاتھ
سے شیخ عبد اللہ باقشیر مکی کے اونکو پہنایا
تاج الدین سنبھلی نزیل مکہ نے اون کو خواجہ

Marfat.com

خواجه محمد باقی بسنده المذکور ثم الخواجه
نقشبند اخذ عن روح خواجه عبد الخالق
الغجدوانی و عن خواجه محمد بابا السماسی
و عن خلیفة الامیر سید کلال و خواجه
محمد بابا السماسی عن خواجه عزیزان بمثل
ما ذکرنا فی السلسلة الصحبة الا ان
ههنا نکتة اخری ننبه علیها ان الشیخ
ابو علی الفارمدی اخذ ایضا عن خواجه
ابی الحسن الخرقانی عن الشیخ ابی یزید
البسطامی من طریق الباطن لا من طریق
الظاهر فان وفات الشیخ ابی یزید
قبل ولادة خواجه ابی الحسن بمدت
مدیدة والشیخ ابو یزید عن سیدنا
الامام جعفر الصادق من طریق
الباطن لا الظاهر لان ولادة الشیخ
ابی یزید بعد وفات الامام جعفر
الصادق بمدة مدیدة والامام جعفر
الصادق اخذ من جهتین الاولی جهة
آبائه رضی الله عنهم وقد ذکرناه والثانیة
انه اخذ الطریقة عن ابی امه القاسم
بن محمد بن ابی بکر الصدیق والقاسم
اخذها عن سلمان الفارسی عن سیدنا
ابی بکر الصدیق عن النبی صلی الله
علیه وآله وسلم قلت واخذ القاسم
عن سلمان لا یمکن ان یکون الا

محمد باقی نے اسی سند مذکور سے پھر خواجہ
نقشبند نے حاصل کی خواجہ عبد الخالق غجدوانی
کی روح سے اور خواجہ محمد بابا سماسی اور خلیفہ
امیر سید کلال سے اور خواجہ محمد بابا سماسی
نے خواجہ عزیزان سے جیسا ہمنے سلسلہ صحبت
مین ذکر کیا ہے۔ مگر یہان ایک اور نکتہ ہے
اوس سے آگاہ ہو پس شیخ ابو علی فارمدی
نے بھی حاصل کیا ہے خواجہ ابو الحسن خرقانی
سے اونہون نے شیخ ابو یزید بسطامی سے
باطن کے طور پر ظاہر کے طور پر نہین کیونکہ وفات
شیخ ابو یزید کی خواجہ ابو الحسن کی ولادت
سے بہت مدت پہلے ہوئی ہے اور شیخ
ابو یزید نے سیدنا امام جعفر صادق سے
باطن کے طریق سے ظاہر کی طریق سے نہین
اسواسطے کہ ولادت شیخ ابو یزید کے بہت
مدت کے بعد ہوئی ہے وفات امام جعفر
صادق سے اور امام جعفر صادق نے
حاصل کیا دو طریق سے ایک تو اپنے آبا
رضی اللہ عنہم کے طریق سے اور وہ ہم ذکر
کر چکے ہین اور دوسرے اپنے نانا قاسم
بن محمد بن ابو بکر صدیق سے اور قاسم نے
حاصل کیا سلمان فارسی سے اور انہون نے
سیدنا ابو بکر صدیق سے اونہون نے نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مین کہتا ہون قاسم
کا سلمان سے حاصل کرنا ممکن نہین مگر باطن کے

Marfat.com

من جهة الباطن يظهر ذلك من تتبع اسماء
الرجال والله اعلم والحسن البصري ينتسب
الى سيدنا علي رضي الله تعالى عنهم عند
اهل السلوك قاطبة وان كان اهل
الحديث لا يثبتون ذلك وقد
انتصر الشيخ احمد القشاشي لاهل
السلوك الكلام واف وشاف في
الكتاب العقد الفريد في سلاسل اهل
التوحيد والله اعلم ـ باید دانست که
گگیانی بفتح کاف فارسیه اول وتشدید دوم
نسبت به قبیله از افاغنه که میان دوآبه پشاور
سکونت دارند وبا قوم یوسف زئی بنو اعمام
می شوند بہی کوٹ بتائین هندیتین قریة
من مضافات جلال آباد وجلال آباد بلده
بین کابل وپشاور بهینسی بفتح موحده والنون
ومهمله نسبه بهینسا بالقصر بلده بصعید مصر
الادنے ــــ ملاکہ بفتح الالف و
تشدید الکاف العربیه وهاے فارسیه
ابن یمین تخلص مے کند ـ واورا دیوانے
است مشهور ــ چیرغان بجیم فارسیه
مضمومه و با موحده مضمومه وراء مهمله ساکنه
وغین معجمه بلده است بر دو مرحله از بلخ ـ
شبرغان تعریب اوست ومعنی چیرغان
بلفظ ترکی چیز یکه یکے بعد دیگرے در طول افتند
قطار بوده باشد عزیزان لفظ تعظیم مثل ح

جہت سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے اسماء الرجال
کے تتبع سے واللہ اعلم ـ اور حسن بصری نسبت
کی گئی ہے سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہم
سے اہل سلوک کے نزدیک یقیناً اگرچہ
اہل حدیث اسے ثابت نہیں کرتے اور
تحقیق بہت تائید کی ہے شیخ احمد قشاشی
نے اہل سلوک کے کلام وافی وشافی سے
اپنی کتاب عقد الفرید فی سلاسل اہل التوحید
ہیں واللہ اعلم جاننا چاہیئے کہ گگیانی بفتح
کاف فارسیہ اول وتشدید دوم یا نسبت
کی ہے قبیلہ افغانوں میں سے ہے جو پشاور
کے دوابہ میں رہتے ہیں اور قوم یوسف زئی
کے چچازادوں میں ہیں بہی کوٹ دونوں تا
ہندیہ ایک گانون ہے توابع جلال آباد سے
اور جلال آباد ایک شہر ہے درمیان کابل
اور پشاور کے بھینسی بفتح موحدہ والنون اور
سین مہملہ بالقصر اور یا نسبت کی ایک شہر ہے صعید مصر
ادنی میں ملاکہہ بفتح الف وتشدید کاف عربی
وہای فارسی ابن یمین تخلص کرتے ہیں اور انکا
دیوان مشہور ہے چیرغان بجیم فارسی مضمومہ
اور باء موحدہ اور راء مہملہ ساکن اور غین معجمہ
ایک شہر ہے بلخ سے دو منزل شبرغان اسکی
تعریب ہے اور چیرغان لفظ ترکی میں اوسے
کہتے ہیں جو چیز ایک بعد ایک کے ہو طول
میں مانند قطار کی عزیزان لفظ تعظیم ہے جیسے

Marfat.com

وہیران وسیدی وغیر آن و باقیشہ بالفظ یمن
حرف نسبت است کہ اول کلمہ می آید مانند
یار نسبت کہ در آخر کلمہ می آید سنبھل بہائے
ہندیہ کہ اشمام ہاوار و بلدہ است ورا ء
نہر جمنا و گنگا نزدیک جبال شرقی دار الخلافہ دہلی
کاتب حروف گوید کہ حضرت والد قدس سرہ
می فرمودند کہ چون حضرت خلیفہ ابو القاسم
مرا اجازت دادند فرمودند کہ در طریقہ ما امثال
نمی باشد و وصایا نمی نویسند عمدہ در طریق ما
کتاب فقرات ست آنرا از مشائخ خود عنعن
اخذ کردہ ایم و مشائخ ما بحفظ و عمل بآن وصیت
میکردند شما آنرا از نسخہ من بنویسید پس
حضرت ایشان آنرا استنساخ کردند و اجازت
حضرت ایشان این فقیر را شامل شد کتاب
فقرات را و بعض مواضع اشکال دران
کتاب از حضرت ایشان استفسار نمودم
و اشغال آنرا از حضرت ایشان بوجہ نیک
تلقی نمودم و الحمد للہ کاتب حروف گوید کہ شیخ
تاج الدین سنبھلی خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی
در باب اشغال نقشبندیہ رسالہ دارند مختصر والد بزرگوار
آنرا بغایت می پسندند و آنرا بخط خود از نزدیک
بعض اصحاب شیخ تاج الدین استنساخ کردہ بودند
و طالبان را بہمان اسلوب ارشاد می فرمودند این
فقیر آنرا پیش حضرت ایشان بحثا و درایۃ
خواندہ است

ہیران وسیدی وغیرہ کے باقیشہ بالفظ
یمن مین حرف نسبت کا ہے کہ کلمہ کے اول آتا ہی
جیسے یار نسبت کی آخر مین آتی ہے سنبھل باد
ہندیہ کہ ہا شامل ایک شہر ہے گنگا جمنا کے
اوسطرف قریب جبال شرقی دار الخلافہ کے
کاتب حروف کہتا ہے کہ جب حضرت خلیفہ
ابو القاسم نے مجھے اجازت دی فرمایا کہ
ہمارے طریقہ مین فرمان نہین ہوتا اور
وصیتین نہین لکھتے ہمارے طریق مین
عمدہ کتاب فقرات ہے وہ ہمنے بہی مشائخ
سے بطریق عنعن کے حاصل کی ہے اور ہمارے
مشائخ اوسکے حفظ اور عمل کرنے پر وصیت
کرتے آئے ہین تم وہ میری کتاب سے نقل کرلو
پس حضرت والد نے وہ نقل کرلی اور اون کی
اجازت اس فقیر کو ہوئی اور اوسمین بعض مقام
مشکل اس فقیر نے اونسے دریافت کئے اور
اوسکے اشغال بہت اچھی طرح سیکھ لئے والحمد للہ
کاتب حروف کہتا ہے کہ شیخ تاج الدین سنبھلی
خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی کا ایک رسالہ ہے
مختصر اشغال نقشبندیہ مین والد بزرگوار
اوسکو بہت پسند فرماتے تہے اور اوسے شیخ
تاج الدین کے بعض اصحاب سے لیکر اپنے
ہاتھہ سے نقل کیا تہا اور اوسی طور طالبون کو
ارشاد فرماتے تہے اس فقیر نے وہ رسالہ
اون سے بحثا و درایۃ پڑہا ہے۔

Marfat.com

نقل رسالہ شیخ تاج الدین عثمانی در باب اشتغال نقشبندیہ

خواستم کہ آنرا بعینہ نقل کنم وباالله التوفیق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام
على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه
اجمعين اعلم وفقك الله تعالى ان
معتقد السادة النقشبندية قدس
الله تعالى اسرارهم هو معتقد
اهل السنة والجماعة وطريقتهم دوام
العبودية التى لايتصور بغير اداء
العبادة وهى عبارة عن دوام مع الحق
سبحانه بلا مزاحمة شعور بالغير مع
الذهول عن صفة الحضور بوجود الحق
سبحانه ولا يحصل هذه السعادة العظمى
بغير تصرف الجذبة الالهية ولا سبب
فى طريق الجذبة اقوى من صحبة الشيخ
الذى سلوكه بطريق الجذبة قال الشيخ
ابو على الدقاق قدس الله سره الشجرة التى
تنبت بنفسها لاثمر لها وان كان لها
ثمر يكون بغير لذة وسنة الله تعالى جارية
على انه لابد من السبب فكما ان التوالد
والتناسل الصورى لا يحصل بغير الوالد
والوالدة كذلك التوالد المعنوى حصوله
بغير المرشد متعذر قال فى رسالة المكية
من لاشيخ له فالشيطان شيخه ؎
هذا الطريقة العلية النقشبندية اخذها

میں نے چاہا کہ اوسکو بعینہ نقل کر دوں اور توفیق
اللہ کی طرف سے ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ
والسلام علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ۰
جان تو تجھکو توفیق عطا کرے اللہ تعالیٰ کہ عقیدہ
حضرات نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم کا وہ
ہی ہے جو عقیدہ اہل سنت وجماعت کا ہے
اور طریقہ ہے دوام عبودیت کا جو بغیر ادائے
عبادت کے متصور نہیں اور وہ عبارت ہے
اس سے کہ ہمیشہ مع الحق ہو سبحانہ تعالیٰ کہ شعور
بالغیر اوس کے مزاحم نہو ساتھ فراموشی کے
صفت حضور بوجود الحق کے سبحانہ تعالیٰ ۔ اور
یہ سعادت عظمیٰ بغیر جذبہ الٰہی کے نہیں حاصل
ہو سکتی اور طریق جذبہ میں کوئی بہت قوی سبب
نہیں سوائے صحبت ایسے شخص کے جسکا سلوک
بطریق جذبہ کے ہو شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ
نے کہا ہے کہ جو درخت خود بخود اوگتا ہے اوسکا
ثمر نہیں ہوتا اور جو اوسمیں پھل لگا بھی تو اوس
میں لذت نہیں ہوتی اور سنت الٰہی جاری ہے
اسپر کہ کوئی سبب ہو تو جیسے ظاہری توالد وتناسل
بے ماں اور باپ کے نہیں حاصل ہوتا اسی
طرح توالد معنوی کا حاصل ہونا بغیر مرشد کے
مشکل ہے رسالہ مکیہ میں لکھا ہے من لاشیخ لہ فالشیطان
شیخہ یعنے جسکا کوئی مرشد نہیں اوس کا شیطان
پیر ہے اور اس طریقہ علیہ نقشبندیہ کو حاصل

العقبۃ الفقیر فی النقصان والعاجز
فی معرفۃ الرحمن تاج الدین السنبھلی
عن مہدی الزمان الخواجہ محمد الباقی
وھو اخذھا عن المولی خواجگی امکنکی
وھو اخذھا عن المولی درویش محمد
وھو عن المولی محمد زاھد وھو عن الغوث
الاعظم الخواجہ عبید اللہ ....
احرار وھو عن الشیخ الشیوخ یعقوب
الچرخی وھو من حضرۃ الخواجہ الکبیر الخواجہ
بہاء الحق والدین المعروف بنقشبند وھو عن
السید کلال وھو عن الخواجہ محمد بابا السماسی
وھو عن حضرۃ العزیزان الخواجہ علی الرامیتنی
وھو عن الخواجہ محمود الخیر الفغنوی وھو عن
الخواجہ عارف الریوگری وھو عن الخواجہ عبد الخالق
الغجدوانی وھو عن الشیخ یوسف بن یعقوب
بن ایوب الہمدانی وھو عن ابی علی الفارمدی
وھو عن ابی الحسن الخرقانی فالشیخ ابو علی النسبۃ
الجذبۃ والصحبۃ والاستفاضۃ بالشیخ
ابی القاسم الگرگانی ایضا وحیث عند
المحققین ان الشیخ ثلاثۃ شیخ الخرقۃ و
شیخ الذکر وشیخ الصحبۃ وشیخ الصحبۃ
اتم واکمل فی الارتباط وھو الشیخ الحقیقی
لاجرم اوردنا نسبۃ الشیخ ابی القاسم الذی
انتھی بھا السلوک للشیخ ابی علی وبین الشیخ
ابی القاسم الی الامام علی بن موسی الرضا ثابت

کیا ہے اس ایسے فقیر نے جو نقصان مین کامل
ہے اور معرفت رحمٰن مین عاجز ہے تاج الدین
سنبھلی کہ ... حاصل کیا ہے مہدی زمان
خواجہ محمد باقی سے اور اون سے ملا خواجگی
امکنگی سے اونہون نے ملا درویش محمد سے
اور انہون نے ملا محمد زاہد سے انہون نے غوث الاعظم
خواجہ عبید اللہ احرار سے انہون نے شیخ الشیوخ
یعقوب چرخی سے انہون نے حضرت خواجہ
کبیر خواجہ بہاؤ الحق والدین معروف بہ نقشبند سے
اونہون نے سید کلال سے اونہون نے خواجہ
محمد بابا سماسی سے اونہون نے حضرت عزیزان
سے اونہون نے خواجہ علی رامیتنی سے انہون نے
خواجہ محمود خیر فغنوی سے انہون نے خواجہ عارف
ریوگری سے انہون نے خواجہ عبد الخالق غجدوانی
سے انہون نے شیخ یوسف بن یعقوب بن ایوب ہمدانی
سے اونہون نے ابو علی فارمدی سے انہون نے
ابو الحسن خرقانی سے اور شیخ ابو علی کو نسبت
جذبہ وصحبت اور استفاضہ کے ہے شیخ ابو القاسم
گرگانی سے بھی اور اس سبب سے محققین کے نزدیک
شیخ تین ہوتے ہین ایک شیخ خرقہ اور ایک
شیخ ذکر اور ایک شیخ صحبت اور شیخ صحبت ارتباط
مین اکمل اور اتم ہے اور وہی شیخ حقیقی ہے ہمنے
ذکر کیا اسی وجہ ضروری سے شیخ ابو القاسم کو
کہ وہان جاکر سلوک تمام ہوا شیخ ابو علی کا اور
شیخ ابو القاسم سے امام علی بن موسی رضا تک

Marfat.com

وسائط شیخ ابو عثمان المغربی ابو علی
الکاتب و ابو علی الرودباری سید الطائفۃ
الجنید البغدادی والسری السقطی و معروف
الکرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہم وللمعروف قدس
سرہ نسبۃ اُخری یتصل بہا ابی داؤد الطائی
حبیب العجمی عن الحسن البصری قدس اللہ
اسرارہم وللنسبۃ معروف الی باب مدینۃ العلم
معروف و مشہور ہی ہنا الان ارجع الی راس
الکلام فاعلم ان الشیخ ابا الحسن الخرقانی اخذ
عن روحانیۃ ابی یزید البسطامی کنسبۃ اویس
قدس اللہ سرہ من منبع الانوار علیہ افضل
الصلوٰۃ واکمل التحیات وھکذا نسبۃ
سلطان العارفین الی روحانیۃ جعفر
الصادق والمعروف من خدمۃ وصحبتہ غیر
صحیح والامام جعفر الصادق مع وجود
انوار وراثۃ اباۂ الکرام متصل بجدہ
لامہ القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہم وھو من فقہاء السبعۃ
والتابعین کان من الکمل فی علم الظاھر و
الباطن وھو منسوب الی سلمان الفارسی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسلمان مع شرف الصحبۃ
النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اخذ الطریقۃ
...... عن الصدیق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ وھو عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
والطریق الاخری للامام جعفر ابا عن جد

درمیان مین واسطے ہین شیخ ابو عثمان مغربی
...... اور ابو علی کاتب اور ابو علی رودباری اور
سید الطائفہ جنید بغدادی اور سری سقطی و معروف کرخی
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور معروف کرخی قدس اللہ سرہ کو
ایک اور نسبت ہے جو ابو داؤد طائی کو جا ملتی
ہے حبیب عجمی سے اونکو حسن بصری سے قدس اللہ
اسرارہم اور معروف کرخی کی نسبت حضرت باب مدینہ
علم یعنی علی تک معروف و مشہور ہے اور اب مین
رجوع ہوتا ہون آغاز کلام سے +
پس جاننا چاہیے کہ شیخ ابو الحسن خرقانی نے
حاصل کیا ابو یزید بسطامی کی روح سے جیسے حضرت
اویس قدس اللہ سرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے اور اسی طرح سلطان العارفین کی نسبت
ہے روحانیت امام جعفر صادق سے اور وہ جو مشہور
خدمت و صحبت ہے وہ صحیح نہین ہے اور امام جعفر
صادق نے باوجود اپنے آبا کی وراثت کے انوار
کے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہم سے حاصل کیا اور ساتوین فقہا سے ہین و
تابعین مین علم ظاہر اور علم باطن دونوین کامل اور
انکو نسبت ہے سلمان فارسی سے رضی اللہ تعالیٰ
عنہ اور سلمان رضی اللہ عنہ کو باوجود شرف صحبت
نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نسبت طریقہ ہے حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ سے اور اونکو نبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے اور دوسرا طریقہ امام جعفر کو باپ دادا
سے وہ مشہور ہے دروازہ شہر علم یعنی حضرت

Marfat.com

الی باب مدینة العلم معروفة ❊

فصل

طريق الوصول الى الله تعالى على طريق السادة النقشبندية اما الطريق الاول الذكر بمحض الصحبة او بالذكر او بالمراقبة وطريق ذكر هذه السلسلة ان تذكر الكلمة الطيبة اعني لا اله الا الله محمد رسول الله بحبس النفس وتراعي العدد الوتر واذا جاوز العدد احد عشرين مرة ولم يظهر للذكر اثر فهذا دليل على عدم قبوله فتشرع في ابتداء الذكر من اصله واثر الذكر هو انك في زمان النفي منتفي عنك وجود البشرية وفي الاثبات يظهر فيك اثر من اثار تصرفات الجذبات الالهية والاثر متفاوت بحسب الاستعداد فبعضهم اول ما تحصل له الغيبة عما سوى الحق وبعضهم اول ما تحصل له السكر والغيبة وبعد ذلك يتحقق له وجود العدم وبعده يتشرف بالفناء كما قال الشيخ عبد الله الانصاري في تفسير هذه الاية واذكر ربك اذا نسيت اذا نسيت غيره ثم نسيت ذكرك ثم نسيت في ذكر الحق اياك اكمل ذكرك

(اول طریق صحبت نقشبندیہ)

علی رضی اللہ تعالی عنہ تک ❊

فصل

طریق وصول الی اللہ بطور حضرات نقشبندیہ کے یا فقط صحبت سے ہے یا ذکر سے یا مراقبہ سے اور طریق ذکر اس سلسلہ کا یوں ہے کہ ذکر کرے کلمہ طیبہ کا یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حبس نفس سے۔ اور گنتی میں طاق عدد کی رعایت رکھے اور جب ذکر اکیس مرتبہ سے گذر جائے اور اوسکا کچھ اثر ظاہر نہو تو یہ دلیل ہے اوس کے قبول نہونے کے پھر نئے سرے سے ذکر شروع کرے اور ذکر کا اثر یہ ہے کہ جب کہے لا الہ تو وجود بشریہ کی نفی ہوجائے اور جب کہے الا اللہ تو ظاہر ہوں آثار تصرفات جذبہ الٰہیہ کے اور اثر اپنی اپنی استعداد کے موافق ظاہر ہوتا ہے بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ اونکو پہلے غیبت ماسوائے حق سے حاصل ہوتی ہے اور بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ اونکو پہلے سکر اور غیبت اور اوس کے بعد عدم کا وجود ثابت ہوتا ہے اور اوسکے بعد فنا جیسے شیخ عبد اللہ انصاری نے اس آیۃ کی تفسیر میں کہا ہے کہ واذکر ربک اذا نسیت کہ جب بھولجائے تو ما سوائے حق کے پھر بھولجائے تو اپنے ذکر کو پھر بھولجائے تو حق کے ذکر میں اپنے تئیں تو تیرا ذکر کامل ہوگیا

Marfat.com

واعلى الدرجات واتمها الفناء اعنى لا يبقى
للسالك خبر عما سوى الله وكيفية الذكران
تجعل اللسان ملتصقا بسقف الفم وتلصق
الشفة بالشفة والاسنان بالاسنان و
تحبس النفس وتشرع كلمة لا مبتدئا بها
من السرة وتصعد بها الى جانب الدماغ +
فاذا وصلت الى الدماغ ملت بالاله الى
جانب الكتف اليمين الا الله الى جانب
اليسار فرميت بها على القلب الصنوبري
بقوة بحيث يظهر اثرها وحرارتها فى سائر
الجسد وتميل محمد رسول الله من
اليسار الى جانب اليمين اى تاتى بها
بينهما وتقول بعد ذلك بالقلب ايضا
الهى انت مقصودى ورضاك مطلوبى
يعنى من هذا الذكر مع توجه القلب على
وجه يظهر اثره فى القلب ويتاثر منه و
يكون ذلك كله بحيث لا يظهر على ظاهره
حس كه ولا يشعر به من كان بقربه و
تحبس نفسه بذكر مرة او ثلاثا مراعيا
للوتر وقال حضرة الخواجه قدس سره
فى معنى الكلمة الطيبة ان لا اله معناه
نفى الالهة الطبيعة والا الله
اثبات المعبود محمد رسول الله
معناه انك ادخلت نفسك
فى مقام فاتبعونى بالحق

اور اعلی اور اتم درجہ ذکر کا فنا ہے یعنی تیری
زبان کو خبر نہ رہے ما سوا اللہ کے اور کیفیت
ذکر کی یہ ہے کہ زبان کو تالوسے لگائے اور
لب کو لب سے اور دانتوں کو دانتوں سے
اور حبس دم کرے اور شروع کرے کلمہ لفظ
لا کو ناف سے دماغ کی طرف لے جائے اور
جب دماغ کو پہونچے تو کہے الہ کو داہنے مونڈھے
کی طرف الا اللہ کو بائیں مونڈھے کی طرف پھر او
قلب صنوبری پر مارے ایسے زور سے کہ اسکا
اثر اور حرارت سارے جسم میں معلوم ہو
اور لفظ محمد رسول اللہ کو بائیں طرف سے داہنی
طرف کو یعنی اون کے درمیان اور اس کے
بعد دل سے یوں کہے الہی انت مقصودی و
رضاک مطلوبی یعنے اس ذکر سے تو ہی میرا مقصود
ہے اور تیری ہی رضا میرے مطلوب ہے قلب
کے توجہ سے ایسی طرح کہ دل میں اثر معلوم ہو
اور دل اوس سے متاثر ہوا اور یہ سب اسطرح سے
ہو کہ ظاہر میں حرکت نہ معلوم ہو جو کوئی پاس
بیٹھا ہو وہ بھی نہ جانے اور حبس نفس کرے
ایک بار ذکر کرے یا تین بار طاق عدد کی رعایت
کرے اور حضرت خواجہ قدس سرہ نے
کلمہ طیبہ کے معنے یوں فرماتے ہیں لا الہ
نفی ہے الہوں کی طبیعت سے اور الا اللہ اثبات
ہے معبود کی محمد رسول اللہ اسکے معنے یہ ہیں کہ
تو نے اپنے تئیں داخل کیا مقام فاتبعونی بالحق میں

Marfat.com

وبعض الاکابر ہذہ السلسلۃ قال فی
معنی الکلمۃ الطیبۃ ان المبتدی یتصور
فی لا الہ الا معبود والمتوسط یلاحظ
لا مقصود والمنتہی لا موجود الا اللہ
تکون ملاحظتہ وقال الاکابر بالمرتبۃ فی
السیر الی اللہ وبوضع القدم فی السیر فی اللہ
تکون ملاحظۃ لا موجود الا اللہ کفر و
قیل معناھا لا متصرف فی الملک والملکوت
الا اللہ وینبغی الاجتہاد فی مداومۃ الذکر
لا تترک فی حال ولا وقت لا فی قیامک
ولا قعودک ولا فی حدیثک ولا
فی نومک وان حصل لک فی الذکر و
فی مجالسۃ الشیخ کیفیۃ فافرضہا کالخط
المستقیم فان یخیل ھذا المعنی وشغل
الخیال بامر واحد سماہ بالجمعۃ وقال
بعض الاکابر اذا تغیرت متغیرۃ
من بدنک بواسطۃ الخیال وتاثیرہ
ینبغی لک ان تتبع تلک الشعرۃ حتی
یحصل لک التعطیل کما قال بعض الاکابر
الشغل ہو عدم الشغل وعدم الشغل
ہو الشغل وقال المولی سعد الدین الکاشغری
رحمۃ اللہ علیہ ان الشیخ عبد الکبیر الیمنی
سألنی وقال ما الذکر فقلت لہ لا
الہ الا اللہ فقال ما ھذا ذکر ھذا
٭ ٭ ٭ عبارت ٭ ٭ ٭

اور اس سلسلہ کے بعضے بزرگون نے کہا ہے کہ
معنے کلمۂ طیبہ کے یہ ہین کہ مبتدی تصور کرے
لا الہ یعنے لا معبود اور جو متوسط ہوں خیال
کرے لا مقصود اور منتہی سمجھے کہ لا موجود الا اللہ
کا ملاحظہ ہووے اور بزرگون نے کہا ہے کہ جب
منتہی ہو جائے سیر الی اللہ اور قدم رکھے بیچ سیر
فی اللہ کے اور ملاحظہ کرے لا موجود الا اللہ کا تو
یہ کفر ہے اور بعضون نے اوسکے معنے کیے ہین لا متصرف
فی الملک والملکوت الا اللہ اور ضرور مناسب ہے
کوشش کرنی ذکر کی مداومت کی کسی حال اور
کسی وقت نہ ترک کرے۔ کھڑے نہ بیٹھے نہ
باتین کرتے نہ سوتے۔ اور جو ذکر مین یا شیخ
کی مجلس مین کچھ کیفیت حاصل ہو تو اوسکو فرض
کرلے کہ جیسے ایک خط مستقیم . . . . .
اور جب یہ معنے خیال مین بندہ جاوین اور خیال
اسی ایک امر مین مشغول ہو جائے تو جمعیت کے
واسطے بہت مدد کرتا ہے اور بعض بزرگون نے
کہا ہے کہ جب ایک بال بھی بدن سے متغیر
ہو جائے خیال کے واسطے سے اور اثر معلوم ہو تو
چاہیے کہ اوسکو چھوڑے نہیں یہانتک کہ حاصل
ہو جائے تعطیل جیسے بعض بزرگون نے کہا ہے
کہ الشغل ہو عدم الشغل و عدم الشغل ہو الشغل
اور ملا سعد الدین کاشغری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے
کہ شیخ عبد الکبیر یمنی نے مجھ سے پوچھا کہ ذکر کیا ہے
مین نے کہا لا الہ الا اللہ کہا یہ تو عبارت ... ذکر

فقلت لہ ۲ فذ انت فقال الذکران
تعلم انک لاتقدر علی وجدانہ و
قال السید الطائفۃ الجنید التصوف
ھو ان تجلس ساعۃ متعطلۃ من ملاحظۃ
کل شیء وقال شیخ الاسلام فی ملاحظۃ
ذلک تحصل الوجدان بغیر تفتیش و
رؤیۃ بغیر نظر و مقصود الطائفۃ
العلیۃ الصوفیۃ حصول مشاھدۃ
الحق کانک تراہ وتلک الحضور یسمونھا
مشاھدۃ تکون بالقلب واما الرویۃ
فیکون بعین الراس والفرق بین
الرویۃ والمشاھدۃ انک فی الرویۃ
لاتقدر ان متعدیھا عن نفسک
وفی المشاھد انت بالخیار ؕ
الطریقۃ الثانیۃ للسادۃ النقشبندیۃ
فی سبب الوصول وحصول المعرفۃ وھی
اسھل الطرق واقربھا التوجہ والمراقبۃ
وھو ان ذلک المعنی المقدس الذی بغیر
کیف ولامثال المفھوم من الاسم المبارک
اعنی اللہ بغیر واسطۃ عبارۃ عربیۃ
او عبریۃ او فارسیۃ او غیرھا تلاحظہ
وتحفظہ فی خیالہ وتتوجہ بجمیع قواک
مدرکات الی القلب الصنوبری وتداوم
علی ھذا الامر وتتکلف فی ملازمۃ

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲۱۲۱۲۱

نہین ہے۔ پھر مینے کہا آپ فرمائیے تو کیا ذکر
یہ ہے کہ تم جانو یہ کہ تم اوسکے وجدان پر قادر نہین
ہو اور سید الطائفہ جنید نے فرمایا ہے کہ تصوف
یہ ہے کہ ایکساعت معطل بیٹھے کل شئے کے ملاحظہ
سے اور شیخ الاسلام نے کہا ہے اسکے ملاحظہ
مین حاصل ہوتا ہے وصال بغیر جستجو کے اور
دیدار بے نظیر کے اور مقصود صوفیہ کے طریقہ علیہ کا
حصول ہے مشاہدہ حق کا کانک تراہ اور
اس حضور کا نام اونھون نے مشاہدہ بالقلب
رکھا ہے اور دیکھنا جو ہوتا ہے وہ سر کی
آنکھون سے ہوتا ہے اور فرق رویت اور
مشاہدہ مین یہ ہے کہ رویت مین قادر
نہین ہوتا کہ اوسے اپنے سے دور کرے
اور مشاہدہ مین اختیار ہے +

دوسرا طریق حضرات نقشبندیہ کا
وصول کے سبب اور معرفت کے حصول مین
اور وہ بہت آسان اور بہت قریب ہے
سو وہ کیا ہے توجہ اور مراقبہ ہے اور وہ
یہ ہے کہ وہ معنے مقدس جو بغیر کیف اور بغیر
مثال نہین مفہوم ہے اللہ کے نام مبارک کا
بیواسطہ عبارت عربیہ یا عبریہ یا فارسیہ
وغیرہ اوسکا لحاظ اور اوسکی حفاظت کرے
اپنے خیال مین اور متوجہ تمام قوتون اور مدرکات
سے قلب صنوبری کے طرف اور اسکی مداومت
کرے اور تکلف کرے اوسکے لازم کرلینے کو

(۲) دوسرا طریق حضرات نقشبندیہ کا ... توجہ اور مراقبہ ہیں

Marfat.com

حتی تذهب الکلفة من البین و یصیر
هذا الامر کله ملکة لك و قال بعض
الاکابر من النقشبندیة ان المعنی
المقصود ان غشی علیك فتخیله بصورة
نور بسیط محیط بجمیع الموجودات العلمیة
والغیبیة واجعله فی مقابلة البصیرة
ومع حفظ ذلك تتوجه الی القلب
الصنوبری بجمیع القوی و تدارك الی
ان تقوی البصیرة و تذهب الصورة
ویترتب علی ذلك ظهور المعنی المقصود
قال حضرة الخواجه عبیدالله الاحرار
ان المراقبة من المفاعلة فلابد من
التراقب من الجانبین مع هذا لابد
المراقب ان یکون مراقبا لاطلاعه علی
اطلاع الحق سبحانه علی احواله و
یداومه علی ذلك او یکون مراقبا
لاطلاعه علی موجده بلا فتور
وتشتت خاطر

والطریق الاخر ان یکون مراقبا بقلب
الصنوبری ولا یترك الخواطر تخل
فیه حتی تیسر له الربط بقلبه الحقیقی
من غیر ملاحظة معنی المفاعلة و
طریق المراقبة اعلی من طریق النفی
والاثبات

یہانتک کہ کلفت درمیان سے جاتی رہے اور
اس امر کا ملکہ ہو جائے اور بعض بزرگوں
نے نقشبندیہ سے کہا ہے کہ معنے مقصود کے
یہ ہیں کہ بیخودی ہو جائے پھر خیال کرے اسکو
ایک نور بسیط کے صورت میں جو احاطہ کئی
ہوئی ہے سب موجودات علمیہ وغیبیہ کو اور
اوسکو بصیرت کے مقابلہ کرے اور باوجود
اسکی حفاظت کے قلب صنوبری کی طرف متوجہ
ہو اپنے تمام قوات اور تدارک کرے اس
امر کا کہ بصیرت قوی ہو جائے اور صورت
جاتی رہے اور مترتب ہو اس امر پر ظہور معنے
مقصود کا حضرت خواجہ عبیداللہ احرار نے
فرمایا ہے کہ مراقبہ باب مفاعلہ ہے تو
ضرور ہی تراقب دونوں طرف سے تو پس متوجہ
کرنے والے کو ضرور چاہیے یہ کہ ہو مراقب
اپنی اطلاع کا حق سبحانہ کے مطلع ہونے سے
اوسکے حال پر اور اس کی مداومت کرے اور
یا مراقب ہو اپنی اطلاع کا اپنے موجد پر
بلا فتور اور پریشان خاطری کے اور ایک
اور یہ طریق ہے کہ اپنے قلب صنوبری کا
مراقب ہو اور اوسمیں کوئی خطرہ نہ آنے دے
یہانتک کہ اوسکو اپنے قلب حقیقی سے ربط
آسان ہو جائے بدون ملاحظہ معنے مفاعلہ
کے اور مراقبہ کا طریق بہت اعلے ہے
نفی اثبات کے طریق سے اور بہت بڑ

Marfat.com

اقرب الی الجذبة الالهية من غيرها
و من طريق المراقبة يمكن الوصول الی الوزارة
و التصرف فی الملك و الملكوت و يمكن بها
الاشراف علی الخواطر و النظر الی الغير
بنظر الموهبة و تنوير باطنه و من
ملكة المراقبة يحصل دوام الجمعية و
دوام قبول القلوب و هذا المعنی يسمی
جمعا و قبولا + الطريق الثالثة طريق
الرابطة بالشيخ الذی + الطريق الثالثة
طريق الرابطة بالشيخ الذی يصل الی مقام
المشاهدة و تحقق بالتجليات الذاتية
فان رؤيته بمقتضی هم الذين اذا رأوا
ذكر الله تفيد فائدة الذكر و صحبته
بموجب هم جلساء الله تنتج صحبته
المذكور و اذا تيسر صحبة مثل هذا
العزيز و رأيت اثره فی نفسك فينبغی
لك ان تحفظ ذلك الاثر الذی تشاهده
فيك بقدر الامكان و ان حصل لك
فی ذلك المعنی فتور راجع مصاحبته
حتی يرجع لك ببركته ذلك الاثر و
هكذا تفعل مرة بعد اخری حتی تصير
تلك الكيفية ملكة لك و ان لم
تظهر من صحبة ذلك العزيز اثر
و لكن حصلت به محبة و
انجذاب

قریب ہے جذبہ الٰہیہ سے اور مراقبہ کے طریق
سے ممکن ہے وصول وزارت کا اور ملک و
ملکوت مین تصرف کا اور ممکن ہے معلوم
کر لینا لوگونکی دلکی باتون کا اور دوسرے
کیطرف بخشش کی نظر کرنیکا اور اوسکے باطن کو
منور کرنیکا اور مراقبہ کے ملکہ سے جمعیت دائمی
حاصل ہوتی ہے اور لوگونکے دلکا ہمیشہ مقبول ہونا ہے
اور اسی بات کو کہتے ہین جمع و قبول۔ اور تیسرا طریق
رابطہ ہے اوس شیخ سے جو مشاہدہ کے مقام کو
پہنچا ہوا ہے اور تجلیات ذاتیہ سے متحقق
ہوا ہے اسواسطے کہ اوسکی رویت بموجب
اسکے کہ اذا راوا ذکر اللہ ذکر کا فائدہ
دیتی ہے اور اوس کی صحبت بموجب اسکے
کہ ہم جلساء اللہ اوس صحبت مذکور کا
فائدہ دیتی ہے اور جب ایسے عزیز کی صحبت
میسر ہو جائے اور اپنے نفس مین اوسکا
اثر معلوم ہو تو چاہیے کہ اوسکی حفاظت کرے
جو اثر مشاہدہ کیا ہے جہانتک تجھسے ممکن ہو
اور جو اس مین فتور آجائے تو اوس شیخ کی
مصاحبت کی طرف رجوع ہو کہ پھر تجکو حاصل
ہو اوسکی برکت سے وہ اثر اور اسیطور
کیا کرتا کہ وہ کیفیت ملکہ ہو جائے اور جو اوس
عزیز کی صحبت سے یہہ اثر ظاہر نہو لیکن اوس
سے محبت اور انجذاب حاصل
ہو

Marfat.com

فينبغي ان تحفظ صورته في الخيال وتتوجه للقلب الصنوبري حتى تحصل الغيبة والفناء عن النفس وان توقفت على الترقي فينبغي ان تجعل صورة الشيخ على كتفك الايمن وتعتبر من كتفك الايمن قلبك امرا ممتدا وتاتي بالشيخ على ذلك الامر الممتد وتجعله في قلبك فانه يرجى بذلك حصول الغيبة والفنا +

تو چاہیئے کہ اوسکی صورت خیال مین رکھے اور قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو تاکہ حاصل ہو غیبت اور فنا نفس سے اور اگر وقفہ ہو جائے ترقی مین تو چاہیے کہ صورت شیخ کی اپنے داہنے مونڈھے کی طرف خیال کرے اور اپنے قلب کو ایک امر ممتد اعتبار کرے داہنے مونڈھے تک اور شیخ کو اس امر ممتد کے ساتھ اپنے قلب مین لائے اور امید ہے اس سے حصول غیبت اور فنا کے +

فصل ۳

في الكلمات القدسية المأثورة عن حضرة الخواجه عبد الخالق غجدواني وهي احد عشر كلمة بني طريق السادة النقشبندية عليها وهي هذه

۱ یاد کرد - ۲ باز گشت - ۳ نگاہداشت ۴ یادداشت - ۵ ہوش در دم - ۶ سفر در وطن - ۷ نظر بر قدم - ۸ خلوت در انجمن - ۹ وقوف قلبی و ۱۰ وقوف زمانی - ۱۱ وقوف عددی - وحيث كان حضرت الخواجه عبد الخالق راس حلقة هذه الطائفة لزم بيان الفاظه المصطلح عليها فلنشرحها مقتصدين بين الاجمال والتفصيل وها انا اشرع في ذلك -

۱ یاد کرد - وهو عبارة عن ذكر اللسان ۲ والقلب يعني كون دائما في عين الذكر

فصل ۳

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی کے کلمات قدسیہ ماثورہ کے بیان مین - اور وہ گیارہ کلمے ہین جنپر نقشبندیہ کے طریقہ کی بنا ہے سو وہ یہ ہین یاد کرد - باز گشت - نگاہداشت - یادداشت - ہوش در دم - سفر در وطن - نظر بر قدم - خلوت در انجمن - وقوف قلبی - وقوف زمانی - وقوف عددی - اور چونکہ حضرت خواجہ عبدالخالق اس طریقہ کے سر حلقہ ہین تو اونکے الفاظ مصطلح کا بیان ضرور ہے ہم اونکی شرح کرتے ہین اجمال و تفصیل کے درمیان وہ یہ ہے -

۱ یاد کرد - کہتے ہین ذکر زبان - یا ذکر قلب کو یعنے ہمیشہ وہ ذکر کیا کرے -

(تیسری فصل حضرت غجدوانی رح کے گیارہ کلمات قدسیہ کی شرح مین)

Marfat.com

الذی استفدتہ من الشیخ الی ان
یحصل لک حضور الحق وطریقۃ
تعلیم الذکر ان الشیخ یذکر اولا
بقلبہ الکلمۃ الطیبۃ والمرید یحضر قلبہ
فی مقابلۃ قلب الشیخ ویغمض عینیہ
ویطبق فمہ کما مر بیانہ قال حضرت
الخواجہ بہاء الدین قدس سرہ:
ان المقصود من الذکر ان یکون
القلب دائما حاضرا مع الحق بوصف
المحبۃ والتعظیم لان الذکر
طرد الغفلۃ:
بازگشت - یعنی ان الذاکر کلما ذکر
بقلبہ الکلمۃ الطیبۃ قال عقبہا بذلک
اللسان الٰہی انت مقصودی
ورضاک مطلوبی یعنی من ہذا
الذکر ان ہذہ الکلمۃ تفید نفی
کل خاطر عن ملیح وقبیح حتی یخلص الذکر
ویتفرغ السر عما سوی الخلق واذا
لم یجد الذاکر لہ اخلاصا فی ہذا الکلام
قال علی سبیل التقلید من المرشد:
فانہ یحصل لہ ببرکۃ ذلک الاخلاص
ان شاء اللہ تعالٰی +
نگاہداشت - وہو عبارۃ عن
مراقبۃ الخواطر یعنی الذاکر الکلمۃ
فی نفسہ یراعی ان لا یخطر ببالہ

جو شیخ نے بتایا ہے تاکہ حضور حق حاصل
ہو۔ اور طریقہ تعلیم ذکر کا یہ ہے کہ پہلے شیخ
آپ کلمہ طیبہ کا ذکر کرے اور مرید اپنے
قلب کو شیخ کے قلب کے مقابل کرے - اور
کھلی رکھی دونوں آنکھیں اپنی اور دہن بند
کرلے جیسے ہم پہلے بتا چکے ہین۔ حضرت خواجہ
بہاؤ الدین قدس سرہ نے فرمایا ہو کہ مقصد
ذکر سے یہ ہو کہ ہمیشہ قلب حاضر مع الحق ہو
محبت اور تعظیم کے ساتھ - اس لئے کہ ذکر غفلت
کو دفع کرتا ہے -
بازگشت - یعنے ذاکر جب قلب سے ذکر کری
کلمہ طیبہ کا اوسکے بعد زبان سے کہے - الٰہی
انت مقصودی و رضاک مطلوبی - یعنے
اس ذکر سے الٰہی تو ہی میرا مقصود ہی اور
تیری ہی رضا مطلوب ہے - اسواسطے
کہ یہ کلمہ فائدہ دیتا ہے ہر خطرہ اچھا اور
برے کی نفی کا تاکہ ذکر خالص ہو جای
اور سر فارغ ہو جاے ماسواے حق سے
اور جو ذاکر اخلاص نہ پائے اس کلام
مین تو مرشد کی تقلید کی رو سے کہے تو اس
کی برکت سے اخلاص ہو جاوے گا
انشاء اللہ تعالے -
نگاہداشت - اور یہ عبارت ہے خطروں کے
مراقبہ کا یعنے جب دل مین کلمہ کی تکرار کری تو
اسکی رعایت کری کہ کوئی خطرہ دل مین نہ آئے

Marfat.com

خاطر و یجتهد ان لا یخطر له خاطر
الغیر فی ساعة او ساعتین فان
ذات مهم عند الاکابر و بعض کمل
الاولیاء احیانا یتم لهم هذا المعنی
یاد داشت هو عبارة عن دوام
الحضور مع الحق سبحانه علی
سبیل الذوق و بعض الاکابر قال
فی شرح هذه الکلمات الاربع هکذا
یاد کرد یعنی تکلف فی الذکر باز گشت
یعنی رجع الی الحق سبحانه علی وجه
الانکسار نگاهداشت یعنی حافظ علی هذا
رجوع یاد داشت یعنی رسخ سره **هوش**
در دم یعنی ان بناء الامر هذا الطریق
علی النفس فینبغی ان یجتهد علی حفظ بین
النفسین فی الطبیعة حتی لا یدخل بغفلة
و لا یخرج بغفلة سفر در وطن یعنی ان سفر
السالك یكون فی الطبیعة البشریة یعنی
ینتقل من الصفات الذمیمة الی الصفات
الحمیدة کما قال بعض الاکابر ان
الشخص اذا انتقل الی ای محل لا
تفارقه الصفات الخبیثة ما لم تنتقل
عنه و قیل رؤیة الغیب فی الشهادة
نظر بر قدم یعنی ان السالك ینبغی ان
یکون نظره علی قدمه فی مشیته
فی البلد و الصحراء حتی لا یتفرق

اور اس مین کوشش کرے که اوس کے
دل مین کوئی خطره نه آئے غیر کا ایک ساعت
یا دو ساعت کیونکه یهه امر بهت ضرور ہے
بزرگونکے نزدیک اور بعض کامل اولیا کو کبهی
کبهی یه بات حاصل ہوتی ہے۔ یاد داشت دوام
حضور مع الحق کو بطریق ذوق کے اور بعض
بزرگون نے ان چار کلمون کی یون شرح کی
ہے۔ یاد کرد یعنے ذکر مین تکلف۔
باز گشت۔ یعنے اللہ سے رجوع ازراه عجز کے
نگاهداشت۔ یعنے اس رجوع کی حفاظت
یاد داشت۔ یعنے سر کو راسخ کرے
ہوش در دم۔ یعنے اس طریقه کی بنا
اس امر پر ہے اس کی حفاظت کرے
درمیان دونون نفسونکے که نه غفلت سے
داخل ہو کوئی نفس نه نکلے غفلت سے
کوئی سانس۔ سفر در وطن۔ یعنے سالک کا
سفر طبیعت بشریه مین ہے یعنے بری صفتونکو
چهوڑ کر اچهی اختیار کرے جیسا که کہا ہے
بعضے بزرگون نے یعنے آدمی کسی مکان
کو جائے اوسکی صفتین بری اوسکے ساتهه
ہوتی ہین جبتک اونسے نه نقل کرے اور
بعضون نے کہا ہے که غیب کو دیکھے شہادت مین
نظر بر قدم۔ یعنے سالک کو چاہئے که اوسکی
نظر قدم پر ہو شہر مین چلے پهرے یا جنگل مین
اسلیے که اوسکی نظر متفرق نہو جائے اور جسے دیکهنا چاہئے

Marfat.com

نظرہ و یبصر مالا ینبغی فیتفرق علیہ
قلبہ و یمکن ان یکون المراد بالنظر الی
قدم ان یکون نظر السالک فی اول
وہلۃ الی نہایۃ السلوک یعنے سالے
حضرت الذات فقط کما قال فارس
بن عیسے البغدادی سالت الحلاج
فقلت لہ من المرید فقال ہو الرامی
باول قصدہ الی اللہ فلا یعرج علے
شیٔ حتے یصل ویحتمل ان یکون ہذا المعنے
ہو الذی قالہ الشیخ رویم ادب
المسافر ان لا یجاوز ہمۃ قدمہ **خلوت**
در انجمن یعنے ینبغی للسالک ان یکون
ظاہرہ مع الخلق و باطنہ مع الحق
الیہ بالشغل و القلب بالحق و ما احسن
ما قیل فی ذلک شعر فمن داخل کن صاحبا غیر
غافل ومن خارج خالط کبعض الاجانب
قال اکابر الطریق ان فی ہذہ الطریقہ
الجمعیۃ فی الملاء و التفرقۃ فی الخلوۃ ـ

وقوف زمانی یعنے یحاسب
اوقات نفسک ہل مرت باعمال الخیر
فلتشکرا و باعمال الشر فتستغفر علی حسب
مراتبہم فان حسنات الابرار سیئات
المقربین ـ

وقوف عددی
ہو عبارۃ عن

اوسے نہ دیکھے اور اوسکا قلب متفرق ہوجائے
اور یہہ بہی مراد ہو سکتی ہے کہ سالک کی نظر
اول ہی مرتبہ سلوک کے نہایت پر ہو
یعنے فقط حضرت ذات کی طرف جیسا فارس
بن عیسے بغدادی کا قول ہے کہ مین
نے حلاج سے سوال کیا تو مین نے کہا
مرید کون ہے تو اونہون نے کہا ہو الرامی
باول قصدہ الی اللہ فلا یعرج علے شیٔ حتی
یصل - اور احتمال ہے کہ ہو مراد اس سے وہ
معنے جو شیخ رویم نے فرمایا ہے - ادب المسافر
ان لا یجاوز ہمۃ قدمہ یعنے مسافر کا ادب یہ ہے
کہ اوسکی ہمت کا قدم پیچھے نہ پڑے - خلوت در
انجمن یعنے سالک کو چاہئے کہ بظاہر خلقت کیساتہہ ہو
اور باطن مین خالق کیساتہہ ہاتہہ کام مین اور دل
حق سے رجوع اور کیا خوب کہا اس معنی مین یہ شعر -
فمن داخل کن صاحبا غیر غافل ؛ ومن خارج
خالط کبعض الاجانب ÷ بعض بزرگون نے کہا ہے
کہ اس طریقہ مین کہ جمعیت ہے مجلس مین اور تفرقہ ہے خلوتین -
وقوف زمانی کہ اپنے اوقات کا حساب رکہے اگر
اعمال خیر مین گزرے اوسکا شکر کرے اور جو اعمال
بد مین گزرے استغفار کرے اپنے اپنے مرتبہ کے
موافق کیونکہ ان حسنات الابرار سیئات المقربین
یعنے نیکیان ابرار کے مقربین کے برائیان ہین
وقوف عددی - یعنے رعایت عدد کے

رعایۃ العدد فی الذکر القلبی بجمع الخواطر المتفرقہ ﴿

وقوف قلبی۔ ھو عبارۃ من الیقظۃ وحضور القلب مع جناب الحق سبحانہ علی وجہ لا یکون للقلب غرض غیر الحق وقالوا ایضاً فی معناہ ان الذاکر ینبغی ان یکون واقفاً علی قلبہ یعنی فی اثناء الذکر یتوجہ الی القلب الصنوبری الذی یقال لہ قلب مجازاً وھو فی الجانب الایسر محاذیا للثدی ویجعلہ مشغولا بالذکر ولا یترکہ یغفل عن الذکر ولا مفھومہ وحضرت الخواجہ نقشبند لم یجعل حبس النفس ولا رعایۃ العدد لازما فی الذکر واما وقوف القلبی فھو لازم عندہ فی اثناء الذکر والرابطۃ وغیرہما والمقصود من الذکر الوقوف القلبی وما احسن ما قیل فی ذالک

شعر

علی بیض قلبک کن کانک طائر ﴿
فمن ذلک الاحوال فیک تولد ﴿

ذکر قلبی مین جمعیت کے ساتھ کہ متفرق خطرے نہ آئین۔

وقوف قلبی۔ یعنی ہوشیاری اور حضور قلب کا اللہ جلشانہ کے ساتھ ایسی وجہ سے کہ قلب کو غیر حق سے کچھہ غرض نہو اور یون بھی کہا ہے کہ ذاکر اپنے قلب سے واقف ہو یعنی ذکر کے درمیان قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو جس کو مجازاً قلب کہتے ہین وہ بائین طرف چھاتی کے مقابل اوسکو ذکر مین مشغول کرے۔ ذکر سے غافل نہونے دے اور اوسکے معنے سے اور حضرت خواجہ نقشبند نے حبس دم نہین لازم کیا اور نہ رعایت عدد کی ذکر مین لیکن وقوف قلبی اون کے نزدیک لازم ہے ذکر مین یا رابطہ وغیرہا مین اور مقصود ذکر سے وقوف قلبی ہے اور کیا اچھا کہا کسی نے یہ شعر اس معنے مین ﴿

شعر

عَلٰے بَیضِ قَلبِکَ کُن کَاَنَّکَ طَائِرٌ ﴿
فَمِن ذٰلِکَ الاَحوَالِ فِیکَ تَوَلَّدُ ﴿

یعنے اپنے دل کے بیضہ پر رہ ایسا جیسا پرند۔ اس امر سے تجھہ مین حال پیدا ہون گے

فصل

اذا وقع لک فی اثناء الذکر والاشتغال تفرقۃ او وسوسۃ او قبض فینبغی

فصل

جب ذکر اور اشغال کے درمیان تفرقہ یا وسواس۔ یا قبض معلوم ہو تو چاہیے

Marfat.com

ان تغتسل بالماء البارد وان لم تقدر
على ذلك لعدم مساعدة المزاج فبا
الحار وبعد ذلك تدخل الخلوة فيصلي
الركعتين ومع التضرع والاستكانة
تستغفر وتتوجه لحالك ووقتك
وان لم تجد وقتك واستمرت
التفرقة معك فاحضر في خيالك صورة
شيخك المربي لك فانه يرجى ببركته تبدل
التفرقة بالجمعية وان بقيت التفرقة
ايضا فقل يا فعال بالشد وان لم
يرتفع التفرقة بذلك فقل ان هذه
التفرقة منه تعالى ووافق في ذلك المفرق
فيه فتصير في عين الجمع جنيد و
قل ان يبقى التفرقة مع هذه الملاحظة
وحيث كانت الخطرة متعلقة با
لاعمال كمثل الميل الى شرى فرس ونحو
مما هو مباح شرعا فليبادر لفعله
او يخرجها من قلبه حتى تكون تلك
الخطرة له كعدو ويبذل جهده
في دفعه ونفي ثلثة خواطر لازم على
المريد الخطرة النفسية والشيطانية
والملكية ويثبت الخاطر الحقاني و
معرفة الخواطر وتمييزها عسير
لتبينها بعض بيان فان حصول خاطر
النفس من ارض القلب يعني من تحت القلب و

کہ سرد پانی سے غسل کر ڈالے اور جو ٹھنڈے
پانی پر قدرت نرکھے اپنے مزاج کے سبب تو
گرم پانی سے نہا ڈالے اسکے بعد خلوت مین
داخل ہو اور دو رکعتین پڑہی اور بہت گریہ و
زاری و عاجزی سے استغفار کرے اور اپنے
حال اور وقت کی طرف متوجہ ہو۔ اور جو
اپنا وقت نپائے اور وہی تفرقہ رہے تو
تصور باندہ اپنے شیخ کا اپنے خیال مین جو
ترا مربی ہے۔ کیونکہ امید ہے کہ اوس کی
برکت سے تفرقہ جاتا رہے اور جمعیت حاصل ہو
اور جو اس پر بھی تفرقہ نجائے تو کہے یا فعال
تشدید کے ساتھ اور جو اس سے تفرقہ نجائے تو
کہے کہ یہ تفرقہ خدا کی طرف سے ہے اوس سے
موافقت کرے تو آپ عین جمعیت مین ہو جائے
اور ایسا بہت کم ہے کہ تفرقہ اس لحاظ سے بھی
رہے اور جو ایسا خطرہ آئے کہ متعلق اعمال
سے ہے جیسے رغبت گھوڑے خریدنے کی
یا اور کچھ جو شرع مین مباح ہے تو وہ کام
کرے یا اوسے اپنے قلب سے نکال ڈالے
یہانتک کہ اوس خطرہ کو دشمن جانے۔ اور
کوشش کرے اوسکے دفع کی اور تین خطروں کی نفی
کرنی مرید کو لازم ہے۔ خطرہ نفسیہ و خطرہ
شیطانیہ و خطرہ ملکیہ اور خطرہ حقانی کو قائم
رکھے اور خطروں کو پہچاننا اور تمیز کرنا بہت مشکل
اور بعض بیان کرتے ہین کہ خطرہ نفسی ارض

من يسار القلب و الذي من الملك
يكون من يمين القلب و الذي من
الحق يكون من فوق القلب وهذا الخطر
معرفته لمن يتحلى بالتقوى و الزهد و
الورع و اكل الحلال الطيب و كان
دائما يراقب خواطره لا يترك خاطر
يمر بباله و المقصود ان يكون مراعيا
لوقته فليس شيء اعز من الوقت فان الوقت سيف
قاطع اذا فات الوقت لا يستدرك ويمكن حفظ الاوقات
بالذكر و المراقبة و الصلوة و التلاوة
و اكابر النقشبندية اختاروا من
جملة وظيفة تلاوة القرآن في الليل
الفاتحة و قل يا ايها الكافرون و سورة
الاخلاص و المعوذتين و خاتمة سورة
الحشر و خاتمة سورة البقرة و من جملة
وظيفة تلاوة القرآن في النهار سورة
يس ۳۶ و قال حضرت الخواجه علي الرامتيني
اذا اتفقت ثلاثة قلوب على امر حصل
مراد العبد المومن بذالك قلب القرآن
و قلب العبد و قلب الليل يعني اذا قرأت
يس ۳۶ التي هي قلب القرآن في التهجد
حصل ذالك المعنى و من جملة
وظائف صلوة النوافل التهجد
و الاشراق و الاستخارة و
الضحى و التهجد

وظائف حضرات نقشبندیہ

اور خطرہ شیطانی قلب کے بائیں طرف سے
اور خطرہ ملکیہ قلب کے دائیں طرف سے
اور جو خطرہ حقانی ہوتا ہے وہ فوق قلب سے
یعنے اوپر کی جانب سے ہوتا ہے اور اوسے وہ
جان لیتا ہے جو صاحب تقوی اور زاہد اور پرہیزگار
اور حلال طیب کھاتا ہو اور ہمیشہ خطروں کی نگہبانی
کرتا ہو اپنے دل میں خطرہ کو آنے نہ دیتا ہو اور مقصود
یہ ہے کہ وقت کی رعایت رکھے کیونکہ کوئی شے
وقت سے زیادہ عزیز نہیں ہے کیونکہ وقت سیف قاطع
ہے جب وقت گیا تو پھر ہاتھ نہیں آتا اور ممکن ہے حفظ
اوقات ذکر اور مراقبہ اور نماز اور تلاوت
قرآن شریف سے اور نقشبندیہ بزرگوں نے سب وظیفوں میں
تلاوت قرآن شریف سے اختیار کیا ہے رات کو
الحمد اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ اور
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
اور سورہ حشر کا خاتمہ اور سورہ بقر کا خاتمہ اور دن
کا وظیفہ تلاوت قرآن شریف کا سورہ یٰس اور حضرت
خواجہ علی رامتینی نے فرمایا ہے کہ جب تین قلب
کسی مراد کے واسطے متفق ہو جائیں تو وہ
مومن بندہ کے مراد حاصل کرنے کو کافی ہیں
قلب بندہ اور قلب رات کا اور قلب قرآن مجید کا
یعنے تہجد کی نماز میں سورہ یٰس کو اخلاص دلی سے
پڑھا ہو مراد حاصل ہوئی اور نماز نوافل میں سے
ایک تہجد اور نماز اشراق اور
نماز استخارہ اور نماز چاشت اور تہجد کی

Marfat.com

اثنا عشر رکعة فان امکن قرأ فی کل رکعة
یٰس والا قرأها فی ثمانی رکعات علی هذا
الترتیب فی الرکعة الاولی الی فاجر کریم و
فی الرکعة الثانیة الی وهم مهتدون وفی الرکعة الثالثة الی
جمیع لدینا محضرون وفی الرکعة الرابعة الی فلک یسبحون وفی الخامسة
الی ولا الی اهلهم یرجعون وفی السادسة
الی هذا صراط مستقیم وفی السابعة
الی فهم لها مالکون وفی الثامنة الی آخر
السورة وفیما بقی یقرأ فی کل رکعة بعد
الفاتحة سورة الاخلاص ثلاثا وان لم
یحفظ سورة یٰس فیقرأ فی کل صلوة بعد
الفاتحة سورة الاخلاص ثلاثا ولا یصلی
المتهجد التهجد اقل من اربع رکعات
ووقت التهجد الثلث الاخر
کما قال الله تعالی قم اللیل الا
قلیلا نصفه او انقص منه قلیلا
او زد علیه وقال صاحب قوت
القلوب قال الله تعالی فتهجد به
نافلة لك وقال تعالی کانوا قلیلا
من اللیل ما یهجعون والهجوع
النوم والتهجد القیام فلا
یکون التهجد الا بعد النوم و
فی کتاب الشعبی لا یکون
التهجد الا بعد النوم والتهجد
صلوة النوم ٭ ٭ ٭

بارہ رکعتیں ہیں اگر ممکن ہو ہر رکعت میں
سورہ یٰسین پڑھے اور نہیں تو سورہ
یٰسین کو آٹھ رکعتوں میں اس
ترتیب سے پورا کرے کہ پہلی رکعت
میں فاجر کریم تک اور دوسری
میں وہم مہتدون تک اور تیسری
میں جمیع لدینا محضرون تک اور چوتھی
میں فلک یسبحون تک اور پانچویں میں
ولا الی اہلہم یرجعون تک اور چھٹی میں ہذا
صراط مستقیم تک اور ساتویں میں فہم لہا
مالکون تک اور آٹھویں میں سورہ کے
آخر تک اور باقی رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد
سورہ اخلاص تین تین مرتبہ اور جو سورہ
یٰسین حفظ نہو تو سورہ فاتحہ کے بعد ساری
نماز میں تین تین بار سورہ اخلاص پڑھے اور
نماز تہجد چار رکعت سے کم نہ پڑھے اور تہجد کا
وقت اخیر تہائی رات ہے جیسا خدا تعالی فرماتا ہے
قم اللیل الا قلیلا نصفہ او انقص منہ قلیلا
او زد علیہ اور صاحب قوۃ القلوب نے کہا ہے
کہ خدا فرماتا ہے فتہجد بہ نافلۃ لک اور فرمایا ہے
کانوا قلیلا من اللیل ما یہجعون اور ہجوع نیند کو کہتے
ہیں اور تہجد قیام کو تو تہجد جبتک سوئے نہیں جائز
نہیں اور کتاب میں شعبی کے ہے کہ تہجد نہیں ہوتی
مگر بعد سونے کے اور تہجد صلوٰۃ
النوم ہے ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

وقد روی عن النبی صلی الله علیه و آله و سلم قم من اللیل قدر حلبة شاة و اذا صلی صلوة المذکورة جلس للتشهد متوجها للقبلة الی الصبح ویشتغل فی توجهه بمراقبة او ذکره وان غلبت النوم نام لکنه یقوم قبل الصبح ویتوضا ثم یصلی سنة الصبح فی بیته ویشتغل بالاستغفار بطریق الخفیة کما هو طریق هذه السلسلة ویذهب المسجد مستغفرا فی طریقه واذا صلی الصبح مع الجماعة جلس فی موضعه مشتغلا بوظیفة الباطنة ان وجد الجمعیة والا اتی بیته واشتغل بوظیفته الی ان تطلع الشمس وبعد ذلک یصلی رکعتین بنیة الاشراق وقراته فی کل رکعة بعد الفاتحة سورة الاخلاص ثلاثا ثم بعد ذلک رکعتین بنیة الاستخارة ثم یدعو بدعاء الاستخارة وهو هذا :- اللهم خر لی واختر لی ولا تکلنی الی اختیاری اللهم اجعل الخیرة فی کل قول وعمل اریده فی هذه الیوم واللیلة اللهم وفقنی لما تحب وترضی من القول والعمل فی عافیة و یسر واذا کان له بعد ذلک مهم دنیوی کاسباب معیشة توجه الیه مع الحضور والیقظة ویقرء هذا الدعاء اللهم کن وجهتی فی کل وجهه ومقصدی فی کل قصد وغایتی

اور روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قم من اللیل قدر حلبة شاة ۔ اور جب نماز مذکور پڑھ لے تو بیٹھے جلسہ التحیات کا قبلہ رو ہو کر صبح تک اور مشغول رہے توجہ میں مراقبہ میں یا ذکر میں اور جو نیند غلبہ کرے ۔ تو سو رہے مگر صبح سے پہلے اٹھ کھڑا ہو اور وضو کرے اور سنتیں صبح کی نماز کی اپنے گھر میں پڑھے اور مشغول ہو استغفار میں بطریق خفیہ کے جیسا اس سلسلہ کا طریقہ ہے اور مسجد کو استغفار پڑھتا ہوا جائے رستے میں اور جب نماز صبح جماعت سے پڑھ چکے تو اپنی جائے میں بیٹھا رہے مشغول وظیفہ باطن میں جو جمعیت پائی اور نہیں تو اپنے گھر آجائے اور مشغول ہو اپنے وظیفہ میں یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہو اور اسکے بعد دو رکعت نماز اشراق پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تین بار پھر اسکے بعد دو رکعت نماز استخارہ پھر اسکے بعد دعای استخارہ سو وہ مشہور ہے اور اسکے بعد جو اوسکو کوئی کام ضروری دنیا کا ہو جیسے معاش کے لئے اسکے لئے جائے ساتھ حضور اور ہشیاری کے اور یہ دعا پڑھے اللھم کُن وِجهَتِی فِی کُلِّ جِهَةٍ وَمَقصَدِی فِی کُلِّ قَصدٍ وَغَایَتِی فِی کُلِّ سَعیٍ وَمَلجَأِی وَمَلَاذِی فِی کُلِّ شِدَّةٍ وَهَمٍّ وَوَکِیلِی فِی کُلِّ اَمرٍ وَ تَوَلَّنِی تَوَلِّیَ مَحَبَّةٍ وَعِنَایَةٍ فِی

Marfat.com

فی کل سعی وملجائی وملاذی فی کل قصدہٖ
وھو وکیلی فی کل امر وتولنی تولی محبۃ
وعنایۃ فی کل حال ویکون دائما متوجھا
للقلب الصنوبری کما قال تعالی رجال لا
تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ و
اذا فرغ من مھمات الدنیویۃ توضا وضوءً
جدیدا ودخل خلوتہ واول مایجلس یستحضر
رویۃ شیخہ ثم یشتغل بوظیفہ من المراقبہ
او الذکر واما صلوۃ الضحی فاثنی عشر
رکعۃ یقرء فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ
سورۃ الاخلاص ثلاثا ولا یصلیھا اقل
من رکعتین ولا ینبغی ان یصلیھا فی اول
وقت الضحی بل یؤخرھا الی ان یمضی ربع
النھار کما جاء فی المشکوۃ عن زید بن ارقم
انہ رای قوما یصلون الضحی فقال لقد علموا
ان الصلوۃ فی غیر ھذہ الساعۃ افضل
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
صلوۃ الاوابین حین ترمض الفصال
رواہ المسلم ومعنی الرمض شدۃ حر الارض
من وقع الشمس علی الرمل وغیرہ ای اذا
وجد الفصیل حر الشمس والفصیل ولد
الابل وبعد صلوۃ اذا احضر الطعام تناول
فان اکلہ مع الاصحاب کان احسن والا فمع
اھلہ واولادہ ولا یاکل وحدہ بقدر
الامکان وبعد ذلک یقیل ثم یحضر المسجد

کل حال ... اور ہمیشہ قلب صنوبری سے متوجہ
رہے جیسا خدا تعالے نے فرمایا ہے رجال
لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ
اور جب دنیا کی کاموں سے فارغ ہو وضو
کرے تازہ اور خلوت میں داخل ہو اور پہلے
جب بیٹھے اپنے شیخ کی رویت حاضر کرے
پھر مشغول ہو اپنے وظیفہ سے مراقبہ سے
یا ذکر سے اور نماز چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں
ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین بار
سورہ اخلاص اور دو رکعت سے کم نہ پڑھے
اور اول وقت چاشت میں نہ چاہیے پڑھنی بلکہ
تاخیر کرے اتنی کہ پہر دن چڑھ جائے اس
واسطے کہ مشکوۃ شریف میں زید بن ارقم سے
تحقیق دیکھا انھوں نے ایک قوم کو کہ وہ نماز چاشت
پڑھتے تھے۔ پس کہا لوگوں نے جانا ہے کہ
تحقیق نماز اوس وقت میں اس سے بہتر ہے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز اوابین
جو وقت کہ گرم ہو فصال پڑھنی چاہیے روایت کی مسلم نے
اور رمض کے معنے ہیں شدت گرمی کی تاب آفتاب
سے ریت وغیرہ پر یعنے جو وقت پاوے فصیل گرمی
آفتاب کی اور فصیل اونٹ کے بچہ کو کہتے ہیں اور بعد
نماز کے جو وقت موجود ہو کھانا کھاوے جو یاروں کے
ساتھ کھاوے تو بہت اچھا ہے اور نہیں تو گھر
والوں کے ساتھ کھاوے بیوی بچوں کے ساتھ اور
حتی المقدور اکیلا نہ کھاوے پھر اس کے بعد قیلولہ کرے یعنی سو

Marfat.com

اول وقت ایضا لصلوۃ العصر و
یجلس بعد صلوۃ العصر فی مکانہ
ویشتغل بوظیفۃ الباطنۃ ولا یضیع
ھذا الوقت بقدر الامکان و
یحاسب نفسہ فیہ وحفظ ما بین
العشائین عندھم من اھم المھمات
وبعد صلوۃ العشاء یقرء فی فراشہ
قل یا ایھا الکافرون وسورۃ الا
خلاص والمعوذتین والآخر سورۃ
الحشر وآخر سورۃ البقرہ مع الحضور
وینام مشتغلا بالذکر ویقول قبل
نومہ ھذا الاستغفار ثلاثا استغفر
اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم
واتوب الیہ وھذا احوال صوفی
ذی الشغل لا الصوفی الفارغ
البال فان ذلک ینبغی لہ ان یکون
فی لیلہ ونہارہ مستغرقا ومستھلکا
فی الحق سبحانہ کما قال الشیخ ابو العباس
القصاب عندی لا مساء ولا صباح
فان باطنہ غارق فی لجۃ الفنا
فظاہرہ حاضر لما یصدر من الاحوال
والافعال اہل الفنا والبقاء بعد طلب المجاھدہ
تشرفوا بالوصول الی طمانیۃ الوجد والسرور الشاھد
وھم فی عین المراد ورجعوا عن المراد بغیر مراد ورأوا المقامات
والکرامات حجابا وابعدوا مشرب القلب من کل حظ جسمانی وروحانی

اول وقت اور عصر کو بھی اول وقت حاضر ہو
مسجد مین اور نماز عصر کے بعد اپنی مکان مین بیٹھے
اور شغل کرے وظیفہ باطنی کا اور حتی الامکان
اسوقت کو ضائع نکرے اور اس مین اپنی نفس
سے محاسبہ کرے اور مغرب وعشا کے درمیان
کے وقت کے حفاظت اولیا کے نزدیک سب سے زیادہ
ضرور ہی اور عشا کے بعد اپنے بستر مین پڑھے۔
قل یا ایہا الکفرون اور سورہ اخلاص اور
معوذتین اور آخر سورہ حشر اور آخر سورہ بقر کا ساتھ
حضور کے اور سورہے شغل کرتا ہوا ذکر کا اور سونے
سے پہلے یہہ استغفار تین بار پڑہے استغفر اللہ
الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ اور
یہہ حال ہی ایسے صوفی کا جو کاروبار مین رہتا ہو
اوس صوفی کا نہین جو فارغ البال ہوکر اوسکو چاہئے
کہ وہ رات دن مستغرق ومستہلک حق مین رہی جیسا
کہا ہی شیخ ابو العباس قصاب نے کہ میری نزدیک نہ شام
ہے نہ صبح ہے کہ اوسکا باطن غرق ہوتا ہے دریائے فنا
مین اور اوسکا ظاہر حاضر ہی واسطے صادر ہونے
احوال وافعال کے اور اہل فنا وبقا بعد طلب مجاہدہ
کے مشرف مین وصول سی طمانیت دل اور سرور اور
شاہدہ کے اور وہ اپنی عین مراد مین ہین اور مراد سے
پہر گئی ہین بغیر مراد کے اور اونہون نے مقامات و
کرامات کو حجاب سمجہا ہے اور اپنے مشرب قلب کو بہت
دور کر دیا ہی تمام حظ جسمانی اور روحانی سے اور مرتبہ
فنا کا وصول علامت ہے حقیقت محبت ذات کے

والوصول الی مرتبۃ الفناء علامۃ الوصول الی حقیقۃ محبۃ الذات ومقام الفناء موھبۃ محضۃ واختصاص الھی والسنۃ الالھیۃ جاریۃ علی ان العطاء المحض الذی ھو حقیقۃ الموھبۃ لا یکون عاریۃ فلذلک کان لا رجوع فیہ ولذلک قالوا الفانی لا یرد الی اوصافہ وقال ذوالنون المصری قدس سرہ ما رجع من رجع الا من الطریق وما وصل الیہ احد فرجع عنہ۔

فصل فی الفنا والبقاء

سئل حضرت الخواجہ نقشبند قدس سرہ الفنا علی کم وجہ فقال علی وجھین وان قال الاکابر انہ اکثر من ذلک لکن مرجع الکل الی ھذا الوجھین الاول الفناء من وجود الظلمانی الطبیعی والثانی الفناء من الوجود النورانی الروحی والحدیث النبوی ناطق بھذین الوجھین ان للہ سبعین الف حجاب من نور وظلمۃ فالفناء الاول ھو انہ بواسطۃ ظھور الحق سبحانہ الثانی ینھب بالفناء ایضا ای لا یبقے للوجود الروحانی شعور لان الشعور من صفات الوجود الروحانی ولازمہ فاذا ذھب شعور بالشعور لزم ان یذھب الوجود الروحانی فی ھذا المقام یکون الروح ذاکرا والقلب ساجدا وصحبۃ السالک فی ھذا المقام صحیحۃ اما تربیتہ وطلبہ للمرید فغیر صحیحۃ وذکرا لقلب

وصول کے اور مقام فنا محض بخشش اور اختصار الہی مین اور سنت الہی اس طرح جاری ہے کہ عطار محض کہ بخشش کے حقیقت وہی ہی عاریت نہین ہوتی تو ایسے سبب سے اوس مین رجوع نہین ہے اور اسیواسطے کہا ہے اولیا نے کہ الفانی لا یرد الی اوصافہ اور کہاہے ذوالنون مصری قدس سرہ نے ما رجع من رجع الا من الطریق وما وصل الیہ احد فرجع عنہ

فصل فنا اور بقا مین

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ سے سوال کیا کہ فنا کتنی وجہ پر ہے تو فرمایا دو وجہہ پر ہے اگرچہ بزرگون نے کہاہے کہ اس سے زیادہ وجہون پر ہے لیکن سبکا مرجع ان دو وجہون پر ہے اول تو فنا وجود ظلمانی طبیعی سے اور دوسری فنا وجود نورانی روحی سے اور حدیث شریف نبوی ان دو وجہونپر ناطق ہے کہ ان للہ سبعین الف حجاب من نور وظلمۃ پس فنا پہلے تو بواسطے ظہور حق سبحانہ کے ہے اور دوسری یہہ کہ فنا ہی جاتی رہی یعنے باقی نرہی وجود نورانی کے لئے کچہہ شعور اسلئے کہ شعور وجود روحانی کے صفتون مین سے ہے اور اوسکو لازم ہے کہ جو وقت شعور کا شعور جاتا رہا تو لازم آیا وجود روحانی کا جانا اس مقام مین روح ذاکر ہی اور قلب ساجد ہے اور اس مقام مین سالک کے صحبت صحیح ہے لیکن اوسکے ترتیب اور مرید کو اسکے طلب صحیح نہین ہے اور ذکر قلب

(فصل فنا اور بقا مین)

هوان یکون الحضور مع الحق سبحانه والحضور
مع الخلق بالنسبة الیه سواء یعنی انه یجمع
هذا مع هذا وذکر اللسان لا یحتاج الی
بیان وذکر الروح هوان یکون الحضور
مع الحق سبحانه غالبا علی الحضور مع الخلق
وذکر السر هوان لا یکون له حضور مع
غیر الحق سبحانه ولا یکون له خبر من الکون
وذکر الخفی هوان یخفی وجود الروح تماما
الکون فی السر فلا یبقی غیر المذکور والحاصل
ان الغیر یذهب بتمام وجهه فی الخفاء وفی
هذا المقام یتحقق السیر فی الله فان العبد
بعد الفناء المطلق الذی هو فناء الذات و
فناء الصفات یخلع علیه الوجود الحقانی
حتی یتشرف بذلک الوجود بالاوصاف
الالهیة ویتخلق بالاخلاق الربانیة وفی هذا
المقام یتحقق مرتبة بی یسمع وبی یبصر وبی
یبطش وبی یمشی وبی یعقل فان الذات و
والصفات الفانیة فی هذا المقام تتبدل بکسوة
الوجود الباقی خارجة من قبر الخفاء فی محشر
الظهور وتصرفات جذبات الحق حینئذ
تستوی علی باطن العبد ویذهب من باطنه
جمیع الوساوس والهواجس ویتصرف
فیه الحق حینئذ بصفاته ویعزله بالکلیة
عن تصرفه فی نفسه بنفسه وفی هذا المقام
یکون العبد محفوظا عن مجاوزة الوظائف

یہ ہے کہ ہو حضور حق سبحانہ کا اور حضور خلق کا
اوس کی نسبت برابر یعنی اوسمیں اسکے ساتھ وہ ہو
اور ذکر زبان کے بیان کرنے کی کچھ حاجت نہیں اور
ذکر روح یہ ہے کہ ہو حضور حق سبحانہ کا غالب اوپر
اوس حضور کے جو خلق کے ساتھ ہی اور ذکر سر یہ
ہی کہ اوسکو حضور غیر حق سبحانہ کے ہووے ہی نہیں
اور کچھ زمانہ سے خبر نہ ہو اور ذکر خفی یہ ہے کہ چھپ
جاوے روح کا وجود جیسے سر میں موجودات تو باقی
نرہے سوائے مذکور کے اور حاصل یہ ہی کہ غیر نکل
جاتا رہے ہر وجہ سے خفا میں تو اس مقام میں تحقق
ہوتی ہے سیر فی اللہ تو تحقیق بندہ کو بعد فنا مطلق
کے جو ایسی ہی کہ فنا ذات وفنا صفات ہے خلعت
ہوتا ہے وجود حقانی یہاں تک کہ مشرف ہوتا ہے
اوس وجود سے اوصاف الہیہ کے ساتھ اور
متخلق ہوتا ہے اخلاق ربانیہ کے ساتھ اور اس مقام
میں متحقق ہوتا ہی مرتبہ بی یسمع وبی یبصر وبی یبطش
وبی یمشی وبی یعقل کا کیونکہ ذات وصفات فانیہ
اس مقام میں بدل جاتی ہے لباس وجود باقی سے
خارج ہوتی ہیں قبر پوشیدگی سے ظہور کے محشر میں
اور جذبات حق کے تصرف اسوقت برابر ہوتے ہیں بندہ
کے باطن پر اور اوسکے باطن سے جاتی رہتی ہیں سب
وسوسے اور برے خطرے اور اسوقت اوسمیں حق
تصرف کرتا ہی اپنی صفاتوں سے اور معزول کر دیتا
ہے اوسکو بالکل اوسکے تصرف سے کہ وہ اپنے میں آپ
تصرف نہیں کرتا اور اسوقت ہوجاتا ہی بندہ محفوظ تجاوز وظا

Marfat.com

الشرعية من الامر والنهي وهو دليل على
صحة حال الفناء والبقاء قال الشيخ
ابو سعيد الخراز في هذا المعنى كل باطن
يخالفه الظهور فهو باطل وبعد التحقق
بالفناء والبقاء يعني السير الى الله والسير في
الله الذي هو بعد الفناء وتحقق السير عن
الله وبالله الذي هو مقام التنزل الى مبلغ
عقول الخلق لدعوتهم الى الحق وهذا مقام
الخواص من الانبياء والمرسلين وفي مقام
التنزل هذا يرجعون في كل امر الى الحق متضرعين
مستغفرين والاولياء في هذا المقام لهم
من متابعة الانبياء نصيب كما قال الله
تعالى قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة
انا ومن اتبعني + لان الشيخ كالنبي
في قومه وفي هذا المقام طلب المريد و
التربية صحيح بشرط اجازة الشيخ وفي هذا
المقام كل تصرف بفعله وان كان منسوبا
اليه لكنه ليس منه لانه عزل عن تصرفات
البشرية بالكلية وما رميت اذ رميت
ولكن الله رمى يمكن ان يكون بهذا المعنى

فصل

في طريق التصرف في باطن المريد
ودفع المرض الدخول في حمل الحمل عن الناس

شرعیہ امر و نہی کے مجاوزت سے اور یہ دلیل ہے
صحت حال فنا و بقا کی شیخ ابو سعید خراز
نے کہا ہے اسی معنی میں کل باطن یخالفہ الظہور
فھو باطل اور بعد تحقیق فنا و بقا کے یعنی سیر الی اللہ
و سیر فی اللہ کے جو فنا کے بعد ہی تحقق ہوتی ہے
سیر عن اللہ اور سیر باللہ کہ وہ مقام تنزل ہے
خلق کی عقلوں کی رسائی کا کہ وہ دعوت کرتے
ہیں حق کی طرف اور یہ مقام ہے خواص انبیا
اور مرسلین کا اور مقام تنزل میں یہ رجوع ہوتے
ہیں ہر امر میں حق کی طرف زاری اور استغفار
کرتے ہوئے اور اولیا کو اس مقام میں انبیا کی
متابعت میں حصہ ملا ہے جیسا خدا فرماتا ہے
قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا و
من اتبعنی اسواسطے کہ شیخ ایسا ہوتا ہے۔
جیسے نبی اپنی قوم میں اور اس مقام میں مرید کی طلب
اور تربیت صحیح ہے بشرط اجازت شیخ کے اور
اس مقام میں ہر تصرف اوسکے فعل کا اگرچہ اُس کی
طرف منسوب ہو لیکن وہ اوسکا نہیں اسواسطے کہ وہ تمام
تصرفات بشریہ سے بالکل معزول ہو وما رمیت اذ
رمیت ولکن اللہ رمی ممکن ہے کہ اسی معنے
میں ہو +

فصل

مرید کے باطن میں تصرف کرنے کی طریق
میں اور دفع مرض میں

Marfat.com

له طریقان فالطریق الاول انه اذا وقع
لشخص مرض او ابتلی بمعصیة فلیتوضأ و
یصلی رکعتین ویتوجه بالتضرع والانکسار
الی الله تعالی ویطلب فیه ان یطهر الشخص المذکور
ینبتها المذکور مما عرض له ویزیله عنه والثانی ان
یجعل صاحب المرض والمعصیة نفسه وینبتها
مقام صاحب العارض المذکور ویشغل خاطره
هذا المقدار ویتوجه عنه الی رفع ذلک قبل
نزول حضرت عزرائیل فانه بعد نزوله رجوعه
خالیا محال ولا بد من بدل فعند ذلک یثبت
المرض مکان اعضائه ویتوجه بهمته والمدد
فی المرض انواع الاول ان یتوجه بهمته الی رفع
ذلک المرض ودفعه عنه الثانی ان یتحمل ذلک
عنه فی نفسه الثالث ان یتوجه فی دفع الخواطر
المتفرقة عنه من غیر ان یتعرض لدفع المرض
لما فیه من رفع الدرجات لان المرض
موجب لتنقیته والتصفیة القوے
الدماغیة واذا انتقی الدماغ صار متعلق
هذه القوة الدماغیة ذلک النور المطلق
البسیط المحیط بجملة الموجودات الذی هو
مقصود جمیع المکونات والخواطر مانعة
لحصول هذا المعنی والتصرف فی الطالب
الحقیقی هکذا ایضا ان یجلسه مقابلته و
یقول له فرغ نفسک من کل خاطر ثم یتوجه
بهمته لرفع الحجاب الظلمانی ۔ ۔ ۔

اوسکے دو طریقے ہین ایک تو یہہ ہے کہ جو قت
کسی کو بیماری ہو یا کسی گنہ مین مبتلا ہو جائے
تو وضو کرے اور دو رکعتین پڑہے اور اوسمے
سے بہت عجز و انکسار کے ساتھہ رجوع ہو اور
اوسمین طلب کرے اللہ سے کہ اوس شخص کو
پاک کردے اوس سے جو اوسے عارض ہوئی
ہے اور دور کردے اوس سے اور دوسرا
طریق یہہ ہے کہ اپنے تئین صاحب مرض و معصیت
بنائے اور اوسکی جگہہ آپ ہو اور مشغول ہو اسقدر
اور متوجہ ہو اوس سے اوسکے دفع کا پہلے نزول
حضرت عزرائیل کے کیونکہ جب وہ نازل ہوتی
تو اونکا خالی جانا محال ہے اور ضروری ہے بدل اور
اسوقت مریض ثابت کریگا اپنے اعضا کی جگہ اور متوجہ اپنی
ہمت کے ساتھہ اور بیماری مین مدد بہت طرح ہے اول تو
یہ کہ متوجہ ہو ہمت کیساتھہ واسطے اوس بیماری کے زائل
ہونیکے دوسری طرح یہ ہے کہ اوٹھائی ہو اوس سے بیماری
اپنے اوپر تیسری یہ کہ متوجہ ہو متفرق خطرونکو دفع کرنیکو
اور مرض کو دفع سے کچھہ متعرض نہو اسلئے کہ بیماری مین
درجے بلند ہوتے ہین اسواسطے کہ بیماری سبب ہے تنقیہ اور
تصفیہ کا قوائے دماغیہ کے اور جسوقت پاک و صاف ہو گیا
دماغ تو اس قوت دماغیہ سے متعلق ہو گا نور مطلق بسیط محیط
جمیع موجودات ایسا کہ وہی مقصود ہے تمام کائنات کا اور خطرے
مانع ہین اس امر کے حصول کی اور تصرف کی طالب حقیقی مین اسطرح ہے
ایضاً اوسکو اپنے سامنے بٹھائے اور اوسے کہے کہ کل خطرون سے اپنے نفس
کو خالی کرلے پہر متوجہ ہو ہمت کیساتھہ واسطے اوٹھانے حجاب ظلمانی کے

Marfat.com

ثم رفع الحجاب النورانی واذا حصلت له
الغیبة لایتوجه له الا ان حصلت له
عقدة فیزیلها والذی ینسب الی شخص
من الاحوال الاتیة هو انه اذا حضر اجنبی
وحصل فی الخاطر لایح من الایمان او صلوة
او صوم او تحصیل علم دینی یقولون
حصل منه نسبة الاسلام والدیانة والعلم
والحاصل انه ظهر بسبب هذا الوصل
هذا المعنی وکان وجوده فی الخاطر مقتضیات
انفاسه وان ظهر من وصوله المحبة
والعشق یقولون ظهر منه نسبة الجذبة
وفی معرفة احوال المیت یجلس محاذی القبر
ویقرأ اية الکرسی مرة وسورة الاخلاص
اثنا عشر مرة ویخلی نفسه من کل خاطر
فکل ما لاح له بعد ذلك فهو منه واذا
وقع من المرید سوء ادب فلا ینبغی
للشیخ ان یسعی فی سلب حاله لکنه یتوجه
بهمته علی الطریق المعهود فی دفع الظلمة
والکدورة عنه او یامره بذکر النفی و
الاثبات فترتفع عنه تلك الظلمة بهذا
الطریق بان یلاحظ فی جانب النفی
جمیع المحدثات بنظر الفناء و
فی جانب الاثبات بتصور ذات
المعبود بالحق بالبقاء ⁂

فصل

پہر حجاب نورانی کے۔ اور جب اوسے غیبت
حاصل ہو جائے تو اوسکے واسطے توجہ نکرے
مگر جو کوئی گرہ پڑ جائے تو اوسے کہول دے
اور وہ نسبت کی جاتی ہے کسی شخص کی طرف
احوال آنے والے سے وہ یہ ہے کہ جس وقت
حاضر ہو کوئی اجنبی اور خاطر مین حاصل ہو ایک
چمک ایمان یا نماز یا روزہ یا تحصیل علم دین کی
تو کہتے ہین اوس سے نسبت اسلام اور دیانت
وعلم کی حاصل ہوئی اور حاصل یہ ہے کہ ظاہر
ہوا بسبب اس میل کے یہ معنی اور یہی وجود اوس کا
خاطر مین اوسکے انفاس کی مقتضیات سے اور جو
اوسکے ملنے سے محبت وعشق ظاہر ہو کہتے ہین نسبت
جذبہ اوس سے ظاہر ہوئی اور میت کے حال کی معرفت
کے واسطے یون ہو کہ مقابل قبر کے بیٹھے اور آیۃ الکرسی
ایکبار اور سورۂ اخلاص بارہ دفعہ پڑہے اور اپنی نفس کو
سب خطرونسے خالی کرے تو پہر جو کچھ ملین چمکیگا تو وہ
اوسی سے ہے اور جب مرید سے کوئی بے ادبی ہو جائے
تو شیخ کو نہین مناسب کہ اوسکے سلب حال کے واسطے
کوشش کرے لیکن متوجہ ہو اپنی ہمت سے طریق معلوم
کے موافق دفع کرنے مین اوسکی ظلمت اور کدورت کے یا
اوسکو امر کرے کہ نفی واثبات کا ذکر کرے تو اوس سے
اوسکی ظلمت جاتی رہیگی اس طرح سے کہ ملاحظہ کرے جانب نفی مین
تمام محدثات کا فنا کی نظر سے اور جانب اثبات مین
تصور کرے ذات معبود حق کو ساتھ بقا کے ⁂

فصل

Marfat.com

فصل في الآداب

آداب پیر و مرشد

في الآداب الظاهرة مع الحق
سبحانه هي ان يكون قائما بالاوامر و
النواهي الشرعية ويكون دائما على الطهارة
مستغفرا محتاطا في جميع الامور ويكون
متبعا لآثار السلف الصالح عاملا بها
وادب الباطن هو ان تحفظ قلبك من
خطور الاغيار سواء كان خيرا وشرا
فانهما في الحجاب سواء وادب النبي
صلى الله عليه وآله وسلم على هذا
القياس وادب الاولياء هي انك في
مجالستهم تحفظ خواطرك ولا تتكلم
في حضرتهم بصوت عال ولا تشتغل
في حضورهم بصلوة النوافل وان
صليت معهم تحسن ولا تتكلم في اثناء
كلامهم بل لا يتكلم معهم من غير
ان يسئلوك وكل ما يكرهونه اجعله
مكروهك ولا تنظر في بيتهم الى اسبابهم
وحوائجهم ولا يخطر ببالك رواحك
الى شيخ آخر واخذك منه بل اعتقد
ان شيخك هذا هو موصلك الى مولاك
ولا تعلق قلبك بسواه فان ذلك موجب
لتفرقتك والحاصل ان كل ما يكرهه
الطبع الانساني فارقه وتجنبه فان
سوء الادب مع المشائخ خاصية تقتضي
سد الطريقة وعدم وصول الفيض

آداب میں آداب ظاہرہ حق سبحانہ کے ساتھ
یہ ہین ——— کہ قایم ہووے امر و نہی شرعیت
پر اور ہمیشہ طہارت سے رہے اور استغفار پڑھتا
رہے اور سب امرون مین احتیاط کرتا رہے اور
آثار سلف صالح کا پیرو اور تابع رہے اور اوسپر
عمل کرے اور باطن کا ادب یہ ہے کہ اپنے قلب کی
حفاظت کرے کہ اوسمین غیر کا خطرہ نہ آنے خواہ
نیک ہووہ یا بد ہوا سلیے کہ حجاب ہونے مین دونو
برابر ہین اور آداب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی
قیاس پر ہین اور اولیاء کا ادب یہ ہے کہ اونکی مجلس
مین اپنے خطرون کی حفاظت کرے اور اونکے حضور
مین بلند آواز سے نہ بولے اور اون کے حضور مین
نماز نوافل نہ پڑھے اور اون کے ساتھ اگر پڑھے
تو بہت اچھا ہے اور اون کے کلام کے درمیان
بول نہ اوٹھے بلکہ جبتک وہ خود نہ پوچھین کچھ نہ کہے
اور جسکو وہ مکروہ جانین اوسے آپ بھی مکروہ سمجھے
اور اونکے گھر مین اونکے اسباب اور احتیاجون کیطرف
نظر نہ کرے اور دل مین یہ خطرہ نہ لاوے کہ اور شیخ کی
خدمت مین جاوے اور اوس سے فیض حاصل کرے
بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ یہی پیر تجھکو پہنچاوے گا تیرے مولا
کے پاس اور اپنے پیر کے سوا اور سے تعلق نہ کر کیونکہ یہ موجب
تیرے تفرقہ کا ہوگا الحاصل یہ ہے کہ جس شے کو طبیعت انسانی
مکروہ جانے اوس سے الگ ہو اور بچے اوس سے
کیونکہ بے ادبی خصوصا مشایخ کی راہ خدا کی مانع
ہے اور اوس کے سبب فیض سے محروم رہتا ہے

وينبغي لك ان لا يكون في قلبك ونظرك
غير الحق واسمه وكن دائما مع الحق لاتجد
الغفلة اليك سبيلا وما احسن ما قيل

شعر

اذا كنت في الوقت عن الحق غافلا
فانت في الكفر لكن بخفية
فان دمت في ذي الحال صاحب غفلة
فانك للاسلام سد بجفوة

وحظور الاغيار من روية الالوان و
الاشكال المختلفة ويكون ايضا من مطالعة
الكتب ومن الصحبة المفرقة فينبغي للسالك
ان يكون اياما بغير ملاحظة الاغيار
في صحبة صاحب دولة تمت له السعادة
الجمعية لتحصل له ببركة ملكة الحضور و
الجمعية ثم من ملكة الحضور يحصل الرضاء
والتسليم اللذان هما نهاية العبودية
والعبادة وكمال الاسلام في التسليم و
التفويض فان صاحب التسليم لو طوق
في رقبته طوق اللعنة كابليس فكان
راضيا من حيث انه قضاء الحق وتقديره كمثل
رضاه بايمانه واسلامه لان الطالب الصادق
راض بقضاء الله وقدره لا يفعل نفسه واذا
وقع للطالب مكروه حصل التفاوت عنده
فهو عبد نفسه فان لم يحصل عنده تفاوت
كان عبده اصل كل امر واساسه

اور تجھے چاہیے کہ تیرے دل میں اور نظر میں غیر حق
اور اوسکے نام کی نہو اور ہمیشہ رہو با خدا کہ
غفلت راہ نپائے اور کیا خوب کہا ہے یہ **شعر**

اذا کنت فی الوقت عن الحق غافلا
فانت فی الکفر لکن بخفیہ
فان دمت فی ذی الحال صاحب غفلۃ
فانک للاسلام سد بجفوۃ

اور غیروں کے خطرہ دیکھنے سے بین رنگ اور
شکلین مختلف اور نیز ہوتا ہے کتابوں کے مطالعہ
سے اور ایسی صحبت سے جو تفرقہ ڈالے تو سالک
کو چاہیے کہ کچھ دنوں بلا لحاظ اغیار کے رہے کسی
ایسے صاحب دولت کی صحبت میں جسکو پوری پوری
سعادت ہو جمعیت کی کہ اوسکی برکت سے سالک
کو ملکہ حضور اور جمعیت کا حاصل ہو کیونکہ ملکہ حضور سے
حاصل ہوتا ہے رضا و تسلیم جو کہ نہایت عبودیت کے
ہیں اور عبادت کی اور اسلام کا کمال تسلیم مین ہے اور
تفویض میں کیونکہ صاحب تسلیم کے اگر گلے میں لعنت
کا طوق بھی ڈالا جاوے جیسے ابلیس کے تو وہ راضی
ہوگا اس سے اس حیثیت سے کہ وہ قضا ہے حق کی
اور تقدیر الٰہی ہے ایسا جیسے ایمان و اسلام سے
راضی ہے اس لئے کہ طالب صادق راضی ہے قضاء و
قدر سے اوسکا نفس کچھ نہیں کرتا اور جب طالب کو مکروہ
پہونچے اور اوس کو تفاوت ہو تو وہ اپنے
نفس کا بندہ ہے اور جو تفاوت نہو تو وہ اوس
کا بندہ ہے۔ ہر امر کی اصل اور بنیاد

Marfat.com

هذا فينبغي للعابد ايها السالك ان تكون
دائما عبدا كما ان الله تعالى دائما ربا واذا
كان في مدح وذم تفاوت فما يد
اصنا مرحبانا جملة من الخواص والعوام
قد ذكر والله الموفق الحمد لله رب
العالمين والصلوة والتسليم على سيدنا
محمد سيد الاولين والآخرين وعلى اله
واصحابه والتابعين لهم باحسان
الى يوم الدين انتهى كاتب الحروف
گوید کہ شیخ عبدالاحد بن شیخ محمد بن سعید
بن شیخ احمد السہرندی را در بیان اشغال
طریقہ احمدیہ مکاتیب ست بغایت متین
ازانجملہ سہ مکتوب کہ ایشان آنہا را نویسانیدہ
بجانب حضرت والد بزرگوار فرستادہ
بودند و بآخر آنہا بخط خود این عبارت
نوشتہ کہ مخدوما عرفان پناہا ہر سہ مکتوب
این خاکسار را بمطالعہ گرامی مشرف سازند
وانا الفقیر عبدالاحد عفی اللہ عنہ درین رسالہ
بعینہا نقل کردہ می شود۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ علی کل حال
ہمشیرہ عزیزہ خداپرست از لطائف
انسانی پرسیدہ بودند معلوم نمایند کہ لطائف
پنجگانہ انسانی کہ قلب و روح و سر و
خفی و اخفی باشد از عالم امر اند مقام
آنہا فوق العرش ست کہ بلامکانیست

(مکتوب اول از شیخ عبدالاحد صاحب)

یہ ہے۔ تو اے سالک تجھے چاہیے کہ تو ہمیشہ
بندہ ہو اوسکا جیسے اللہ تعالی ہمیشہ رب ہے
اور جب مدح اور مذمت مین فرق ہوا تو عبادت
اپنے دل کے بتون کی کرتا ہے سب سر خواص و
عوام کا ذکر کر دیا گیا اور اللہ توفیق دینے والا ہے
الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والتسلیم
علی سیدنا محمد سید الاولین والآخرین
وعلی الہ واصحابہ والتابعین لہم باحسان
الی یوم الدین انتہی کاتب حروف کہتا ہے
کہ شیخ عبدالاحد بن شیخ محمد بن سعید بن شیخ
احمد سہرندی کے طریقہ احمدیہ کے اشغال
کے بہت عمدہ مکتوب ہین اون مین سے
تین مکتوب جو اونہون نے لکھوا کر حضرت والد
بزرگوار کو بہیجے تہے۔ اور اون کے آخر
ہاتھ سے یہہ عبارت لکہی تہی کہ مخدوما
عرفان پناہا اس خاکسار کے تینون مکتوب
اپنے مطالعہ سے مشرف کرنا۔
راقم فقیر عبدالاحد عفا اللہ عنہ
وہ مکتوب اس رسالہ مین بعینہا نقل کئے
جاتے ہین۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
الحمد للہ علی کل حال۔ ہمشیرہ عزیزہ خداپرست
نے لطیفہ انسانی پوچھے تہے۔ سو معلوم
کرین کہ پانچ لطیفہ انسانی کہ قلب و روح
و سر و خفی و اخفی ہین عالم امر سے ہین ان کا
مقام فوق العرش ہی جسے لامکان کہتے ہین

Marfat.com

موصوف و عالم ارواح نیز آنرا گویند حق جل وعلا بکمال قدرت خویش آن لطائف را تعشق و تعلق ببدن انسانی داده ازانجا فرود آورده هر یکے را بموضع خاص از بدن که مناسب آن بود جا داده است قلب را جانب چپ از سینه به پستان جا داده است روح را که لطیف تر از قلب ست در مقابل آن بجانب راست او۔ اخفی که لطیف و احسن لطائف است درمیان حقیقی سینه و سر را درمیان قلب و اخفی و خفی را درمیان روح و اخفی و ولایت هر یکے ازین لطائف زیر قدم پیغمبر اولوالعزم ست چنانچه ولایت قلب زیر قدم آدم است علے نبینا و علیه السلام و ولایت روح زیر قدم حضرت ابراہیم ست علی نبینا و علیه السلام و ولایت سر زیر قدم حضرت موسے علے نبینا و علیه السلام و ولایت خفی زیر قدم حضرت عیسے علی نبینا و علیه السلام و ولایت اخفی زیر قدم حضرت خاتم الانبیاء علیه و علیهم الصلوات والتسلیمات۔

باید دانست که تفاوت اقدام اولیا از راه ہمین لطائف است پس هر که زیر قدم حضرت آدم ست علیه السلام و ولایت وی ولایت قلب است و وی صاحب استعداد یک درجه ولایت است ❊

اور عالم ارواح بھی اوسے کہتے ہین حق جل وعلی نے کمال قدرت سے اپنے اون لطائف کو بدن انسان سے تعشق اور تعلق دیکر وہان سے نیچے اوتار کر ہر ایک کو ایک خاص جگہ مین انسان کے بدن مین جو اوسکے مناسب تہا جائے دی ہے قلب کو سینہ کے بائین طرف پستان مین جائے دی ہے روح کو جو قلب سے زیادہ لطیف ہی اوسکی مقابل دائین جانب اخفی کہ لطیف و احسن لطائف ہی درمیان حقیقی سینہ کے سر کو درمیان قلب اور اخفی کے۔ خفی کو درمیان روح اور اخفی کے اور ولایت اسمین سے ہر ایک لطیفے کے زیر قدم ایک اولوالعزم پیغمبر کے ہی چنانچہ قلب کی ولایت حضرت آدم علی نبینا و علیه السلام کے زیر قدم ہے۔ اور روح کی ولایت حضرت ابراہیم علی نبینا و علیه السلام کے زیر قدم ہے۔ اور سر کی ولایت حضرت موسیٰ علی نبینا علیه السلام کے زیر قدم ہے۔ اور خفی کی ولایت حضرت عیسے علی نبینا علیه السلام کے زیر قدم ہے۔ اور اخفی کی ولایت حضرت خاتم الانبیاء علیه و علیهم الصلوات والتسلیمات کے زیر قدم ہے۔

جاننا چاہئے کہ اولیاء کے قدمون کی تفاوت انہین لطیفونکی راہ سے ہے تو جو زیر قدم حضرت آدم علیه السلام کے ہے اوسکی ولایت ولایت قلب ہے۔ اور وہ صاحب استعداد ولایت کے ایک درجہ کا ہے۔

Marfat.com

از درجات خمسه وکسی که زیر قدم حضرت ابراہیم
ست ولایت وی ولایت روحی ست و وی را
استعداد دو درجه است از درجات خمسه وکسی
که زیر قدم حضرت موسی است ولایت وے
ولایت سرّ ست و وی خداوند سه درجه
است از درجات مذکوره وکسی که زیر قدم
حضرت عیسی ست ولایت وی ولایت خفی
ست و وی مستعد چهار درجه است از ان
درجات وکسی که زیر قدم حضرت سرور عالم
کائنات است علیه وعلی آله الصلوٰة والتسلیمات
ولایت وی ولایت اخفی است که اعظم واعلی
واحسن درجات ست وصاحب این ولایت
را قابلیت هر پنج درجه ولایت ست . باید
دانست که تفاوت اقدام انبیا علیهم السلام فیما
بینهم ازین راه نیست بلکه از راه نبوت ست
پس هر که ازین بزرگواران درین راه پیش قدم
باشد همان از دیگران افضل خواهد بود چنانچه
حضرت موسی از حضرت عیسی در مقام نبوت
پیش قدم ست بنا بران از حضرت عیسی
افضل آمد اگرچه در مقام ولایت حضرت
عیسی از حضرت موسی غالب ست چنانچه
بالا مفهوم گشت دیگر باید دانست که اگر مرشد
ومربی طالب صادق المشرب باشد می تواند
که وی را براہے که خود قطع منازل نموده تسلیک
فرماید وبکمالات ولایت محمدی متحقق سازد

پانچ درجوں میں سے ۔ اور جو حضرت ابراہیم علی نبینا
وعلیه السلام کے زیر قدم ہے اوس کی ولایت
ولایت روحی ہے اور اوس کو دو درجوں کی ولایت
کی استعداد ہے پانچوں درجوں میں سے ۔ اور جو
زیر قدم حضرت موسی علیه السلام کے ہے اونکی ولایت
ولایت سرّی ہے وہ ولایت کے تین درجوں کی
استعداد رکھتا ہے درجات خمسه سے اور جو زیر قدم
حضرت عیسی علیه السلام کے ہے اونکی ولایت ولایت
خفی ہے اور وہ چار درجہ ولایت کی استعداد رکھتا ہے
اون درجوں میں سے اور جو حضرت سرور عالم صلی الله علیه
واله وسلم کے زیر قدم ہے اونکی ولایت ولایت اخفی ہے
اعظم واعلی اور احسن سب درجوں کی اور اس ولایت کے
صاحب کو قابلیت پانچوں درجوں کی ولایت ہے ۔ اور جاننا
چاہیے کہ انبیا علیہم السلام کے قدموں کی تفاوت اونکی
آپس میں اس راہ سے نہیں ہے بلکہ نبوت کے راہ سے
ہے تو پس جو ان بزرگواروں میں سے اس راہ میں پیش قدم
ہوگا وہ ہی دوسروں سے افضل ہوگا چنانچہ حضرت
موسی علیه السلام حضرت عیسی علیه السلام سے مقام
نبوت میں پیش قدم ہیں اسلیے حضرت عیسی سے
افضل ہیں اگرچہ مقام ولایت میں حضرت عیسی حضرت
موسی سے غالب ہیں جیسا اوپر لکھا گیا ۔ دوسری
یہ امر جاننا چاہیے کہ اگر مرشد ومربی طالب کا صادق
المشرب ہوگا تو اوس سے ہو سکتا ہے کہ جس رستے
آپ قطع منازل کئے ہیں اوسی راہ طالب کو بھی چلاوے
اور ولایت محمدی کے کمالات کو پہونچا دے

Marfat.com

(بیان رنگہاء لطایف)

وآن مرید اگرچہ خود استعداد فروترین استعداد داشتہ باشد اینجا سخن از حد زیادہ عرض وطول دارد معذور دارند وبہر وقت دیگر موقوف فرمایند دیگر از الوان وانوار لطایف پرسیدہ بودند معلوم نمایند کہ ہر کس موافق کشف و دید خود چیزے گفتہ ونوشتہ است وبران اشیا ابتنا تعبیر وقایع وتفسیر معاملات نمودہ اما آنچہ از حضرت عالی درجات خود مفہوم نمودہ در منصۂ تحریر می آرد باید دانست کہ نور قلب نور زرد ست ونور روح نور سرخ ست ونور سر سفید ونور خفی سیاہ ونور اخفی سبز ظاہر.

(بیان حقیقت و ماہیت نفس)

از حقیقت وماہیت نفس پرسیدہ بودند معلوم شریف باد کہ نفس خبیثہ است از عالم خلق ومحل وی دماغ ست بالذات بشرارت وخباثت متصف ست وخود را در رنگ لطایف لطیفۂ نفسیہ وانمودہ است ودعوی ریاست وکیاست کردہ بر تمامی اجزا ولطائف تصرفات فاسد نمودہ وباغوای ابلیس پر تلبیس علیہ اللعنۃ سائر لطائف واجزا را باوصاف ذمیمہ خود متصف ساختہ است واز توجہ بجناب قدس خداوندی محروم داشتہ بخسارت ابدی وبعدت سرمدی رسانیدہ ہر کرا عنایت ازلی دستگیری ورہنمونی نمود بر شرارت وخباثت وی اطلاع یافتہ واز مکاید ومفاسد وی روی تافتہ متوجہ بارگاہ قدس گشتہ بسعادت ابدی پیوستہ

اور وہ مرید اگرچہ خود اپنی استعداد کمتر رکھتا ہو یہاں سخن بہت طول وعرض رکھتا ہے کہ حد سے زیادہ ہے معذور رکھیں اور پھر کسی وقت پر موقوف فرمائیں اور انوار ولطایف کے رنگ پوچھے تھے سو معلوم کریں کہ ہر شخص نے اپنے کشف ونظر کے موافق کچھ کہا اور لکھا ہے اور اوسکے اوپر بنا تعبیر وقایع اور تفسیر معاملات کی رکھی ہے مگر میں نے اب جو حضرت عالی درجات سے سمجھا ہے۔ لکھتا ہوں۔ جاننا چاہیے کہ قلب کا نور زرد ہے۔ اور روح کا نور سرخ ہے اور سر کا نور سفید ہے اور خفی کا نور سیاہ ہے اور اخفی کا نور سبز ظاہر حقیقت وماہیت نفس جو دریافت کی تھی آپ کو معلوم ہو کہ نفس خبیثہ ہے عالم خلق سے اور اوس کا محل دماغ ہے بالذات شرارت وخباثت سے متصف ہے اور اپنے تئیں لطایف کی طرح لطیفۂ نفسیہ ظاہر کیا ہے اور ریاست ودانائی کا دعوی کر کے تمام اجزا ولطایف پر تصرفات فاسد کرکے شیطان علیہ اللعن کے بہکانے سے تمام لطائف واجزا کو اپنے اوصاف ذمیمہ سے متصف کر دیا ہے اور درگاہ پاک خداوندی کی طرف متوجہ ہونے سے محروم رکھکر نقصان ابدی کو پہونچایا ہے عنایت ازلی نے جس کی دستگیری ورہنمائی کی اوس نے اوس کی شرارت وخباثت پر اطلاع پائی اور اونکے فریبوں اور مفسدوں سے مونھ پھیر کر متوجہ اس درگاہ پاک کا ہوا اور سعادت ابدی کو پہونچا:

Marfat.com

وچون نفس تزکی و تطہر گردد و از اوصاف و
رذائل خود بالکل بیرون آید سر آئینہ بفضل اللہ
سبحانہ بمرتبہ عظیم از ولایت و بقرب و مشاہدہ
و بمقام رضا مشرف می شود و از جمیع لطائف
انسانی بالادست میگردد و سیر وی از ہمہ بلند
میرود وی را بعد حصول کمال بر تخت عہدہ اجلاس
میفرمایند و ریاست وکیاست لطائف وے
رامی بخشند عجب سرے است اخبث الاشیاء
بعد از تطہیر و تنویر اشرف الاشیا می گردد۔
اولئک یبدل اللہ سیاتہم حسنات قال
علیہ السلام خیارکم فی الجاہلیۃ خیارکم فی الاسلام اذا
فقہوا والسلام علی من اتبع الہدے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ الحمد للہ
وسلام علی عبادہ الذین اصطفے اما
بعد چون سالک از حجاب ہستی و خویشتن پرستی
بیرون شود و دیدہ باطنش بکحل الجواہر معرفۃ
مکحل گردد لامحالہ آیاتے وکراماتے کہ در نفس
وی بحکم وفی انفسکم افلا تبصرون ای فی انفسکم آیات
عظیمۃ افلا تبصرون ببصر البصیرۃ مودع است
مشاہدہ نماید بعد از ان بمقتضے من عرف نفسہ فقد
عرف ربہ بار در بارگاہ قدس یابد برخے از
حقایق و آیات کہ در قالب انسانی تعبیہ نمودہ اند
مذکور میگردد و بگوش ہوش استماع نمایند
بدانند کہ انسان کہ عالم صغیر عبارت ازان ہست
مرکب از اجزاء عشرہ است کہ اصول آنہا

اور جب نفس پاک و مطہر ہوجاتا ہے اور اپنے
سب وصف رذائل بالکل چھوڑ دیتا ہی البتہ اللہ
سبحانہ کی فضل و کرم سے بڑے مرتبہ سے ولایت اور قرب
اور مشاہدہ اور مقام رضا کی مشرف ہوتا ہی اور سب
لطائف انسانی سی بالادست ہوجاتا ہی اور اوسکی
سیر سب سے بلند ہوتی ہی اوسکو حصول کمال کے بعد تخت عہدہ
پر اجلاس فرماتے ہین اور ریاست وکیاست سب
لطائف کی اوسکو ملتی ہی عجب بھید ہی کہ جو سب سے
خبیث زیادہ ہی بعد پاک اور منور ہونے کے اشرف
سب سے ہوجاتا ہی۔ اولئک یبدل اللہ سیاتہم حسنات
فرمایا ہی علیہ الصلوۃ والسلام نے خیارکم فی الجاہلیۃ
خیارکم فی الاسلام اذا فقہوا والسلام علی من اتبع
الہدیٰ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام
علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اس کے بعد جاننا
چاہئیے کہ جب سالک اپنی ہستی اور خود پرستی سے
نکل آتا ہے اور اوسکی باطن کی آنکھہ معرفت کی کحل الجواہر
سے سرمہ سا ہوجاتی ہی تو ضرور آیتین اور کراماتین
جو اوسکی نفس مین چشم بصیرت مین امانت رکھی
ہوئی ہی بموجب وفی انفسکم فلا تبصرون ای فی انفسکم
آیات عظیمۃ افلا تبصرون کی وہ مشاہدہ کرتا ہی اسکے
بعد بمقتضائی من عرف نفسہ فقد عرف ربہ بارگاہ
قدس مین وصل پاتا ہی قالب انسانی مین جو حقایق
اور آیتین تعبیہ ہین کچھہ اونمین سے مذکور ہوتی ہین بگوش
ہوش سنو جان لو کہ انسان کہ اوسکو عالم صغیر
کہتے ہین اوس اجزاسے مرکب ہے جنکی اصلین

Marfat.com

در عالم کبیر ست و عالم کبیر عبارت از مجموعہ کائنات است چہ خلق چہ امر و پنج ازان از عالم خلق ست کہ نفس عناصر اربعہ است و پنج ازان از عالم امر باشد چنانچہ اصول عناصر اربعہ در عالم خلق موجود ست ہمچنین اصول لطائف خمسہ مذکورہ در عالم امر کہ عبارت از فوق العرش است و بلامکانیت معروف و متحقق ست و فوق عرش مجید و تحت اصول دیگر قلب است و لہذا قلب را برزخ درمیان عالم خلق و امر فرمودہ اند چہ منتہائے عالم خلق عرش مجید ست و باین وجہ کہ عرش مجید منتہائے عالم خلق ست و رو بامر دارد وے را نیز برزخ گفتہ اند و فوق اصل قلب اصل روح است و فوق آن اصل سر و فوق ان اصل خفی و فوق آن اصل اخفی چون حق جل و علا خواست کہ انسان را بمقتضائے حکمت بالغہ باین نوع ترکیب دہد بعد از تسویہ قالب ہر یکے ازین لطائف خمسہ را تعلقے و تعشقے باین عنصر جسمانی دادہ از فوق العرش فرود آوردہ بمقام خاص کہ ہر یکے را بآن مقام مناسبت بود تمکن ساختہ لطیفہ قلب را درین مضغہ کہ در تہ پستان چپ ست و قلب صنوبریش خوانند جا دادند و صنوبری لقبش برائے آن کنند کہ وے مانند ثمر صنوبر مقلوب ست و اصل الاصل این لطیفہ

عالم کبیر مین ہے اور عالم کبیر مجموعہ کائنات ہے خلق ہو خواہ امر ہو اون وس مین پانچ تو عالم خلق سے ہین ایک تو نفس او رچار عنصر اور نیز پانچ عالم امر سے ہین جسطور چار عناصر کے اصلین عالم خلق مین موجود ہین اس طور لطائف خمسہ کو رسمے اصلین عالم امر مین جو عرش کے اوپر لامکان مشہور ہے متحقق ہین اور فوق عرش مجید اور تحت اور اصول کے قلب ہے اور اسی سبب قلب کو برزخ درمیان عالم خلق و عالم امر کے فرمایا ہے اسواسطے کہ عالم خلق کے انتہا عرش مجید ہے اور اسوجہ سے کہ عرش مجید عالم خلق کی نہایت منتہی ہے اور امر کی طرف منہ رکھتا ہی اوسے بھی برزخ کہتے ہین اور اصل قلب کی فوق اصل روح ہے اور اوسکے فوق اصل سر اور اوسکی فوق اصل خفی اور اوسکی فوق اصل اخفی جب تعالیٰ شانہ نے چاہا کہ انسان کو اپنی حکمت بالغہ کے مقتضا سے اس نوع سے ترکیب دے تو بعد قالب کے تسویہ کے ان لطائف خمسہ سے ہر ایک کو اس عنصر جسمانی سے تعلق اور تعشق دیکر فوق العرش سے اوتار کر مقام خاص مین جسکو جس مقام سے مناسبت تہی تمکن کیا لطیفہ قلب کو اس مضغہ مین جو زیر پستان چپ ہے اور اوسے قلب صنوبری کہتے ہین جائے دی اور اوسے صنوبری اسواسطے کہتے ہین کہ وہ مانند صنوبر کے پہل کے ہے جو اولٹا ہوا ہو، اور اصل الاصل اس لطیفہ کے

(لطیفہ خفی)

قدس از راہ ہمین لطیفہ خواہد بود اما بعد قطع
لطائف سابق وصاحب این مرتبہ را استعداد
حصول سہ مرتبہ است از مراتب پنجگانہ ولایت
الا بقسر من القاسر و نور این لطیفہ را سپید
تعین فرمودہ اند و لطیفہ خفی را کہ سر الطف
ست ما بین روح و وسط جا دادند و اصل الاصل
این لطیفہ صفات سلبیہ تنزیہیہ است کہ فوق
شیونات ذاتیہ اند وحصول فنا این لطیفہ
وصول ہمان صفت است و نور این لطیفہ را
نور سیاہ تعین نمودہ اند و ولایت این لطیفہ
زیر قدم حضرت عیسےٰ است علی نبینا وعلیہ السلام
وہر کہ زیر قدم حضرت عیسےٰ است راہ وی بجناب
قدس از ہمین لطیفہ خواہد بود بعد از قطع
لطائف سابق الا بقسر من القاسر وصاحب
این مشرب را استعداد حصول چہار مرتبہ
است از مراتب پنجگانہ ولایت و لطیفہ

(لطیفہ اخفیٰ)

اخفی کہ الطف و احسن و اجمل لطائف
عالم امر ست و اقرب است بحضرت اطلاق
وی را در وسط حقیقی سینہ کہ مرکز ست
و مناسبت تام دارد بحضرت اجمال
جا دادند و اصل الاصل این لطیفہ مرتبہ
است کہ کالبرزخ ست درمیان مرتبہ
تنزیہیہ و درمیان احدیت مجردہ و فنا
این لطیفہ ہم مربوط بہ تحت ہمان مرتبہ مقدسہ
است و نور این لطیفہ نفید را

قدس مین اسی لطیفہ کی راہ سے ہوگا مگر بعد
قطع پہلے لطیفوں کے اور اس مرتبہ والیکو استعداد
تین مرتبہ کے ہوتے مراتب پنجگانہ ولایت مین سے
الا بقسر قاسر اور اس لطیفہ کا نور سفید تعین
فرمایا ہے اور لطیفہ خفی کو کہ سر سے بہت لطیف
ہے درمیان روح اور وسط کے جا دی ہے
اور اصل الاصل اس لطیفہ کے صفات سلبیہ تنزیہیہ ہے
کہ شیونات ذاتیہ کی فوق ہین اور حصول اس لطیفہ کو فنا
کا اوسی صفت کا وصول ہے اس لطیفہ کا نور
سیاہ تعین کیا ہے اور اس لطیفہ کی ولایت
حضرت عیسےٰ علی نبینا وعلیہ السلام کے زیر قدم ہے
اور جو زیر قدم حضرت عیسےٰ کے ہے اُسکو راہ جناب
قدس مین اسی لطیفہ سے ہوگی بعد قطع لطائف
سابق کے مگر بقسر قاسر اور اس مشرب کے
صاحب کو استعداد حصول چار مرتبہ کے ہے
پنجگانہ مراتب ولایت مین سے اور لطیفۂ
اخفی کہ بہت لطیف اور احسن اور اجمل سب لطائف
عالم امر سے ہے اور بہت قریب ہے حضرت اطلاق سے
اوسکو سینہ کے وسط حقیقی مین جو مرکز ہے
اور بہت مناسبت رکھتا ہے حضرت اجمال سے
جگہہ دی ہے اور اصل الاصل اس لطیفہ کی ایک
مرتبہ ہے مثل برزخ کے درمیان تنزیہہ
اور درمیان احدیت مجردہ کے اور اس
لطیفہ کے فنا بھی مربوط اوسی مرتبہ مقدسہ کے
تحت سے ہے اور اس لطیفہ کے نفید کا

Marfat.com

نور سبز بیان فرمودہ اند و ولایت این
لطیفہ زیر قدم حضرت رسالتپناہ است صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم و صاحب این مرتبہ عالیہ را بالذات
استعداد حصول تمام مراتب پنجگانہ ولایت است
از زبان الہام ترجمان حضرت قطب الاقطاب سلمہ ربہ
شنیدم کہ حضرت مجدد الف ثانی روزے چنیں
گوہر فشاندند کہ ادائے صلوٰۃ صبح در وقت غلس
ستمر فنا را خفی است باید دانست کہ عروج
لطائف خمسہ عالم امر تا دائرہ اولی ولایت کبریٰ
است کہ متضمن سہ دائرہ و یک قوس است
خواہد بود و چون ازان دائرہ معاملہ بالا رود
و در دائرہ اصل و اصل الاصل سیر افتد
معاملہ بالنفس خواہد افتاد و نفس بحصول فناء
اتم و بقاء اکمل و بشرح صدر و اسلام حقیقی
و بحصول و اطمینان و بار تقا بمقام
رضا مشرف خواہد شد بعد ازان کہ سیر در
ولایت علیا افتد معاملہ باسہ عنصر یعنے
ناری - و آبی - و ہوائی خواہد افتاد و اگر
ازانجا بفضل اللہ ترقی واقع شود در کمالات
نبوت سیر واقع بود معاملہ با جزاء ارضی خواہد
افتاد و ازانجا اگر ترقی واقع شود خواہ
در کمالات رسالت خواہ در حقائق ثلثہ یعنی
حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و حقیقت
صلوٰۃ معاملہ با ہیئت وحدانی کہ از مجموع اجزاء
عشرہ عالم خلق و امر بعد ؞

نور سبز بیان فرمایا ہے اور اس لطیفہ کے
ولایت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے زیر قدم ہے اور اس بلند مرتبہ والیکو بالذات
استعداد حصول تمامی مراتب پنجگانہ ولایت کے ہے
حضرت قطب الاقطاب سلمہ ربہ سے زبان الہام
بیان سے مین نے سنا ہے کہ ایک روز حضرت مجدد الف
ثانی نے ایسا فرمایا کہ صبح کی نماز اندھیرے مین پڑھے
تو فنا اخفی حاصل ہوتی ہے جاننا چاہئے کہ لطائف
خمسہ عالم امر کا عروج دائرہ اولی ولایت کبرے
تک جو متضمن تین دائرہ اور ایک قوس کا ہے
ہوگا جب اوس دائرہ سے معاملہ ترقی کرے اور
دائرہ اصل اور اصل الاصل مین سیر کرے
نفس سے معاملہ پڑیگا اور نفس حاصل ہونے سے
پوری فنا اور کامل بقا کے اور کشادگی سینہ و اسلام
حقیقی کی اور حصول اور اطمینان کے مقام رضا
کے ترقی سے مشرف ہوگا اوسکے بعد جب ولایت
علیا مین سیر ہوگی تین عنصر سے معاملہ پڑیگا یعنے
ناری - و آبی - و ہوائی سے اور اگر وہان سے
خدا تعالے کے فضل سے ترقی ہوئی تو کمالات
نبوت مین سیر واقع ہوگی معاملہ اجزاء ارضی سے پڑیگا
اور جو وہان سے ترقی واقع ہوئی تو خواہ کمالات
رسالت خواہ حقائق ثلثہ مین یعنے حقیقت کعبہ
و حقیقت قرآن و حقیقت صلوٰۃ مین
معاملہ ہیئت وحدانی سے جو مجموع اجزاء
عشرہ عالم خلق اور امر سے ہے بعد

Marfat.com

از حصول کمالات ہر یک فرادی فرادی
حاصل شدہ خواہد افتاد بعد ازان بمعاملہ از
عقل و فہم ما و شما برترست اللہ سبحانہ و تعالیٰ
بمحض عنایت بےغایت خویش ازین کمالات
بہرہ تمام عنایت فرماید انہ قریب مجیب بحمد
اللہ سبحانہ کہ بطفیل حضرات عالی درجات قدس
اللہ تعالیٰ اسرارہم العالیہ بایں مراتب مذکورہ و
دیگر معاملات کہ نسبت بایں معاملات کالسماء
من الارض بہرہ بقدر استعداد بل فوق الاستعداد
کرامت فرمود این ذرہ را از خاک مذلت
برداشتہ ہمعنان آفتاب ساختہ شکر این مرتبہ اگر
ہزار سال بصد ہزار زبان بہزاران ادا اظہار نماید
یکی از ہزار بر منصہ ظہور نیاورد فللہ الحمد و المنۃ کما
یلیق بشانہ و یحری والسلام علی رسولہ و آلہ و صحبہ
البررۃ التقی اظہار این قسم سخنان اگرچہ موہم افتخار
و مباہات ست اما بموجب اظہار النعمۃ من
الشکر لاسیما عند الاحباب المخلصین المطلعین علی
الاسرار المشتاقین لذلک الآثار و الاخبار مذکورہ
نمودہ شد ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا
بحرمۃ سیدنا محمد النبی الامی العربی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم +

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔
اخوی شیخ محمد کبیر معلوم نمایند کہ قرب نوافل
عبارت ازان ست کہ سالک خود را فاعل یابد

ہونے کمالات جدا جدا ہر ایک کے بڑے کا
بعد ازاں ہماری تمہاری عقل و فہم سے معاملہ
برتر ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ محض عنایت بے نہایت
سے اپنے ان کمالات سے بہرہ پورا عنایت
فرمائے۔ انہ قریب مجیب اللہ سبحانہ کا شکر
ہے کہ بطفیل حضرات عالی درجات قدس
اللہ اسرارہم کے ان مراتب مذکورہ اور اور
معاملات سے جن میں ان کی نسبت زمین و
آسمان کا فرق ہے اپنی استعداد کے لایق بلکہ
استعداد سے زیادہ بہرہ کرامت فرمایا ہے
اور اس ذرہ کو خاک مذلت سے اوٹھا کر
آفتاب کی برابر کر دیا ہے۔ اس مرتبہ کا شکر اگر
ہزار سال سو ہزار زبان سے ہزاروں طرح
سے ظاہر کرے تو ہزار میں سے ایک بھی
کر سکے فللہ الحمد والمنۃ للہ کما یلیق بشانہ و یحری
والسلام علی رسولہ و آلہ و صحبہ البررۃ التقی اس
قسم کی باتوں کا ظاہر کرنے سے اگرچہ فخر و بڑائی کا
وہم ہوتا ہے لیکن بموجب اظہار النعمت من
الشکر کے خصوصا ایسے دوستوں سے جو مخلص اور
محرم اسرار اور اُسکے مشتاق ہوں اس آثار و
اخبار کے مذکور کیا گیا ربنا لا تواخذنا ان نسینا او
اخطانا بحرمۃ سیدنا محمد النبی الامی العربی صلی اللہ
علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ والسلام علی عبادہ
الذین اصطفیٰ میرے بھائی شیخ محمد کبیر معلوم کریں کہ
قرب نوافل اسی کہتے ہیں کہ سالک اپنے تئیں فاعل پائے

Marfat.com

وحق راآلت چنانچہ بی یسمع وبی یبصر اشارہ ہست
بآن وقرب فرائض عبارت است ازان کہ
سالک خود راآلہ یابد وحق را فاعل چنانچہ الحق
ینطق علی لسان عمر اشارت است ازان و
این قرب ثمرہ فناء وجود سالک ست بخلاف
قرب سابق وجمع بین القربین آنست کہ سالک
خود را درمیان شی نیابد نہ فاعل نہ آلت
چنانچہ بعض اہل دل ازان مقام چنین اشارہ
نمودہ اند **مصرعہ**
عشق ست درمیانہ برما منہد بہانہ ۔ وآیہ
کریمہ ومارمیت اذرمیت ولکن اللہ رمے
گویا مشعر برہر سہ مقام ست چہ مارمیت رمز
از قرب فرائض ست واذرمیت کنایہ از
قرب نوافل ولکن اللہ رمی اشارہ بجمع
بین القربین والسلام علی من اتبع الہدی والتزم
متابعۃ المصطفے علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات
العلی انتہت المکاتیب الثلاثۃ ودرآخراین
اوراق شیخ عبدالاحد بخط خود این فائدہ تحریر
فرمودند عادت مشایخ کرام آنست کہ سالک
مبتدی را اول بذکر قلب مشغول سازند تاجوہر
وملکہ شود بعد ازان ذکر روح فرمایند بعد ازان
ذکر اخفی بعد ازان ذکر نفس ومحلہا الدماغ
بعد ازان اگر خواہند ذکر سر وخفی فرمایند بعد
ازان سریان درتمام اعضا تاحصول ملکہ و
سلطان ذکر شود و دانست کہ بر ذکر قلب وروح

اور حق کو اپنے اعضا چنانچہ بی یسمع وبی یبصر
اوسکا اشارہ ہے ۔ اور قرب فرائض اوسے
کہتے ہیں کہ سالک اپنے تئیں اعضا پاوے اور
حق کو فاعل جیسے الحق ینطق علی لسان عمر ۔ اور
سب کی طرف اشارہ ہی اور یہ قرب ثمرہ دیتا ہے
فناء وجود سالک کا بخلاف پہلے قرب کے اور جمع
بین القربین یہ ہی کہ سالک اپنے تئیں درمیان میں
کچھ نہ پاوے نہ فاعل نہ اعضا چنانچہ بعض اہل دل
نے اوس مقام سے ایسا اشارہ کیا ہی **مصرعہ**
عشق ست درمیانہ برما منہد بہانہ
اور آیہ کریمہ ومارمیت اذرمیت ولکن اللہ رمے
گویا تینوں مقام کی خبر دیتا ہے ۔ کیونکہ مارمیت
قرب فرائض سے ہے ۔ اور اذرمیت کنایہ
قرب نوافل سے ولکن اللہ رمی اشارہ جمع
بین القربین سے ہی والسلام علی من اتبع الہدی
والتزم متابعۃ المصطفے علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات
العلی وہ تینوں مکتوب ہوچکے اور آخر میں ان ورقوں
کے شیخ عبدالاحد نے اپنے ہاتھ سے یہ فائدہ
تحریر فرمایا کہ مشایخ کرام کی عادت ہی کہ سالک مبتدی
کو اول ذکر قلب سے مشغول کرتے ہیں تاجوہر اور
ملکہ ہوجاوے اسکے بعد ذکر روح فرماتے ہیں
بعد ازان ذکر اخفی بعد ازان ذکر نفس اور اسکی جگہ
دماغ ہی اسکے بعد اگر چاہیں ذکر سر اور خفی فرمائیں
بعد ازان سریان تمام اعضا میں تاحصول ملکہ وسلطان
ذکر ہوجاوے اور اکثر ایسا ہی کہ ذکر قلب وروح

Marfat.com

واخفی کفایت کنند وگاه بر قلب تنها اکتفا
نمایند اما شرط آنست که ذکر جوہر قلب گردد
وبسا دیده شده است که بمجرد ذکر قلب گفتن
سلطان ذکر و سریان در سایر اجزا و اعضا
متحقق گردیده بالجمله بقدر استعداد مبتدی
سلوک باید نمود والسلام علی من اتبع الہدی انتہی
ما اردنا ایراده من کلام الشیخ عبدالاحد قدس
سره کاتب الحروف گوید ملا محمد دلیل ذکر کرده اند
که بجانب امیر موسے بہٹی کوٹی یکی از بزرگان
خانواده احمدیه این مکتوب نوشته بودند
وامیر موسے انرا استحسان کردند و یاران خود را
گفتند که نقل آنرا نوشته گیرند باسمه سبحانه نحمده
ونصلی ونسلم خدام ولایت پناه ہدایت دستگاه
سیادت مرتبت نجابت منزلت میر محمد موسے
سلمه ربه سلام دوستانه وتحیت مخلصانه
ازین فقیر حقیر محمد ہادی عفی الله عنه
مطالعه فرمایند و دریوزه گر دعوات
سلامتی خاتمه وعفو وعافیت دنیوی و
اخروی شمرند فقیر چون ضعف بدن
بسیار داشت ازین جهت بدانچه مامور
بود نپرداخت الحال بارے تخفیف
یافته تحریر می نماید که چون طالب صادق
پیش شیخ کامل ومکمل رود اول بذکر
دل که آشیانه او بجانب دست چپ است
امر فرمایند چون این ملکه شود بذکر روح که بطرف

واخفی پر اکتفا کرتے ہین اور کبھی فقط ذکر قلب
پر اکتفا کرتے ہین مگر شرط یہ ہے کہ ذکر قلب کا جوہر
ہوجائے اور اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ فقط ذکر قلب
کہنے سے سلطان ذکر اور سریان تمام اجزا و اعضا
مین متحقق ہوا ہے حاصل یہ کہ بقدر استعداد مبتدی کے
سلوک چاہئے کرنا والسلام علی من اتبع الہدی تمام
وہ جسکا ہمنے ارادہ کیا تہا شیخ عبدالاحد قدس سرہ
کے کلام سے۔ کاتب الحروف کہتا ہے ملا محمد دلیل نے
ذکر کیا ہے کہ امیر موسے بہٹی کوٹی کو ایکنے بزرگون مین
سے احمدیہ خانوادہ کے یہ مکتوب لکھا تہا اور امیر
موسے نے اوسکی بہت سی تعریف کی اور اپنے یارون
سے کہا اسکی نقل لکھہ لو۔ باسمہ سبحانہ نحمدہ
ونصلی ونسلم خدام ولایت پناہ ہدایت دستگاہ
سیادت مرتبت نجابت منزلت میر محمد موسے
سلمہ ربہ سلام دوستانہ اور تحیۃ مخلصانہ اس
فقیر حقیر محمد ہادی عفی اللہ عنہ کا مطالعہ
فرمائین اور مانگنے والا دعا سلامتی خاتمہ
اور عفو و عافیت دنیا و آخرت کا گنین
فقیر کو جو ضعف بدن بہت تہا اس
سبب جس کا امر ہوا تہا وہ نہ بجالاسکا
اب کچہ تخفیف پائی ہے تو لکھتا ہے
کہ جب طالب صادق شیخ کامل ومکمل
کے روبرو جائے اول ذکر دل کا کہ
اوس کا ٹھکانا بائین ہاتہ کی طرف ہے امر
فرمائین جب اسکا ملکہ ہوجائے تو ذکر روح کہ اوسکی

Marfat.com

راست اوست دلالت فرمایند چون آن
ذکر نیز ملکه شود می باید که بذکر ستر که متصل دل
ست لیکن بیمین قلب ست حکم فرمایند و چون
آن نیز ملکه شد بذکر خفی که پہلوی روح اما جانب
یسار روح مقام دارد مامور سازد و چون
آن نیز ملکه شود بذکر اخفی که متوسط ہمه است
و در وسط صدر جائے اوست محکوم سازد
و این جوہر اخفی از سایر جواہر عالم امر اعلی
است چنانچه بیاید انشاء اللہ تعالے و چون
اخفا نیز بذکر گویا شود امر بذکر نفس نماید که
دماغ جائیگاہ اوست و چون این لطائف ستہ
متجر بذکر شدند امر بذکر نفی و اثبات فرماید بطریق
معہود و چون بعد و بست و یکبار برسد نصابش تمام
شود و فنای قلب که اول قدم ست در اطوار ولایت
ظہور فرماید و فنای قلب اثر آن تجلی افعال ست که اصل
اوست چه قلب افعال الٰہی ست و آن مربی ولایت
حضرت آدم ست علی نبینا و علیه السلام پس از ان
بقای قلب بارہ افعال ایزدی ست جل شانه که
ہر ظل را با اصل خود شاہراہ ست بالفنا فیه
والبقا به بعد از ان معامله فنای روح ست و
بقا او باصل خود که صفات حق است و صفات مربی
ولایت نوحی و ولایت ابراہیمی ست علی نبینا
و علیہما السلام والصلوٰة که ہر دو ولایت مربوط بر حرم
ست و باصل اوست که صفات ست باعتبار ۴
مختلف که ولایت ابراہیمی تفصیلی ست و ولایت

دائیں طرف ہے ارشاد کریں جب وہ ذکر بھی
ملکہ ہو جائے تو ذکر ستر جو دل کے متصل ہے
لیکن دائیں طرف بتائیں اور جب وہ بھی ملکہ
ملکہ ہو جائے تو ذکر خفی کا جو روح کے پہلو
میں ہے مگر بائیں طرف رہتا ہے مامور فرمائیں
اور جب وہ بھی ملکہ ہو جائے ذکر اخفی کا کہ سب کے درمیان
ہے اور وسط سینہ میں اوسکی جگہ ہے اُسے حکم کریں
اور یہ جوہر اخفی تمام جوہروں سے عالم امر کے اعلیٰ
ہے چنانچہ آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ اور جب
اخفی بھی ذاکر ہو جائے تو ذکر نفس کا حکم کریں کہ
نفس کا مقام دماغ ہے اور جب یہ لطائف ستہ
ذکر سے متحیر ہو گئے تو ذکر نفی و اثبات فرمائیں بطریق
معلوم اور جب عدد میں اکیس ۲۱ تک پہنچے اوسکی نصاب
پورے ہو گئے اور فنای قلب جو اطوار ولایت میں اول
قدم ہے ظہور فرمائی اور فنای قلب اوس تجلی افعال کا
اثر ہے جو اوسکی اصل ہے کیونکہ قلب افعال الٰہی ہے اور وہ
مربی ولایت حضرت آدم کا ہے علی نبینا علیہ السلام اسکے
بعد بقای قلب ایک تھوڑا افعال ایزدی ہے جل شانہ اسلئے
کہ ہر ظل کو اپنی اصل سے رستہ ہے اوسمیں فنا ہونیکا
اور اوس سے باقی ہونیکا اسکے بعد معاملہ فنای روح ہے اور
اوسکے بقا اپنی اصل سے کہ حق کے صفات ہیں اور
صفات مربی ولایت نوحی و ولایت ابراہیمی ہے علی نبینا
وعلیہما الصلوٰة والسلام کہ دونو ولایتیں مربوط روح
سے ہیں اور اوسکی اصل ہے کہ صفتیں ہیں باعتبارات
مختلف کہ ولایت ابراہیمی تفصیلی ہے ولایت

Marfat.com

نوح تا آن مجملست ومن بعد معاملہ بہ سر ست
وفنا وبقا باصل اوست کہ شیون ایزد ست
تعالیٰ شانہ وشیون در اصطلاح ما عبارات
مندمجہ حضرت ذات تعالیٰ را گویند کہ معانی
زاید برذات نباشند وصفات است انکہ معانی
زاید برذات سبحانہ باشند ودر خارج موجود
باشند وولایت سر ولایت موسوی ست علی
نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ثم الامر بالخفی
وفناءہ وبقاءہ باصلہ وھو التقدیسات والتنزیہات
السبحانیہ وھذہ الولایۃ ولایۃ عیسویۃ
علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ثم
الامر بالاخفی وفنائہ وبقائہ باصلہ وھو
شان جامع الاسماء والصفات والشئون
والاشارات والتنزیہات والتقدیسات و
ھذہ الولایۃ ولایۃ محمدیۃ علی صاحبہا
الف الف صلوات وسلام ومربی ھذہ
الولایۃ حقیقۃ الحقایق واقرب الولایات
واجمعہا واعلاھا واشرفہا وافضلہا و
مستحق للولایات الخمسۃ ومقتضیۃ لزوال
العین والاثر یا من المعارف ویستتبع المحبوبیۃ
ثم الامر بالنفس وفنائہا اتم وبقائہا الاکمل
ثم الامر باصولہا واصول اصولہا حتی ینتہی
الی الذات تعالیٰ والترقی ھناک
لیس بالفناء بل بامر آخر

([illegible])

نوحی اوس سے مجمل ہی اسکے بعد معاملہ سر سے ہے
اور فنا وبقا اوسکی اصل ہے کہ شیون ایزدی ہے
تعالیٰ شانہ اور شیون ہماری اصطلاح میں اوسے
کہتے ہیں جو عبارتیں حضرت ذات واجب تعالیٰ میں
مندمج ہوں کہ معانی زاید برذات نہو اور صفات سے
وہ جو معانی زاید برذات سبحانہ ہوویں اور خارج میں
موجود ہوویں اور ولایت سر ولایت موسوی ہے
علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام پہر معاملہ خفی سے ہے
اور اوسکے بعد فنا وبقا اوسکی اصل سے ہے اور
وہ تقدیس وتنزیہات سبحانیہ ہے اور یہہ ولایت
ولایت عیسوی ہے علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام
پہر معاملہ اخفی سے ہے اور اوسکی فنا وبقا اوسکی
اصل سے ہے کہ وہ شان جامع اسماء وصفات
اور شیون اور اشارات اور تقدیسات وتنزیہات
ہے اور یہہ ولایت ولایت محمدیہ ہے اوپر ہزار
ہزار درود وسلام اور مربی اس ولایت کا
حقیقۃ الحقایق اور اقرب الولایات اور
اجمع الولایات ہے اور اعلیٰ اور اشرف اور
افضل ولایات ہے اور مستحق ولایت خمسہ
ہے اور اناخذ کرنے والی ہے زوال عین کا
اور اثر معرفتونکا پہنچانیوالی ہے اور پہر وہی محبوبیت
کے پہر معاملہ نفس سے بڑہتا ہے اور اوسکی فنا بہت
تمام اور اوسکی بقا بہت کامل ہی پہر معاملہ اوسکی اصلوں
سے اور اصلونکی اصلونسے بڑہتا ہے یہانتک کہ منتہی ہوتا ہی
ذات حق تعالیٰ تک اور وہاں ترقی فنا سے نہیں بلکہ

Marfat.com

(مکتوب در بیان طریقہ احسنیہ فرع نقشبندیہ)

اصل کتاب

بام آخر بین فی موضعہ والسلام والاکرام
کاتب حروف میگوید سلوک طریقہ احمدیہ درطی
این مکاتیب فی المجملہ واضح شد حالا ابندے
از روش طریقہ احسنیہ کہ منسوب ست بشیخ
آدم بنوری نیز درین ضمن مکتوب شیخ عبد النبی
سیام چوراسی کہ درین روزگار مقتدائے
طریقہ احسنیہ بودند وجمہور اہل این طریق را
چہ خاص وچہ عام توجہ بایشان بود۔ وجمہور
این طریق متفق اند برآنکہ ایشان را در ترتیب
سالکان بروش این طریق قدمی راسخ بود ذکر
مینماید عزیزی صالح در مکہ معظمہ ذکر کرد این
مکتوب شیخ عبد النبی ست وبنار کار ایشان
براین بود ومن عندہ کتبنا ہذا المکتوب واللہ
اعلم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام
علی عبادہ الذین اصطفی خصوصاً علی
نبیہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بدان۔
ارشدک اللہ تعالے چون طریقہ احسنیہ
در طریقہ نقشبندیہ اقرب الی الوصول ست
وسالکان را تفصیل آن ضروریست پارہ
بطر اجمال درین اسطر ترقیم می یابد باید
دانست چون طالب صادق بہ توفیق
سبحانہ متوسل بعزیزی از بزرگان
این طریقہ می شود اولا او را استخارہ
می فرمایند وطریقہ استخارہ اینست
کہ بعد نماز عشا چون وقت خفتن شود

ترجمہ اردو

ایک اور امر یہی ہے کہ وہ اپنی مقام مین ظاہر ہوگی والسلام
والاکرام۔ کاتب حروف کہتا ہی کہ سلوک طریقہ احمدیہ کا
این مکتوبون مین فی الجملہ واضح ہوگیا اب تہوڑی روش
طریقہ احسنیہ کی جو منسوب ہے شیخ آدم بنوری سی
ذکر کرتا ہے اس ضمن مین مکتوب شیخ عبد النبی سیام
چوراسی کا کہ جو اس زمانہ مین احسنیہ طریقہ کی مقتدا
تھے اور سب اس طریقہ والونکی کیا خاص کیا عام
اون کی طرف توجہ تہی اور جمہور اس طریقہ کے
متفق ہین اس امر پر کہ انکو سالکون کی ترتیب
مین اس طریقہ کی روش مین قدم راسخ تہا ایک عزیز
صالح نے مکہ معظمہ مین ذکر کیا یہ مکتوب شیخ عبد النبی کا
ہے اور اون کے کام کی بنا اس پر تہی ہم نے
اون کے پاس سے لکھہ لیا واللہ اعلم بالصواب
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ
الذین اصطفی خصوصاً علی نبیہ محمد وآلہ واصحابہ
اجمعین۔ جان خدا تجہکو رشیدی کرے کہ
طریقہ احسنیہ نقشبندیہ طریقہ مین بہت قریب
ہے وصول سے اور سالکون کے لئے اوسکی
تفصیل ضرور ہے تہوڑی سی بطریق اجمال
ان سطرون مین لکہے جاتے ہے۔ جاننا
چاہیے کہ جب کوئی طالب صادق اللہ سبحانہ کی
توفیق سے کسی عزیز سے اس طریق کے بزرگون
مین سے متوسل ہوتا ہے پہلے اوسے استخارہ
فرماتے ہین اور استخارہ کا طریق یہہ ہے
کہ بعد نماز عشا جب سونے کا وقت ہو۔

Marfat.com

و تکلم معاش نماند وضو تازہ کند بعد
وضو یک لخت وایکبار استغفر اللہ ربی من
کل ذنب واتوب الیہ بصدق تمام بخواند
بہ نیت آنکہ از جمیع تقصیرات بدنی و روحی
آنچہ از من بوقوع آمدہ اند توبہ کردم و از
سر نو مسلمان شدم بعدہ برخاستہ دو رکعت
نماز استخارہ باین نیت کہ دو رکعت نماز
استخارہ میخوانم تا حق تعالےٰ مرا بر متابعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خود بواسطہ
حصول رضا پیر خود محکم دارد در رکعت اول
با فاتحہ آیۃ الکرسی یکبار و در رکعت دوم
با فاتحہ قل یا ایہا الکافرون یکبار بخواند و
بخشوع تمام خود را حاضر کند و بگریہ و زاری
بپردازد بعد نماز یکصد و یکبار درود بخواند
بعدہ یکصد و یکبار کلمہ تمجید بخواند بعدہ تمام
عجز و انکسار دست برداشتہ دعا بخواند بعدہ
چون خواب غلبہ کند بر زمین بخسپد و اگر معذور
است اختیار دارد بعدہ آنچہ در خواب از بشارت
ظاہر شود پیش مرشد ظاہر کند و اگر در روز
اول بشارت نیابد تا سہ روز استخارہ میکردہ
باشد یا آنکہ بعد استخارہ نظر بر قلب خود کند
اگر قلب خود را بعد استخارہ در اعتقاد محکم
ہمچنان میابد کہ قبل ازین بود ہمین بشارت
است پس مرشد را باید کہ در خلوت تعلیم
ذکر اسم اللہ نماید کہ اسم ذاتی است

اور کچھ دنیا کا ذکر نہو تازہ وضو کرے وضو
کے بعد ایکسو ایک دفعہ استغفر اللہ ربی من کل
ذنب واتوب الیہ بہت صدق سے پڑھے
اس نیت سے کہ تمام تقصیروں بدنی اور روحی سے
جو مجھسے ہوئی ہین مین نے توبہ کی اور نئے سر
سے مین مسلمان ہوا پھر اُٹھ کر دو رکعت نماز
استخارہ اس نیت سے کہ پڑھتا ہون دو رکعت نماز
استخارہ کہ حقتعالی مجھکو متابعت پر اپنے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے بواسطہ حصول رضا اپنے
پیر کے مضبوط رکھے پہلی رکعت مین الحمد کے
بعد آیۃ الکرسی ایکبار اور دوسری رکعت مین
الحمد کے بعد قل یا ایہا الکافرون ایکبار خوب
خشوع کے ساتھ اپنی تئین حاضر کرے اور گریہ و
زاری کرے بعد از نماز ایکسو ایکبار درود شریف
پڑھے اور ایکسو ایکبار کلمہ تمجید پڑھے پھر خوب عجز و
انکسار سے ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگے بعد اوس کے
جب نیند غلبہ کرے زمین پر سو رہے اور جو معذور
ہو تو اختیار ہے یعنے زمین پر نسوئے بعد اوسکے جو
خواب مین بشارت ہو اپنے مرشد سے ظاہر کرے اور جو پہلے
روز بشارت نہو تو تین دن تک استخارہ کرتا رہے
یا یہ کہ استخارہ کے بعد اپنے قلب پر نظر کرے اگر
اپنے قلب کو استخارہ کے بعد اعتقاد مین ویسا ہی
مضبوط پاتا ہے جیسے پہلے تھا تو یہ ہی بشارت ہے
پھر مرشد کو چاہئے کہ خلوت مین اللہ کا نام
تعلیم کرے جو کہ اسم ذاتی ہے ؞ ؞

باین طریق کہ زبان خود را بکام چسپاند و نظر خیالی را بر قلب صنوبری انداز و نظر ظاہری بہ بندد و مقام قلب صنوبری زیر پستان چپ ست قدر دو انگشت و یقین بندد کہ مضغہ لطیفہ نورانی او را ودیعت نہادند کہ قلب میگویند پس خود را متوجہ مضغہ نماید و از بطن مضغہ اسم اللہ را جل شانہ گویاند بنہجی کہ این اسم را غیر ذات نداند و این ہیئت را بوسع خود در نشست و برخاست از دست ندہد بعدہ مرشد را باید کہ خود متوجہ قلب او شود معنی توجہ آنست کہ ہمت خود بسوئے قلب مرید برگمارد و دہن قلب خود را بر دہن قلب مرید تصور نماید بنہجی کہ خطرہ دیگر را در میان قلب خود آمدن ندہد و بخشوع تمام بجناب خداوند سبحانہ التجا نماید تا نور ذکر در دل سالک قوتی پیدا کند و بجذبہ قلبی و ہمت باطنی قلب مرید را بسوئے خود کشد تا یک ساعت کم و زیادہ بریں حیثیت متوجہ حال مرید باشد و ارواح متبرکہ اکابر این طریق را شامل حال خود دانستہ این تصرف از و شان امداد داند فی الحال و فی الاستقبال بعدہ از مرید استفسار نماید اگر خوب فہمیدہ ست و آرام یافتہ فاتحہ خواند و دست او را در دست خود گرفتہ بیعت نماید و او را بخدا سپارد و آگاہ کند کہ این طریقہ احسنہ در طریقہ نقشبندیہ از حضرت خلیفہ

اس طریقہ سے کہ اپنی زبان کو تالو سے لگائے اور نظر خیالی کو قلب صنوبری پر ڈالے اور نظر ظاہری کو بند کرے اور قلب صنوبری کا مقام زیر پستان چپ ہے قدر دو انگشت کے اور یقین کرے کہ مضغہ لطیفہ نورانی اوسکا امانت رکھا ہے کہ اوسے قلب کہتی ہیں پھر اپنے تئیں مضغہ سے متوجہ کرے اور مضغہ کے باطن سے اسم اللہ کو جلشانہ کہوائے اسطرح سے کہ اس اسم کو سوائے ذات کے نجانے اور اس ہیئت کو حتی المقدور اٹھتے بیٹھتے چھوڑے نہیں پھر مرشد کو چاہئے کہ خود متوجہ اوسکے قلب کا ہو۔ توجہ کے یہہ معنے ہیں کہ اپنی ہمت مرید کے قلب کی طرف لگائے اور اپنے قلب کا دہن مرید کے قلب کے دہن پر تصور کرے اسطرح سے کہ اور کوئی خطرہ اپنے قلب میں نہ آنے دے اور خوب خشوع سے جناب سبحانہ تعالےٰ سے التجا کرے کہ نور سالک کے دل میں قوت پیدا کرے اور جذبہ قلبی اور ہمت باطنی سے مرید کے قلب کو اپنی طرف کہینچے ایکساعت کم و بیش اسیطور مرید کے حال پر متوجہ رہے اور اس طریقہ کے بزرگوں کی ارواح مبارک کو اپنے شامل حال سمجھے اس تصرف کو اونکی امداد جانے اب بہی اور آیندہ بہی پھر مرید سے دریافت کرے اگر خوب سمجھ گیا ہے اور آرام پایا ہے فاتحہ پڑہے اور اسکا ہاتھہ اپنے ہاتھہ میں بیعت کرے اور اوسے خدا کو سونپے اور آگاہ کر دے کہ یہ طریقہ احسنہ نقشبندیہ طریق میں حضرت سیدی

Marfat.com

زبان حضرت سیدی شیخ آدم بنوری ست قدس
الله سره العزیز بعده چون مرید در ذکر اسم ذات
لذت پیدا کرد تعلیم کلمه نفی و اثبات را بطریق
مشهوره به بست و یک رساند و اثر تعلقے پیدا
در دل خود یافت شکر حق تعالےٰ بجا آرد بعده
تعلیم ذکر لطیفه روحی نماید و محل آن لطیفه در
زیر پستان راست و نور لطیفه روحی را سفید بجو
ہیت سفید تصور نموده ذکر اسم ذات را چنانچه
در لطیفه قلبی مرقوم شد بخشوع تمام بنموده باشد
و در جمیع اوقات این سبق را تکرار میکرده باشد
تا آنکه مثل ذکر قلبی جمعیت و لذت اینجا نیز حاصل
نماید و گاہی بیا شد که سالک را درین دو لطیفه
تجلیات روحی دهند اما باید که بوسع امکان
خود را مغلوب تجلی نسازد بلکه تنزیه او تعالےٰ را
بنظر قلبی بتیقن همی سازد بعده تعلیم لطیفه سری نماید
و محل مخصوص این لطیفه در وسط سینه است
درمیان دو پستان و بفرماید تا ذکر اسم ذات
بنهجی که قبل مذکور گشت بتکرار میگفته باشد و
بالکلیه خود را در جمیع اوقات برین ذکر گمارد
حتی که لذت و جمعیت تمام پیدا کند بعده تعلیم لطیفه
خفی همین نهج نماید و محل مخصوص این لطیفه در
پیشانی است و اسم ذات را درین محل بحیثیت
مذکوره گویاند بعد جمعیت این لطیفه تعلیم
لطیفه اخفی نماید و مقام این لطیفه فوق
سر در کام سالک واقع ست بطریق مذکور

شیخ آدم بنوری کا ہے قدس الله سره العزیز
اسکے بعد جب مرید نے اسم ذات کے ذکر مین
لذت پیدا کی تعلیم نفی و اثبات بطریق مشہور
اکیس تک پہنچائی اور اثر دل مین اپنے پایا
شکر حق بجالائے پہر لطیفہ روحی کے ذکر کی
تعلیم فرمائی اور اوسکی جائے زیر پستان
راست ہے اور لطیفہ روحی کا نور سفید
جیسے کہ سفید تصور کرکے اسم ذاتکے ذکر کو جیسا
لطیفہ قلبی مین لکھا گیا ہے خوب خشوع کیا کرتا
رہے اور ہر وقت اس سبق کو پڑہتا رہے یہانتک
کہ ذکر قلبی کے مانند جمعیت و لذت یہان بہی
حاصل کرے اور کبہی ایسا ہوتا ہے کہ سالک کو ان
دو لطیفون مین تجلیات ظاہر ہوتی ہین مگر چاہیے کہ
تا بمقدور ان تجلیونکا مغلوب نہو جائے بلکہ حق
تعالیٰ کے تنزیہہ کو نظر قلبی سے یقین کرے اسکے بعد تعلیم
لطیفہ سری کے کرے اور مکان خاص اس لطیفہ کا وسط
سینہ ہے دونون پستانکے بیچ مین اور فرماوے کہ ذکر اسم
ذات جسطور مذکور ہو چکا ہے کرتا رہے اور
بالکل اپنے تئین ہر وقت ایسے ذکر مین رکہے یہانتک
کہ لذت وجمعیت خوب پیدا ہو جاوے پہر تعلیم لطیفہ
خفی کی کرے اسیطور سے اور اسکا خاص مکان
پیشانی مین ہے اور اسم ذات کا اوسیطرح ذکر یہان بہی
کرے بعد جمعیت اس لطیفہ کے لطیفہ اخفی کی
تعلیم کرے اور اس لطیفہ کا مقام سر کے
اوپر تالو مین ہے بطریق مذکور ؛؛

Marfat.com

بتکرار اسم ذات اینجا نیز لذتے حاصل کنند
ہمین بیان است حدیث قدسی را کہ فرمودہ
ان فی جسد بنی ادم لمضغة و فی المضغة
قلب و فی القلب فواد و فی الفواد سر و فی السر
خفی و فی الخفی اخفی و فی اخفی انا عزیز من
در اصطلاح ایشان این سیر را سیر لطائف گویند
اما تکرار چون این سیر تمام شود و سالک را موافق
استعداد خود اجمال یا تفصیل این سیر دست
دہد باید کہ باز اورا بر لطیفہ قلبی آرند و تعلیم
یاد داشت اسمی نمایند زیرا کہ پیش ازین
تکرار اسمی نبود و طریق یاد داشت اسمی آنست
کہ اسم اللہ را از قلب اندرونی کہ آن نور
محض است بگوید ہیچ کہ قصد تکرار نکند
بلکہ بر اسم اللہ مد دراز کشد مثل آواز آرند
مسی و ہمان یک آواز را ہر قدر کہ محافظت
تواند نگاہدارد و قطع شدن ندہد و اگر
قطع شود باز از سر گیرد و برای قوت یاد داشت
اسمی نفی و اثبات را نیز با مد دراز بے حبس دم
یا با حبس دم اختیار میکنند چون این نسبت
نہجی قوت گرفت کہ در قلب خود بلکہ در جمیع
لطائف بلکہ در تمام بدن بنوازیت تمام آن
آواز محض یکسان بیابد ذکر لطائف کہ بواسطہ
جسد بود تمام شد الحال در ذکر لطائف کہ بواسطہ
الفاظ ست باید کوشید پس بعد یاد داشت
اسمی یاد داشت مسمی تعلیم باید کرد یعنے

یہان بہی اسیطرح ذکر کریں یہان بہی لذت حاصل کریں
یہی بیان ہے حدیث قدسی کا جو یہہ ہے۔
ان فی جسد بنی ادم لمضغة و فی المضغة
قلب و فی القلب فواد و فی الفواد سر و فی السر
خفی و فی الخفی اخفی و فی اخفی انا اے عزیز
انکی اصطلاح مین اس سیر کو سیر لطائف کہتے ہین
مگر جب تکرار سے یہہ سیر تمام ہو جاے اور سالک کو اپنی
استعداد کے موافق اجمال یا تفصیل اس سیر کی
حاصل ہو جاے تو چاہئے کہ پہر اسی لطیفہ قلبی پر لائین اور
تعلیم یادداشت اسمی کی کرین اسواسطے کہ پہلے اس سے
تکرار اسمی نہتی اور یادداشت اسمی کا طریقہ یہہ ہے
کہ اسم اللہ کو قلب اندرونی سے جو ایک نور محض
ہے کہے اسطور کہ قصد تکرار کا نکرے بلکہ اسم
اللہ پر مد دراز کہینچے مانند ایک تانبے کی برتن
کی آواز کے اور اوسی ایک آواز کو جہانتک
ہو سکے محافظت سے نگاہ رکہے اور قطع نہونے دے
اور جو قطع ہو جاے تو پہر نئے سر سے شروع کرے
اور یادداشت اسمی کی قوت کیواسطے نفی و اثبات بہی
دراز مد کے ساتہہ حبس دم کیساتہہ یا بے حبس دم کے
اختیار کرتے ہین جب یہ نسبت ایسی قوت پکڑے کہ اپنے
قلب مین بلکہ جمیع لطایف مین بلکہ تمام بدن مین جو توارنسبت
کیساتہہ اوس آواز محض کو یکسان پاوے تو ذکر لطائف جو
بواسطہ جسم کے تہا تمام ہوا اب لطایف کی ذکر مین جو
بواسطہ الفاظ کے ہے کوشش کرنی چاہئے بعد یادداشت
اسمی کے یادداشت مسمی کے تعلیم کرنی چاہئے یعنے

Marfat.com

(توحید وجودی) (توحید شہودی)

محل مخصوصہ قلب را در نظر داشتہ در اندرون
لطیفہ کہ امر نورانیست چنانچہ بالا مذکور گشت
نظر انداختہ بایمان محض حق سبحانہ و تعالی حاضر
بے پردہ یقین نماید اما بہ بیکیفی و بے جہتے و جہات
ستہ را ازمیان نظر بر اندازند کہ او تعالی حاضر
ست بے کیف و بے جہت پس این دانست را
ہیچ وقتے از اوقات از دید و دانش مگزارد
اگر غفلت رو دہد باز حاضر این معنے گردد حتے کہ
نور مشاہدہ از سرتا پا تمام را فرا گیرد و استغراق
تمام پیدا کند نہجی کہ بجز نور حق خود را و غیر خود را
ہیچ نیابد درین نسبت اگر اشیار بغلبہ شہود
احاطہ و معیت او تعالے عین حق در یابد این را
در اصطلاح این طائفہ توحید وجودی گویند
و اگر اشیار را گم کرد و مشاہدہ جمال ذو الجلال
در ورار اشیا حاصل نمود و اشیار را از نظر انداخت
توحید شہودی میخوانند باید دانست کہ این
ہر دو مرتبہ در ولایت خاصکہ ولایت اولیا
امت ست رو می نماید و پیش ازین
کہ از تجلیات و غیرہ در سیر لطایف تا
یاد داشت اسمی پیش می آید در ظل
ولایت اولیار بود اگرچہ اہل ولایت
اولیا بہ نسبت اہل ظل آن ولایت
کمال تمام دارد اما ہنوز وصول مطلوب
حقیقی بے تلبیس اشیا باشد سالک
را باید کہ برین تجلیات ٭ ٭ ٭

مکان خاص قلب کو نظر مین رکھکر لطیفہ کے
اندرون کہ ایک امر نورانی ہے جیسا اوپر بیان ہوا
نظر ڈالکر ایمان محض سے حق سبحانہ تعالی کو حاضر
بے پردہ یقین کرے مگر بے کیفی اور بے جہتے کر اور
جہات ستہ کو نظر سے گرادے اور جانے کہ حق تعالے
حاضر ہے بیکیف و بے جہت پس اس جاننے کو
کسی وقت اپنی دید و دانش سے نہ چھوڑے اگر
غفلت ہوجاے تو پہر اس امر کو حاضر کرے یہانتک کہ
نور مشاہدہ سر سے پاؤن تک گہیر لے اور پورا استغراق
پیدا ہو ایسا کہ سوائے نور حق کے اپنی تئین اور اپنے
غیر کے تئین کچہ نہ پائے وہی ایک نور حق ہی پاوے اس نسبت میں
اگر حق تعالی کے احاطہ اور معیت شہود کے غلبہ کے
سبب اشیار کو عین حق پاوے تو اسکو انکی اصطلاح مین توحید
وجودی کہتے ہین اور جو اشیا کو گم کیا اور جمال ذوالجلال
کا مشاہدہ ورائے اشیار حاصل کیا اور اشیار کو نظر سے
گرادیا تو توحید شہودی کہتے ہین ۔ جاننا چاہیے کہ یہہ
دونون مرتبہ ولایت خاصہ مین جو کہ ولایت امت ہی
ظاہر ہوتی ہے اور اس سے پہلے جو تجلیات
وغیرہ سیر لطایف سے یاد داشت
اسمی تک پیش آتی ہین اولیا کے
ظل ولایت مین ہیں اگرچہ اہل ولایت
اولیا بہ نسبت اوس ولایت کے اہل ظل
کے کمال تمام رکہتا ہے لیکن ابہی وصول مطلوب
حقیقی بے تلبیس اشیار ہے سالک کو
چاہیے کہ ان تجلیات ٭ ٭ ٭

Marfat.com

ومشاہدات لذت یافتہ مستغنی نشود بلکہ طالب
ترقی شود بعدہ اگر پیر کامل خواہد بود از ورطہ
این غلبات بمحض توجہ خود مرید را برآوردہ
در ذہن کہ از تجلیات ومشاہدات وتوجہات
بود خالی خواہد ساخت وتعلیم مایافت این انچہ
در ذہن از حق و دون حق استقرار می یابد
وتصور می پذیرد اگرچہ لطیف والطف باشد
درپے دفع آن شود ومرات سری را از ظلمت
آنہا خالی سازد وبالکلیہ درہمہ وقت ہمہ را
در فقدان توجہ سابقہ بگمارد تا ہیچ در باطن
او از توجہ الی المطلوب وغیر المطلوب پیدا
نشود بلکہ بہ بے توجہی یقین صاف بمطلوب
بند وحتی کہ معلوم ہیچ نماند بجز نور یقین چون
درین معاملہ سالک تا زمانی کہ در دفع توجہات
سالک مرتبہ ولایت اخص است وچون حاجت
نفی نماند ومرات از آمد ورفت توجہات و
تصورات صاف شد وبے توجہی وبے تکلفی دست
داد واصل کمالات ولایت اخص شد اما ہنوز
توجہ تصور این واصل معلوم نشدہ بلکہ مقصود ست
کما ذکر فی المکتوب الاول ان الولایت بالاصالت
خاصہ چہار ملک مقرب ست علیہم السلام وبتبعا نصیبہ
اولیاء امت ست اگر مناسبت استعدادی
پیدا شود باید دانست کہ در مرتبہ
ولایت خاصہ ومحض توحید وجودی
وتوحید ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

ومشاہدات سے لذت پاکر بے پروا نہو جائے
بلکہ ترقی کا طالب ہو اسکے بعد اگر پیر کامل ہوگا تو
ان غلبات کے بھنور سے محض اپنی توجہ سے مرید کو
نکال لیگا اور ذہن کو اون تجلیوں اور مشاہدوں
اور توجہات سے خالی کردیگا اور تعلیم اسکے نایافت کی
جو ذہن مین حق اور غیر حق کے قرار پکڑتی ہی اور
تصور مین آتی ہے اگرچہ لطیف والطف ہی ہو
اوسکے دفع کے درپے ہو اور آئینہ سری کو اونکے
تاریکی سے خالی کرے اور بالکل ہر وقت سب کے
فقدان مین توجہ سابقہ کے مقرر کرے تاکہ اسکے
باطن مین توجہ الی المطلوب اور غیر مطلوب سے
کچھ نہو بلکہ بے توجہی سے یقین صاف مطلوب کا
کرے یہانتک کہ معلوم کچھ نہ ہے بجز نور یقین کی
جب اس معاملہ مین سالک جبتک کہ توجہات کے
دفع کرنیمین ہی سالک مرتبہ ولایت اخص کا ہے اور
جب حاجت نفی کی نرہی اور آئینہ آمد ورفت توجہات
وتصورات سے صاف ہوگیا اور بے توجہی وبے تکلفی
حاصل ہوئی واصل کمالات ولایت اخص کا ہوگیا
مگر ابہی توجہ وتصور اس واصل کا معلوم نہین ہوا بلکہ
مقصود ہے جیسا ذکر ہوا پہلے مکتوب مین وہ ولایت
بالاصالت خاصہ چار ملائک مقربین علیہم السلام کا ہے اور
اولیاء امت کو تبعاً نصیب ہے اگر مناسبت استعدادی
پیدا ہو جائے - اور جاننا چاہیے کہ ولایت
خاصہ کے مرتبہ مین توحید وجودی
وتوحید ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

Marfat.com

شہودی کہ بیان کردیم توحید وجودی از نفس
لطیفۂ قلبی برمی خیزد و توحید شہودی از نفس لطیفۂ
روحی رومی نماید و نسبت نایافت خاصہ لطیفہ
سری ست واللہ اعلم تا کرا از ہزاران بآن
نوازند ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ
ذوالفضل العظیم - باید دانست کہ بعد از مرتبہ
نایافت حقیقت نایافت رومی نماید و آن
آن ست کہ چون سالک لطیفہ سری را از تخیلات
خالی ساخت واگرچہ تخیل مشاہدہ باشد داخل
دائرہ حقیقی شدہ اما چون از حقیقت این
نسبت مطلع نیست ازین جاست کہ از
ارباب جہل ست پس اگر فضل او تعالی
بعد فضل اول دستگیری نمود یکبارگی خود را
از جمیع مراتب عنصری و نوری فوق می یابد
و می باید کہ واصل این نسبت حقیقت شود و آن
قابلیتے ست از قابلیات نور اول کہ آن نور
محمدی ست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ہم آن
را شہود اول مے گویند و نیز می یابد بتعلیم
مرشد یا نادری بتعلیم غیبی کہ وصول من
با مطلوب کہ در ولایت خاصہ بود بعلم خود
بود و بخصوصیات علم خود در رینولا کہ مرا باین
علم نواختہ اند حصول این نعمت بہ علم او
تعالی و بخصوصیات علم او در رینولا علم از
خصوصیات خود توقف و تعقل محض ست
ہرچہ علم من می داند بخصوصیتی بہرہ از خصوصیات

شہودی کا جو ہمنے بیان کیا ہے توحید وجودی
لطیفۂ قلبی کے نفس سے پیدا ہوتی ہے اور توحید
شہودی لطیفہ روحی کے نفس سے ظاہر ہوتی ہے
اور نسبت نایافت خاصہ لطیفہ سری کا ہے واللہ اعلم
کہ کس کو ہزاروں میں سے وہ عنایت ہو ذلک
فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم جاننا
چاہیے کہ بعد مرتبہ نایافت کے حقیقت نایافت
پیش آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب سالک نے
لطیفہ سری کو تخیلات سے خالی کیا اگرچہ مشاہدہ کا
ہی تخیل ہو دائرہ حقیقی میں داخل ہوا لیکن اس نسبت
کی حقیقت سے مطلع نہیں ہے اسی سبب سے ہے کہ وہ
ارباب جہل سے ہے پس اگر فضل الٰہی نے اوسکی
دستگیری کی ایکبارگی اپنے تئیں تمام مراتب عنصری
و نوری سے فوق پاتا ہے اور چاہیے کہ اس نسبت
کا واصل حقیقت ہو جائے اور وہ ایک قابلیت ہے نور
اول کی قابلیات میں سے اور نور اول نور محمدی ہے
صلی اللہ علیہ وسلم اور اوسے شہود اول بھی کہتے
ہیں اور مرشد کی تعلیم سے بھی پاتا ہے یا کوئی کوئی
تعلیم غیبی سے کہ میرا وصول مطلوب سے جو ولایت
خاصہ میں تھا اپنے علم سے تھا اور اپنے علم کی
خصوصیات سے - ان دنوں جو مجھے اس
علم سے نوازا ہے اس نعمت کا حصول خدا تعالی کے
علم اور اوسکی خصوصیات سے ہے اب میرے
علم کو اپنی خصوصیات توقف اور محض بیکاری ہے
جو کچھ میرا علم جانتا ہے ساتھ کسی خصوصیت کے حصہ

علم او تعالی می داند چون فہمیدہ در ہر وقتی جمیع
مراتب ذاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ خود را از مظہر
ذات و صفات و کمالات او تعالے می بیند
و بجز مظہریت محض ہیچ نے یابد من
لم یذق لم یدر قضیہ مقررست
چون ہر مرتبہ ولایت ابتدا و وسط و انتہا
دارد پس در ابتدای مرتبہ علیہ اخیرہ کہ
مسمی بولایت انبیاست علی نبینا وعلیہم الصلوٰت
والتسلیمات محض سعی در خلو باطن من حیث
حقیقت از یافت حق و دون حق ست و
در وسط این مرتبہ خلو سیرست و اطلاع
بر حقیقت خلو و حقیقت اطلاع ست
بر حقیقت مظہریت صفات خود مر
صفات واجبی را درین مرتبہ اگرچہ می داند
کہ بعلم او تعالے عالم ہستم و بصر او بصیر
و بقدرت او تعالی قادرم الی غیر ذلک
اما ہنوز حقیقت نسبت صفات با ذات
او تعالی کما حقہ این عارف را مفصلاً و
علماً ظاہر نگشتہ پس چون خواہد دانست کہ
صفات او تعالی زاید بر ذات نیند کہ عالم
بعلم و بصیر بہ بصر الی غیر ذلک توان گفت
بل ذات بذاتہ علیم ست و علم قابلیت ذاتیہ
ذات ست و ذات بذاتہ بصیر ست
و بصر قابلیت ذاتیہ اوست کذالک فی
جمیع الصفات بی اطلاق عینیت و

علم حق تعالی کا جانتا ہے جب سمجھ کر ہر وقت
اپنے تمام مراتب ذاتیہ وصفاتیہ وکمالاتیہ کو
ذات وصفات وکمالات حق تعالی کا مظہر
دیکھتا ہے اور سوا مظہریت محض کے کچھ نہیں
پاتا من لم یذق لم یدر قضیہ مقرر و مشہور ہے
جو کہ ہر مرتبہ ولایت کا ابتدا اور وسط اور
انتہا رکھتا ہے تو بیچ ابتدا مرتبہ بلند اخیرہ کے جسکا
نام ولایت انبیا ہے علی نبینا وعلیہم الصلوٰت
والتسلیمات فقط کوشش باطن کے خالی کرنے میں
ہے حقیقت کے رو سے یافت حق اور غیر حق کے
اور وسط میں اس مرتبہ کے خلو سیر ہے اور اطلاع
حقیقت خلو پر اور حقیقت اطلاع ہے اوپر حقیقت
اپنی مظہریت صفات کے صفات حق تعالے
کے واسطے اس مرتبہ میں اگرچہ جانتا ہے کہ اللہ
تعالی کے علم سے میں عالم ہوں اور اوس کے
بصر سے بصیر ہوں اور اوس کی قدرت سے
قادر ہوں علی ہذا القیاس مگر ابھی تک حقیقت نسبت
صفات کے ساتھ ذات حق تعالی کے کما حقہ اس
عارف کو مفصلا اور علما ظاہر نہیں ہوئی پس
جب جانے گا کہ صفات حق تعالی کے ذات
پر زاید نہیں ہیں کہ عالم بعلم اور بصیر بہ بصر
وغیرہ علی ہذا القیاس کہہ سکے بلکہ ذات بذاتہ
علیم ہے اور علم قابلیت ذاتیہ ذات کے ہے
اور ذات بذاتہ بصیر ہے اور بصر قابلیت ذاتیہ
اوسکی ہے کذالک فی جمیع الصفات بی اطلاق عینیت

Marfat.com

وغیریت باطلاق محض پس عالم حق ست خود بخود سبحانہ باصر حق است سبحانہ واین عارف را بجز مظہریت تا ذاتیہ وصفاتیہ وکمالاتیہ امری دیگر نیست وبجز یقین حرف آن زبان بنہایت این مرتبہ شرف خواہد یافت اما اجمالا وتفصیل این مرتبہ کرا نوازند۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم وای برادر ہر چند نسبت خلو زیادہ دخل در دائرہ این ولایت بیشتر واز کمالات نبوت انبیا علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات چگوید کہ از گفت ونوشت حقیقت این مرتبہ بیرون اما اینقدر وامی نمایم کہ اگرچہ ولایت انبیا ونبوت ایشان علیہم الصلوٰۃ ہردو در دائرہ اصالت اند وہر دو از ظلیت مبرا اما این قدر ہست کہ در ولایت اصول بہ حقیقت صفات عزشانہ ودر نبوت وصول بہ حقیقت ذات ست جل برہانہ بتفاوت درجات استعداد یہ کما قال اللہ تعالیٰ تلک الرسل فضلنا بعضہم علیٰ بعض الحمد للہ الذی ھدانا لھٰذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدینا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق۔ ⁂ ⁂

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

(شعب چشتیہ کا بیان)

اما طریقہ چشتیہ را شعب بسیار ست اشہر آن ہا ۳ شعبہ است۔ نصیریہ۔ وسراجیہ وصابریہ واین فقیر را بہر یکے ازین سہ ارتباط واقع است پس ارتباط این فقیر از حیثیت بیعت و

وغیریت ساتھ اطلاق محض کے پس عالم حق ہے خود بخود سبحانہ باصر حق ہے سبحانہ اور اس عارف کے واسطے بجز مظہریت ذاتیہ وصفاتیہ وکمالاتیہ اور کوئی دوسرا امر نہیں ہے اور بجز یقین حرف کے اس مرتبہ نہایت ہے اوسوقت مشرف ہوگا مگر اجمالا اور اس مرتبہ کی تفصیل سے جسکو چاہے نوازیں۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ ای برادر نسبت خلو کے جسقدر زیادہ ہوگی اوسیقدر اوس ولایت کے دائرہ مین دخل زیادہ ہوگا اور انبیا علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کے نبوت کے کمالات کیا بیان کرون کہ تقریر وتحریر سے اس رتبہ کی حقیقت زیادہ ہی مگر اسقدر ظاہر کیا جاتا ہے کہ اگرچہ ولایت انبیا اور اُنکی نبوت علیہم الصلوٰۃ دونون دائرہ اصالت مین ہین اور دونون ظلیت سے مبرا ہین مگر اتنا ہی کہ ولایت مین وصول حقیقت صفات عزشانہ کا ہے اور نبوت مین وصول حقیقت ذات جل برہانہ کا ہے اسقدر اوکے درجون کے تفاوت کے موافق جیسا خدا فرماتا ہے تلک الرسل فضلنا بعضہم علیٰ بعض الحمد للہ الذی ھدانا لھٰذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدینا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

اور طریقہ چشتیہ کے شعبے بہت ہین اونمین تین بہت مشہور ہین۔ نصیریہ۔ اور سراجیہ۔ اور صابریہ اور اس فقیر کو ان تینون سے ارتباط ہے پس اس فقیر کو ارتباط بیعت اور

Marfat.com

تلقین و اجازت و خرقہ و صحبت با والد بزرگوار
خود ست شیخ عبد الرحیم قدس سرہ و ایشان را
خرقہ و اجازت از شیخ عظمت اللہ اکبرآبادی ست
عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبد العزیز
و ایضا وصیت و اجازت اشغال از جد
ابو الام خویش ست شیخ رفیع الدین
محمد عن ابیہ الشیخ قطب العالم عن الشیخ
عبد العزیز عن الشیخ نجم الحق السیہنوی
عن الشیخ عبد العزیز ثم الشیخ عبد العزیز
لہ جہتان احدیہما عن الشیخ یوسف قاضی
خان عن الشیخ حسن بن طاہر عن السید راجی
حامد شاہ عن الشیخ حسام الدین الما
نکپوری عن الشیخ نور قطب العالم عن
ابیہ الشیخ علاء الحق عن الشیخ سراج الدین
عثمان الاودھی عن الشیخ نظام الدین
اولیا و الثانیۃ عن السید عبد الوہاب
البخاری عن ابیہ السید محمود عن ابیہ
راجو قتال عن اخیہ عن السید صدر
الدین عن السید جلال الدین
مخدوم جہانیان عن الشیخ نصیر الدین
چراغ دہلی عن الشیخ نظام الدین اولیا

و ایضاً

حضرت ایشان را خرقہ و اجازت و صحبت با لسید
عبد اللہ متصل ست عن الشیخ

تلقین و اجازت و خرقہ و صحبت کی حیثیت سے
انکے والد بزرگوار شیخ عبد الرحیم قدس سرہ سے ہے اور
انکو خرقہ و اجازت شیخ عظمت اللہ اکبرآبادی سے ہے اور
انکو اپنے والد سے اور انکو اپنے والد سے اونکو
شیخ عبد العزیز سے اور نیز وصیت اجازت
اشغال اپنے نانا شیخ رفیع الدین محمد سے اونکو
اپنے والد شیخ قطب العالم سے اونکو شیخ
عبد العزیز سے اونکو شیخ نجم الحق
سیہنوی سے اونکو شیخ عبد العزیز سے
پھر شیخ عبد العزیز کو دو جہت سے ہے
ایک شیخ یوسف قاضی خان سے اونکو شیخ
حسن بن طاہر سے اون کو سید راجی
حامد شاہ سے اونکو شیخ حسام الدین مانکپوری
سے اونکو شیخ نور قطب العالم سے اونکو
اپنے والد شیخ علاء الحق سے اون کو شیخ
سراج الدین عثمان اودھی سے اونکو شیخ
نظام الدین اولیا سے اور دوسری جہت
سے سید عبد الوہاب بخاری سے اونکو اپنے
والد سید محمود سے اونکو اپنے والد راجو قتال
سے اونکو اپنے بھائی سے اور انکو سید صدر الدین
سے اونکو سید جلال الدین مخدوم جہانیان
سے اون کو شیخ نصیر الدین چراغ
دہلی سے اونکو شیخ نظام الدین اولیا سے اور نیز
حضرت والد کو خرقہ و اجازت و صحبت
سید عبد اللہ سے متصل ہے شیخ

Marfat.com

ادم البنوری عن الشیخ احمد السهرندی
عن ابیه الشیخ عبد الاحد عن الشیخ رکن
الدین عن ابیه الشیخ عبد القدوس عن
الشیخ محمد بن عارف عن ابیه الشیخ عارف
عن ابیه الشیخ احمد عبد الحق عن الشیخ
جلال الدین پانی پتی عن الشیخ شمس الدین
ترک عن المخدوم علی صابر عن شیخه وخاله
الشیخ فرید الدین مسعود گنج شکر واین فقیر
را ارتباطے دیگر نیز ہست کہ خال گرامے
این فقیر را خرقہ دادند وفاتحہ خواندند عن ابیه عن
جده عن جد جده عن الشیخ نظام الدین
النارنولی عن خواجه خانو الگوالیاری عن
خواجه اسمٰعیل بن حسین عن ابیه خواجه
حسن سرمست عن ابیه خواجه سالار
فاروقی عن شیخه خواجه اختیار الدین
عمر عن خواجه محمد رساوی عن خواجه
نصیر الدین والمذکور فی الکتاب الاخبار
الاخیار ان خواجه خانو اخذ الطریقة عن
خواجه شهاب الناکوری ویقال ان
خواجه شهاب الدین شیخه بالصحبة
والاول شیخه بالبیعة والله اعلم
ثم الشیخ نظام الدین اولیا اخذ
الطریقة عن الشیخ فرید الدین
مسعود گنج شکر عن خواجه قطب
الدین بختیار الاوشی عن الخواجه

آدم بنوری سے اون کو شیخ احمد سہرندی
سے اون کو اپنے والد شیخ عبد الاحد سے اون
کو شیخ رکن الدین سے اون کو اپنے والد
شیخ عبد القدوس سے اون کو شیخ محمد بن عارف
سے اون کو اپنے والد شیخ عارف سے
اون کو اپنے والد شیخ احمد عبد الحق سے
اون کو شیخ جلال الدین پانی پتی سے اون
کو شیخ شمس الدین ترک سے اون کو مخدوم
علی صابر سے اون کو اپنے شیخ اور ماموں
شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے اور اس
فقیر کو ایک اور بھی ارتباط ہے کہ فقیر کے
بڑے ماموں نے اس فقیر کو خرقہ دیا اور فاتحہ پڑھی
اپنے والد سے اور اونھوں نے اپنے والد سے اون
اونھوں نے اپنے والد سے اونھوں نے شیخ
نظام الدین نارنولی سے اونکو خواجہ خانو گوالیاری
اون کو خواجہ اسماعیل بن حسین سے اونکو اپنے
والد خواجہ حسن سرمست سے اون کو اپنے والد خواجہ
سالار فاروقی سے اونکو اپنے شیخ خواجہ اختیار الدین
عمر سے اونکو خواجہ محمد رساوی سے اونکو خواجہ
نصیر الدین سے اور کتاب اخبار الاخیار میں یوں مذکور
ہے کہ خواجہ خانو نے اخذ طریقہ کیا خواجہ شہاب ناگوری سے
اور کہتے ہیں خواجہ شہاب الدین اونکی شیخ صحبت میں
اور پہلے شیخ بیعت ہیں واللہ اعلم پھر شیخ نظام الدین اولیا
کو اخذ طریقت ہے شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے
انکو خواجہ قطب الدین بختیار اوشی سے انکو خواجہ

Marfat.com

معین الدین حسن السجزی
عن خواجه عثمان هارونی عن الحاجی شریف
زندنی عن خواجه قطب الدین مودود
الچشتی عن ابیه خواجه ابی احمد الچشتی
عن ابی اسحاق الشامی عن الشیخ علو الدینوری
عن خواجه هبیرة البصری عن خواجه
حذیفة المرعشی عن السلطان ابراهیم بن
ادهم البلخی عن الشیخ فضیل بن عیاض
عن الشیخ عبد الواحد بن زید عن الحسن
البصری عن سیدنا علی کرم الله وجهه
سیهنه بکسر سین وسکون تحتیه
وفتح ها واخران نون است
بلده است از مضافات دار الخلافه دهلی
راجا بزبان هند شاه را گویند و سید حامد شاه
را راجا می گفتند بطریق تعظیم بملاحظه آنکه
آباء کرام ایشان ریاست دیار مانک پور
داشتند مانک پور شهری ست در پورب
واو را کثره مانک پور نیز گویند اوده
بفتح الف و بفتح واو و سکون دال هندیه
که اشمام ها دارد بلده ست عظیم از بلاد
پورب سادات بخاریه قبیله است عظیم
از اولاد جعفر بن علی بن الرضا رضوان الله
علیهم و چون جد ایشان سید جلال الدین
لیندگاه در بخارا بوده است ایشان را جلال الدین
بخاری می گفتند و سادات بخاریه نسبت ست

اونکو خواجہ معین الدین حسن سنجری سے اون کو
خواجہ عثمان ہارونی سے اون کو حاجی شریف
زندنی سے اون کو خواجہ قطب الدین مودود
چشتی سے اون کو اپنے والد خواجہ ابو احمد
چشتی سے اون کو ابو اسحق شامی سے اون کو
شیخ علو دینوری سے اون کو خواجہ ہبیرہ بصری
سے اون کو خواجہ حذیفہ مرعشی سے اون کو
سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی سے اون کو شیخ
فضیل بن عیاض سے اون کو شیخ عبد الواحد بن زید سے
اونکو حسن بصری سے اونکو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے
سیہنہ بکسر سین وسکون تحتیہ و فتح ہا اور آخر اوس
کے نون ایک شہر ہے دار الخلافہ دہلی کے
مضافات سے ۔ راجا ہندی زبان میں شاہ
کو کہتے ہیں اور سید حامد شاہ کو راجہ کہتے
تھے بطریق تعظیم کے اس لحاظ سے کہ اون
کے آباء کرام مانک پور کی ریاست رکھتے تھے
مانک پور ایک شہر ہے پورب میں اوسکو
کڑا مانک پور بھی کہتے ہیں ۔ اوڈہ بفتح الف و
بفتح واو وسکون دال ہندی ہا سے ملی ہوئی ایک
بڑا شہر ہے پورب میں سادات بخاریہ ایک
قبیلہ ہے بڑا حضرت جعفر بن علی بن رضا رضوان
اللہ علیہم کی اولاد سے چونکہ ان کے جد سید
جلال الدین کچھ مدت بخارا میں رہے ہیں ۔
اون کو جلال الدین بخاری کہتے ہیں
اور سادات بخاریہ نسبت ہے

Marfat.com

بجلال الدین بخاری را جو نامی ست ہندی
مشتق از راج یعنی بادشاہی و قتال لسبب ریاضت
نفس میگفتند چراغ دہلی لقب شیخ نصیر الدین ست
بسبب آنکہ ایشان صاحب ارشاد بودند در دہلی
پانی پت شہریست سہ منزل از دہلی بجانب لاہور
نارنول شہریست از مضافات دہلی گوالیر شہریست
از مضافات اکبرآباد اَدش فرغانہ قصبہ است
از توابع اندجان سجزی بکسر سین و سکون جیم
وکسر رائے معجمہ نسبت بسیستان سیستان را
بزبان عربی سجستان و سجز گویند و این تعریب
است و ابدال سین بزا از تغیرات تعریب
است ظاہر نزد فقیر آنست کہ نام وطن خواجہ عثمان
ہرنو است و ہارونی نسبت باوست بخلاف
قیاس مشہور بزبان مردم چشتی است بکسر
جیم فارسیہ ملا عبد الغفور لاری بفتح جیم
فارسیہ ضبط کردہ اند ممشاد بکسر سین مہملہ
وسکون میم و عین مہملہ در شجرات مشایخ
چشتیہ شیخ علو ممشاد دینوری می نویسند
ومقتضی وے آنست کہ شیخ ممشاد و شیخ
علو یک شخص باشد و ظاہر کلام بعضے آنست
کہ درین سلسلہ شیخ علو است و آن غیر
شیخ ممشاد ست علو بکسر عین مہملہ و سکون لام
ہبیرہ بضم ہا و فتح موحدہ و سکون تحتیہ و فتح
رائے مہملہ مرعشی بفتح میم و سکون رائے مہملہ
وفتح عین مہملہ و کسر شین معجمہ نسبت

سید جلال الدین بخاری سے راجو ہندی نام ہے
مشتق راج سے بمعنے بادشاہی کے اور قتال بسبب نفس
کے ریاضت کے کہتے تھے چراغ دہلی لقب ہے شیخ نصیر الدین
کا اسلئے کہ دہلی مین یہہ صاحب ارشاد تھے۔
پانی پت ایک شہر ہے تین منزل دہلی سے لاہور کی طرف
نارنول ایک شہر ہے دہلی کے مضافات سے گوالیار ایک
شہر ہے مضافات اکبرآباد سے اَدش فرغانہ ایک قصبہ ہے
توابع اندجان سے سجزی بکسر سین و سکون جیم
وکسر رائے معجمہ نسبت ہے سیستان اور سیستان کو عربی
زبان مین سجستان و سجز کہتے ہین اور یہ تعریب ہے
اور بدلنا سین کا زا سے تعریب کی تغیرات سے
ہے ہارونی فقیر کے نزدیک خواجہ عثمان کے وطن
کا نام ہرنو ہے اور ہارونی نسبت اوس سے ہے
بخلاف قیاس لوگونکے زبانمین مشہور چشتی بکسر
جیم فارسی ملا عبد الغفور لاری نے بفتح جیم فارسی
لکھا ہے۔ ممشاد بکسر سین مہملہ و سکون میم
و عین مہملہ مشایخ چشتیہ کے شجرہ مین شیخ
علو ممشاد دینوری لکھتے ہین اور اوس کا
مقتضا یہہ ہے کہ شیخ ممشاد و شیخ علو ایک شخص
ہو اور بعضون کے کلام سے ظاہر یہہ ہے
کہ اس سلسلہ مین شیخ علو ہے اور وہ غیر
ممشاد ہے۔ علو بکسر عین مہملہ و سکون لام
ہبیرہ بضم ہا و فتح موحدہ و سکون تحتیہ و فتح
رائے مہملہ مرعشی بفتح میم و سکون رائے
مہملہ و فتح عین مہملہ و کسر شین معجمہ نسبت ہے

Marfat.com

بمرعش شہریست از توابع شام واین فقیر
انتساخ کرد کتاب عزیزیہ را کہ تصنیف شیخ
عبد العزیز ست واشغال واوراد صبح و شام
واوراد مواسم ورقے وعزایم درآنجا ند کور
است از خط ملا محمد شاکر کہ اعظم فضلای شہر خود
بودند در زمان خود از سائر فرزندان شیخ
عبد العزیز بزیادت وکثرت تدریس ممتاز
بودند ومطالعہ کردم عزیزیہ را در نسخہ کہ شیخ
یحیٰی جنیدی بخط خود از شیخ عبد العزیز
نقل کردہ بود واللہ اعلم وحضرت والد
بزرگوار قدس سرہ اجازت آن ہمہ
دادند وانتساخ کردم کتاب مفتاح الفیض
را کہ تالیف شیخ حسن طاہر است در علم
سلوک وآن کتابیست نفیس درباب
خود از نسخہ کہ پیش اولاد شاہ محمد خیالی یافتم
از تبرکات اجداد ایشان قال الشیخ عبد العزیز
فی العزیزیہ چون کسی بخواہد کہ کسے را تلقین
ذکر کند باید کہ اورا فرماید کہ روزہ دارد
اگر روز پنجشنبہ باشد اولی است بعدہ اورا دہ بار
استغفار و دہ بار درود گویاند وبگوید
ہر عبادتے کہ ہست موقت است
مگر ذکر کہ ہمیشہ شب وروز یاد حق
تعالےٰ فرض عین است کہ العطلۃ حرام
یک لحظہ زکوئی یار دورے ؎ در مذہب عاشقان حرام است
وحق تعالیٰ میفرماید یذکرون اللہ قیاما و

مرعش سے کہ ایک شہر ہے توابع شام سے اور
اس فقیر نے نقل کیا ہے کتاب عزیزیہ کو جو تصنیف
شیخ عبد العزیز کی ہے اور اشغال واوراد صبح و
شام کے اور اوراد مواسم کے اور تعویذ اور دعائین
اوسمین لکھی ہین ملا محمد شاکر کے ہاتھ کی لکھی ہوئی
ہے جو اپنے شہر کے بڑے فضلاؤن مین تھے اپنے
زمانہ مین اور سب فرزندون سے شیخ عبد العزیز کی
کثرت تدریس مین زیادہ اور ممتاز تھے اور عزیزیہ کا
مطالعہ کیا ہے اوس نسخہ مین جو شیخ یحییٰ جنیدی نے
اپنے ہاتھ سے شیخ عبد العزیز کے نسخہ سے نقل کیا ہے
واللہ اعلم اور حضرت والد بزرگوار قدس سرہ نے
اوس سب کی اجازت دی ہے اور مین نے لکھا
ہے کہ کتاب مفتاح الفیض کو جو تالیف شیخ حسن طاہر
کی ہے علم سلوک مین اور وہ اس باب مین بہت نفیس
کتاب ہے، اوس نسخہ سے جو شاہ محمد خیالی کی اولاد کے
پاس پایا مین نے تبرکات اجداد سے اونکے کہا ہے
شیخ عبد العزیز نے عزیزیہ مین کہ جب کوئی چاہے کہ
کسی کو ذکر تلقین کرے تو چاہیے کہ اوسکو فرمائے
کہ روزہ رکھے اگر روز پنجشنبہ ہو تو بہت اچھا ہے
اوسکے بعد اوس سے دس دفعہ استغفار اور دس
دفعہ درود شریف پڑھوائے اور کہے جو عبادت
کہ ہے سب کے واسطے وقت مقرر ہے مگر ذکر کہ ہمیشہ
رات دن یاد حقتعالیٰ فرض عین ہے کہ العطلۃ حرام
یک لحظہ زکوئی یار دورے ؎ در مذہب عاشقان حرام است
اور حق تعالیٰ فرماتا ہے یذکرون اللہ قیاما و

Marfat.com

قعودا و علی جنوبهم یعنے یاد کنند حق
تعالی را استادہ و نشستہ و پہلو غلطیدہ پس
آدمی ازین سہ حال خالی نیست یا بدل یا بزبان
یاد حق لازم ست پس چون ذکر این چنین
عبادتے و حرفتے کہ اصلا ساقط نے شود
استاد باید کہ او را بیاموزد و گوید کہ دل چپا
سینہ است بصورت صنوبر لقاست و دو در
دارد یکے بالا و دوم پائین و ہر دو در بستہ
شدہ اند برای کشادن در بالا ذکر جہر میفرمایند
و برای کشادن در پائین ذکر خفی یا حبس
نفس مے فرمایند و مثل دل ہمچو آئینہ
است کہ زنگار گرفتہ است پس صیقل گری
باید کہ آنرا ان ہنر آموزد و الا آئینہ
را خراب سازد قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ و سلم لکل شئ مصقلۃ و
مصقلۃ القلب ذکر اللہ تعالی و یا مثال
دل ہمچو سنگ آہنی است کہ ازو آتش
بدر می آید پس چون آہن زدن و کشیدن
آتش بیاموزد پس آتش بیرون آید و الا
بشکند و مقصود حاصل نہ شود الغرض
از مرشد چارہ نیست چنانچہ حضرت
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہ از حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سوال
کردند کہ یا رسول اللہ دلنی الی اقرب الطریق
الی اللہ و افضلہا عند اللہ و اسہلہا

قعودا و علی جنوبهم یعنے اللہ تعالے کا
ذکر کریں کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے تو
آدمی ان تین حال سے خالی نہیں یا دل سے یا زبان
سے حق کی یاد لازم ہے تو جب ذکر ایسی عبادت
اور حرفت ہے کہ ہرگز ساقط نہیں ہوتی اوستاد
کو چاہئے کہ اوسکو سکھلائے اور بتائے کہ دل
سینہ کے بائیں طرف ہے صنوبر کی صورت اور
اوسکے دو دروازہ ہیں ایک اوپر کو ایک نیچے کو
اور دونو دروازہ بند ہیں اوپر کا دروازہ کھلنے
کو ذکر جہر فرماتے ہیں اور نیچے کے دروازہ کھلنے
کو ذکر خفی یا حبس نفس فرماتے ہیں اور دل کی
مثال مثل اوس آئینہ کے ہے جسے زنگ لگ گیا
ہے اس کے واسطے صیقل کرنیوالا چاہئے کہ اوسکو
وہ ہنر سکھلائے اور نہیں تو آئینہ خراب
ہو جائیگا فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ؛
لکل شئ مصقلۃ و مصقلۃ القلب ذکرا
اللہ تعالی یا دلکی مثال چقماق کی ہے جس سے آگ نکالتے ہیں
تو جب تک پتھری پر مارنا سیکھے اور آگ نکالنی سیکھے تو آگ نکلے
اور نہیں تو توڑ ڈالے اور مطلب نہ آئے غرضکہ مرشد بغیر
گذارہ نہیں چنانچہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہ نے
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سوال کیا کہ
یا رسول اللہ دلنی الی اقرب الطریق
الی اللہ و افضلہا عند اللہ و اسہلہا
؛ ؛ بعبادۃ ؛ ؛ ؛ ؛ ؛ ؛

Marfat.com

لعبادۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم علیک بملازمۃ الذکر فی
الخلوۃ فقال علی کرم اللہ وجہہ کیف
اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم غمض عینیک واسمع
منی ثلاث مرات فالنبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلاث مرات
وعلی سیمع ثم قال علی کرم اللہ وجہہ
لا الہ الا اللہ ثلاث مرات بنبی صلی اللہ
علیہ والہ وسلم سیمع ثم لقن علی
کرم اللہ وجہہ لحسن البصری رضی اللہ عنہ
حتی وصل الی یومنا ھذا الیس بگوید او ساکہ مربع
بنشیند بطریقے کہ رگ کیماس بگیرد و بدو انگشت
یعنی بر انگشت پای راست و انگشتے کہ برابر
وے است زیرا کہ درین گرفتن دو فائدہ
است یکے نفی خواطر دوم حرارت دل و این
ہر دو مطلوب اند و ہمچنین نشیند کہ چنانچہ در
نماز می نشیند و خود پشت بطرف کعبہ کند و
او را پیش خود بنشاند و بگوید مخرج لا الہ الا اللہ
زیر ناف باید و مد دراز کشد و نفی ما سوی
اللہ تعالی کند کہ نیست ہیچ معبودی و مقصودے
و موجودی مگر حق تعالی مبتدی را ارادہ عوام
بگوید کہ نیست ہیچ معبودے و متوسط را ارادہ
خواص بگوید کہ نیست ہیچ مقصودے و منتہی
را ارادہ اخص الخواص بگوید کہ نیست ہیچ موجودے

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ
وسلم علیک بملازمۃ الذکر فی الخلوۃ
فقال علی کرم اللہ وجہہ کیف اذکر
یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم غمض عینیک واسمع
منی ثلاث مرات بنبی صلی اللہ علیہ والہ
وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلث مرات وعلی سیمع ثم
قال علی کرم اللہ وجہہ لا الہ الا اللہ ثلث مرات والنبی اللہ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم سیمع ثم لقن علی
کرم اللہ وجہہ الحسن البصری رضی اللہ عنہ حتی
وصل الی یومنا پھر سکھایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
حضرت حسن بصری رضی کو یہانتک کہ ہمارے زمانہ تک پہنچا پس چاہیے
اوسے کہ چار زانو بیٹھے اسطور کہ رگ کیماس پکڑے دو انگلیوں
سے یعنی داہنی پانوں کے انگوٹھے اور اوسکے برابر کے
اونگلی سے اسواسطے کہ اس طور پکڑنے مین
دو فائدے ہین ایک خطرونکی نفی دوسرے دلکی
حرارت اور یہ دونو مطلوب ہین اور یا اسطرح بیٹھے
جیسے نماز مین بیٹھتے ہین اور خود کعبہ کی طرف پشت
کرے اور اوسکو اپنے سامنے بٹھائے اور کہوا ور
نکالے زیر ناف سے لا الہ الا اللہ مد دراز کے ساتھ
اور نفی ماسوی اللہ کی کرے کہ نہین ہے کوئی معبود
و مقصود و موجود مگر حق تعالی مبتدی کو ارادہ
عوام بتائے کہ نہین ہے کوئی معبود اور متوسط کو
ارادہ خاص کہ نہین ہے کوئی مقصود اور منتہی کو
ارادہ اخص الخواص کہ نہین ہے کوئی موجود

Marfat.com

سجدے کہ خود را نیز نفی کند و تا کتف راست
برساند کہ آن اشارت می کند کہ غیر حق تعالی را
از دل کشیدیم و پس پشت می اندازیم باز دم جدید
شدہ الا اللہ را بر دل ضرب شدید کند تا سنگ
معنوی شکستہ گردد و وقت اثبات مطلوب با خود
داند بلکہ یافت تصور کند بلکہ یقین بداند کہ ہمو
اثبات می کند و خود را از میان کشد ؎

یار آمد درمیان ما ازمیان برخاستیم

اما مقصود کلی آنست کہ فہم معنے کلمہ در دل
البتہ باید تا تحت وعید درنیاید من ذکرنی
بالغفلۃ ذکرتہ باللعنۃ واذا ذکر عبدی
عبثا اھتز عرشی غضبا مطلوب دیگر
آنست کہ صورت مرشد پیش خود تصور کند
بعدہ ذکر گوید الرفیق ثم الطریق در حق
ایشان است و برای نفی خواطر اثری تمام
دارد بلکہ حضرت سلطان الموحدین و
برہان العاشقین حجۃ المتوکلین شیخ جلال الحق
والشرع والدین مخدوم مولانا قاضی خان
یوسف ناصحی قدس اللہ سرہ العزیز
چنین می فرمودند کہ صورت مرشد کہ
ظاہر او دیدہ شود مشاہدہ حق سبحانہ و تعالی
است در پردہ آب و گل و اما صورت
مرشد کہ در خلوت نمودار می شود آن شاہد
حق تعالی است بے پردہ آب و گل کہ ان اللہ
خلق آدم علی صورۃ الرحمن ومن

یہانتک کہ اپنی بھی نفی کرے اور داہنے مونڈھے
تک پہنچائے اور وہ ارادہ کرے کہ غیر حق تعالی
کو ہمنے دل سے نکالدیا اور پس پشت پھینکا پھر
دم نیا لے الا اللہ کی ضرب سخت زور سے دل پر
لگائے کہ بت باطن کا ٹوٹ جائے اور وقت
اثبات کے مطلوب کو اپنے ساتھ جانے بلکہ پالیا تصور
کرے بلکہ یقین جانے کہ وہی اثبات کرتا ہے
اور اپنے تئیں درمیان سے نکالدے ع

یار آمد درمیان ما ازمیان برخاستیم

مگر مقصود کلی یہ ہے کہ کلمہ کے معنے دل میں ضرور
ہوں تا اس وعید میں نہ آجائے کہ من ذکرنی
بالغفلۃ ذکرتہ باللعنۃ واذا ذکر عبدی
عبثا اھتز عرشی غضبا اور یہ مطلوب ہے کہ مرشد
کی صورت اپنے سامنے تصور کرے اوسکے بعد
ذکر کرے الرفیق ثم الطریق انہیں کے حق میں ہے
اور نفی خطرات کے لئے بہت اثر رکھتی ہے بلکہ
حضرت سلطان الموحدین و برہان العاشقین
حجۃ المتوکلین شیخ جلال الحق والشرع والدین
مخدوم مولانا قاضیخان یوسف ناصحی قدس
اللہ سرہ العزیز ایسا فرماتے تھے کہ صورت مرشد کہ
ظاہر دیکھی جاتی ہے مشاہدہ حق سبحانہ تعالی کا ہے
آب وگل کے پردے میں اور جو صورت مرشد
کہ خلوت میں نمودار ہوتی ہے وہ مشاہدہ حق
سبحانہ تعالی کا ہے بے پردے آب وگل کے
ان اللہ خلق آدم علی صورۃ الرحمن ومن

Marfat.com

رأنی فقد رأی الحق در حق او درست شدہ است

شعر

گر تجلی ذات خواہی صورت انسان ببین
ذات حق را آشکارا اندر و خندان ببین

و نیز حضرت میفرمودند کہ چہار ہزار پیر طریقت رضوان اللہ علیہم اجمعین اجماع کردہ اند کہ وصول حق تعالی بدو چیز میشود یکی ذکر دوم گرسنگی باز فرمودند کسیکہ ذکر جلی اختیار کند اورا بسیار گرسنگی حاجت نیست بلکہ مقدار ربعے از شکم خالی دارد و روغن بخورد تا مغز خشک نشود و خلل دماغ پیدا نیاید و چون از ذکر جلی فارغ شود یا مانعے پیش آید بذکر خفی کہ پاس انفاس است مشغول شود و دوام شغل مبتدی ہم بذکر خفی کہ پاس انفاس است میسر می آید و طریق او آنست کہ ہر دمے کہ خارج می شود لا الہ بگوید و ہر دمے کہ داخل میشود الا اللہ تصور کند و این دم را ربط بدل ست و بسبب آن دل ذاکر میگردد و کہ فردائی قیامت پرسیدہ خواہد شد کہ دمہارا کجا صرف کردی پس اگر در یاد حق تعالی صرف کردہ باشد خلاص یابد۔

شعر

ہر یک نفس کہ میرود از عمر گوہری ست
کانرا خراج ملک دو عالم بود بہا
پسند کاین خزانہ دہی رائگان بباد
انگہ روی بخاک تہیدست و بینوا

رأنی فقد رأی الحق اسکے حق میں درست ہوا ہے

شعر

گر تجلی ذات خواہی صورت انسان بہ بین
ذات حق را آشکارا اندر و خندان بہ بین

اور یہ بھی فرماتے تھے کہ چار ہزار پیران طریقت رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجماع ہے اسپر کہ وصول حق تعالیٰ کا دو چیز سے ہوتا ہے ایک ذکر دوسرے بھوکے رہنا پھر فرمایا جو شخص ذکر جلی کرتا ہے اوسکو بہت بھوکے رہنے کی حاجت نہیں ہے بلکہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے اور گھی کھائے کہ مغز خشک نہ ہو جائے اور دماغ میں خلل نہ آجائے اور جب ذکر جلی سے فارغ ہو یا کوئی مانع پیش آئے تو ذکر خفی سے کہ وہ پاس انفاس ہے مشغول ہو اور دوام شغل مبتدی کو بہی ذکر خفی سے کہ پاس انفاس ہے میسر ہوتا ہے اور اوسکا طریق یہ ہے کہ جو دم کہ خارج ہو لا الہ کہے اور جو دم داخل ہو الا اللہ تصور کرے اور اس دم کو دل سے ربط ہے اور اوسکے سبب دل ذاکر ہو جاتا ہے فردائے قیامت کو پوچھا جائیگا کہ اپنے دم کہاں صرف کئے تو جو یاد حق تعالےٰ میں صرف کئے ہونگے خلاصی پائیگا۔ **شعر**

ہر یک نفس کہ میرود از عمر گوہری ست
کانرا خراج ملک دو عالم بود بہا
پسند کاین خزانہ دہی رائگان بباد
انگہ روی بخاک تہیدست و بینوا

Marfat.com

ابو علی دقاق رحمۃ اللہ میگوید کہ ذکر منشور ولایت
است ہر کرا توفیق بر ذکر دادند بدرستیکہ منشور
بدو دادند یعنی بتشریف ولایت انتم اولیاء
حقا مشرف گردانید و از ہر کہ ذکر سلب کردند
بدرستیکہ او را از مقام ولایت معزول کردند
این چنین در باب ذکر گفتہ اند کہ ذکر خدا یتعالی
تیغ مریدان ست چون ہمت بر ہلاک دشمن
گمارند و یا دفع بلیۃ خواہند و دل بران گمارند
آن دشمن ہلاک شود و آن بلا دفع شود قال
اللہ تعالی واذکر ربک اذا نسیت
یعنی یاد کن پروردگار خود را وقتیکہ فراموش
کنی نفس خود را و فراموشی نفس در مخالفت
اوست باید کہ نفس خود مخالفت کند کہ
سر ہمہ عبادتہاست زیرا کہ ہیچ دشمن قوی
تر از و نیست کما قال المشائخ
رحمہم اللہ مخالفۃ النفس راس
العبادۃ و موافقۃ النفس اساس الکفر

شعر

گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن
زانکہ از نفست قوی تر ہیچ دشمن وار نیست

ازینجاست کہ بزرگے فرمود صد ہزار
رمہ گرگ گرسنہ در رمہ گوسفندان آن
نہ کنند کہ یک شیطان کند و صد ہزار شیطان
آن نہ کنند کہ یک ہمنشین بد کند و صد ہزار ہمنشین
بد آن نکنند کہ یک نفس در تن آدمی زاد کند

ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ذکر
منشور ولایت ہے جسکو ذکر کی توفیق ملے اوسکو
منشور ولایت ملگیا یعنی خلعت ولایت انتم اولیاء
حقا سے مشرف ہوگیا اور جس سے توفیق ذکر
کی سلب کر لے بیشک اوسی مقام ولایت سے معزول
کیا ایسا ذکر کے باب مین فرمایا ہی کہ ذکر خدا یتعالی
مریدونکی تیغ ہے جب دشمن کی ہلاکت کی ہمت کرین
یا دفع بلا چاہین اور اوسطرف دل لگائین دشمن
ہلاک ہوجائیگا اور دفع بلا ہوجائیگی قال اللہ
تعالی واذکر ربک اذا نسیت یعنے یاد کر اپنے پروردگار
کو جسوقت کہ فراموش کرے تو اپنے نفس کو اور نفس
کی فراموشی اوسکی مخالفت مین ہی چاہئے کہ اپنے
نفس سے مخالفت کرے کہ سب عبادتونکی سردار
ہے اسواسطے کہ کوئی دشمن اوس سے زیادہ
قوی نہین ہے جیسا فرمایا ہے مشائخ رحمہم اللہ تعالی نے
فی مخالفۃ النفس راس العبادۃ و
موافقۃ النفس راس الکفر **شعر**

گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن
زانکہ از نفست قوی تر ہیچ دشمن وار نیست

اسی سبب سے ایک بزرگ نے فرمایا ہے
کہ سو ہزار بھوکے بھیڑئیے نکا ریوڑ بکریون مین ایسا
نقصان نہین کرتا جیسا کہ ایک شیطان کرتا ہے
اور سو ہزار شیطان ایسا نہین کرتے جیسا ایک
برا ہمنشین کرتا ہے اور سو ہزار بری ہمنشین ایسا
نہین کرتے جیسا ایک نفس آدمی کے جسم مین

Marfat.com

قال المشایخ رحمہم اللہ النفس ھی الصنم
الاکبر ہمبرین معنے بزرگے نیز فرمودہ

شعر

تا یک نفس از نفس تو پیداست ہنوز
بر ور گہہ دل زدیو غوغاست ہنوز

قال اللہ تعالی فاذکروا اللہ ذکرا کثیرا یعنے
یاد کنید خدائے عزوجل را یاد کردنی بسیار
پس یکے از خصایص ذکر آنست کہ ہیچ وقتی
منع نیست بلکہ ہمہ اوقات ماجور است
نقل است از حضرت بندگی شیخ عبد اللہ
قدس سرہ العزیز کہ مرا فرمودند کہ پیر
دستگیر بندگی حضرت شیخ قطب الدین
حاجی قدس سرہ العزیز می گفتند کہ
اوائل ذکر جہر دو از دہ سال گفتم از شام
تا صبح و از صبح تا شام فائدہ کہ در ذکر یافتم
در ہیچ عبادت نیافتم چون ختم قران میکردم
کمتر از سہ ختم نمیکردم و چون نماز می گذاردم
کمتر از ہزار رکعت نگذاردم و چون دعوات
اسماء میکردم کمتر از لک بار نخواندم فاما
ثمرہ کہ در ذکر دیدم در ہیچ از نہا ندیدم
ومی باید کہ ذاکر از گناہان توبہ کند تا
بزبان و دل آلودہ نام حق تعالی نگیرد زیرا کہ
وحی کردہ شد سوئے موسی کہ بگو گنہگاران
امت خود را کہ یاد کنید شما مرا بہ آلودگی پس
بدرستیکہ من سوگند خوردہ ام بر ذات خود

قال المشایخ رحمہم اللہ النفس ھی الصنم الاکبر
اسی معنی مین کسی بزرگ نے یہی فرمایا ہے

شعر

تا یک نفس از نفس تو پیداست ہنوز
بر ور گہہ دل زدیو غوغاست ہنوز

فرمایا اللہ تعالی نے فاذکروا اللہ ذکرا کثیرا یعنے اللہ
کو یاد کرو یاد کرنا بہت پس ذکر کے خصائص
مین سے ہے یہ بہی کہ کسی وقت منع نہین بلکہ سب
وقت ثواب پاتا ہے نقل ہے حضرت بندگی
شیخ عبد اللہ قدس سرہ العزیز سے کہ مجھسے فرمایا
کہ پیر دستگیر بندگی حضرت شیخ قطب الدین حاجی
قدس سرہ العزیز فرماتے تھے کہ ذکر جہر بارہ برس
صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک کہا مینے جو
فائدہ مینے ذکر مین پایا وہ کسی عبادت مین نہین
پایا جب مین ختم قران شریف کرتا تھا تو تین سے
کم نہ کرتا تھا اور نماز پڑہتا تھا ہزار رکعت سے کم نہین
پڑہتا تھا اور جب دعوات اسما کرتا تھا ایک لاکھ
بار سے کم نکرتا تھا مگر جو ثمرہ و فائدہ ذکر مین
دیکھا ایسا اونمین کسی مین نہ دیکھا اور چاہیے
کہ ذاکر گناہون سے توبہ کرے تاکہ زبان
اور دل آلودہ سے حق تعالے کا نام نہ لے
اس لئے کہ حضرت موسے علیہ السلام کو
وحی کی گئی کہ اپنی امت کے گناہگارون
سے کہو کہ مجھے آلودگی سے نہ یاد کرین
مینے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے

Marfat.com

بدرستیکہ کسے کہ یاد کند مرا بہ غفلت یاد
کنم من اورا بہ لعنت پس چون گناہگاران
یاد کنند مرا بالغفلت من یاد کنم ایشان را
بہ لعنت این وعید است در حق گناہگاری
کہ غافل نباشد پس چگونہ حال باشد چون
جمع شود غفلت و عصیان کذا فی احیاء العلوم
گفت ابویزید رحمۃ اللہ تعالیٰ روزے
مر یاران خود را باقیماندم امشب تا صبح
کوشش کردم آنکہ لا الہ الا اللہ بگویم پس
قدرت نیافتم بدو گفتہ شد چرا گفت بایزید
یاد کردم کلمہ کہ گفتہ بودم در کودکے
یاد آمد مرا وحشت آن پس منع کرد مرا از
قول لا الہ الا اللہ و چہ عجب تر است از کسیکہ
یاد میکند اللہ تعالیٰ را و حال آنکہ او موصوف
باشد بچیزے از صفات بشریہ کذا فی
العوارف **شعر**

ہزار بار بشستم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

بعدہ مراقبہ فرمایند بگوید کہ مراقبہ مشتق از
رقیب است بمعنی رقیب نگہبان ست یعنی پاسبانی
دل کند غیر حق را در دل جا ندہد **رباعی**

پاسبان دل شو اندر کل حال
تا نیابد ہیچ دزد آنجا مجال
ہر خیال غیر حق را دزد دان
این ریاضت سالکان را فرض دان

کہ جو مجھے غفلت سے یاد کرے مین اوسکو
لعنت سے یاد کرون تو جو گناہگار مجھے غفلت
سے یاد کرینگے مین اونکو لعنت سے یاد
کرونگا یہ وعید ہے اون گناہگارون کے
حق مین جو غافل نہین تو کیا حال ہوگا اونکا جو
غافل بھی ہون اور گناہگار بھی ہون کذا فی
احیاء العلوم ابویزید رحمۃ اللہ علیہ نے
ایک روز اپنے یارون سے کہا کہ آج شب کو
مین نے صبح تک کوشش کی کہ لا الہ الا اللہ
کہون مین مگر مجھے قدرت نہوئی یارون نے
کہا کیون کہا مینے لڑکپن مین تو ایک کلمہ کہا تھا وہ یاد
آگیا اوس سے وحشت ہوئی اور اوس نے نہ
کہنے دیا لا الہ الا اللہ اور کیا تعجب ہے اُس
شخص سے جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور
حالانکہ موصوف ہو کسی صفات بشریہ سے
کذا فی العوارف۔ **شعر**

ہزار بار بشستم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

بعدہ اوسے مراقبہ فرمائین اوس سے کہین کہ مراقبہ
مشتق رقیب سے ہے رقیب کے معنے نگہبان ہے یعنی
دلکی پاسبانی کرے کہ دلمین غیر حق کو جانے نہ دے **رباعی**

پاسبان دل شو اندر کل حال
تا نیابد ہیچ دزد آنجا مجال
ہر خیال غیر حق را دزد دان
این ریاضت سالکان را فرض دان

Marfat.com

پس بدل اندیشد اللہ حاضری
اللہ ناظری اللہ شاہدے اللہ معی ہمیشہ
حق تعالی را باخود و خود را باحق تعالی داند
جدائی از خدا محال ست قال اللہ تعالی وفی
انفسکم افلا تبصرون یعنی در دلہائے
شماست پس چرا نمی بینید چہ حق تعالے
لطیف مطلق است ہر چند لطافت بیشتر
احاطت بیشتر قال اللہ تعالے الا انہ بکل
شیئ محیط یعنی دانا و آگاہ باش بدرستیکہ
آن حق تعالی بہر شے محیط است چنانچہ
احاطت روح باجسد کہ ہیچ جزوے از اجزای
جسد نیست کہ روح باآن نیست باآن
ہم نہ متصل است نہ منفصل نہ خارج
است و نہ داخل فائدہ چون خواہد کہ
اربعین نشیند بباید کہ چون پای راستا
درون حجرہ بنہد تعوذ و تسمیہ بگوید و
وقل اعوذ برب الناس سہ بار بخواند پس
پائے چپ درون حجرہ نہد و بگوید انت
ولیئ فی الدنیا والآخرۃ کن لی کما کنت
لمحمد علیہ السلام وارزقنی محبتک اللہم
ارزقنی حبک فی شغفی واجذبنی بجلالک
وجمالک واجعلنی من المخلصین اللہم
امح نفسی بجذبات ذاتک یا انیس من لا
انیس لہ رب لا تذرنی فردا و انت
خیر الوارثین

پس دل مین خیال کرے اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی
اللہ معی ہمیشہ حق تعالی کو ساتھ اپنے اور اپنے تئین ساتھ
حق تعالی کے جانے جدائی خدا سے محال ہے قال اللہ تعالی
وفی انفسکم افلا تبصرون یعنی تمہارے دلون مین ہی کیون نہین دیکھتے
اسلئے کہ حق تعالی لطیف مطلق ہے جسقدر لطافت زیادہ اسی قدر احاطت
زیادہ قال اللہ تعالی الا انہ بکل شیئ محیط یعنی
آگاہ ہو کہ تحقیق حق تعالی ہر شے کا محیط ہی
جیسے روح کا احاطہ جسم کے ساتھ ہی کہ جسم کا
کا کوئی جزو ایسا نہین کہ روح ساتھ اوس کے
نہین ہے باوجود اُس کے نہ متصل ہی نہ منفصل
ہی نہ خارج ہی نہ داخل ہے۔

فائدہ جب چاہے کہ چلہ مین
بیٹھے چاہئے کہ جب دایان پائون حجرہ
مین رکھے اعوذ اور بسم اللہ کہے اور قل
اعوذ برب الناس تین دفعہ پڑہی
پھر بایان پائون حجرہ مین رکھے۔
اور کہے انت ولیئ فی الدنیا والآخرۃ
کن لی کما کنت لمحمد علیہ الصلوۃ والسلام
وارزقنی محبتک اللہم ارزقنی حبک فی
شغفی واجذبنی بجلالک وجمالک واجعلنی
من المخلصین اللہم امح نفسی بجذبات
ذاتک یا انیس من لا انیس لہ رب
لا تذرنی فردا و
انت خیر
الوارثین

Marfat.com

پس در مصلی بایستد مستقبل قبلہ بست و یک بار انی وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین بخواند پس دو رکعت نماز اجلالا للہ تعالے بگزارد در رکعت اول بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی و در رکعت دوم آمن الرسول تا آخر بخواند بعد فراغ سر بسجدہ بہند و این دعا بخواند اللھم کن لی انیسا فی خلوتی ومعینا فی وحدتی اللھم اجعل خلوتی ھذہ موجبۃ لمشاھدتک ووفقنی لما تحب وترضی اللھم انی اعوذبک من سخطک واسألک رضاک اللھم جنبنی ان اعبد الھوی اللھم اکشف الغطاء عن عینی وارفع الغین عن قلبی حتی اشاھد جمال لا الٰہ الا اللہ پس دو دوگانہ ہائے مذکورین بگزارد و یک دوگانہ بروح مادر و پدر اگر وفات یافتہ باشند والا برائے سلامتی ایشان بگزارد و چہار رکعت بیک سلام نیز بگزارد و در ہر رکعتے بعد از فاتحہ پنجاہ بار سورہ اخلاص و پنجگان بار معوذتین تا در پناہ حق تعالے محفوظ ماند و پانصد بار یا فتاح بگوید بعدہ در ذکر نفی و اثبات بارادہ خاص الخاص یعنی لا موجود مشغول شود و گاہ بذکر اسم ذات با ملاحظہ و مفہوم ملاحظہ

پھر مصلی پر کھڑا ہو رو بقبلہ اکیس بار پڑھے انی وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین پھر دو رکعت نماز اجلالا للہ تعالی پڑھے پہلی رکعت مین بعد الحمد کے آیۃ الکرسی اور دوسری مین الحمد کے بعد آمن الرسول آخر سورۃ تک بعد فراغ سجدہ مین جائے اور یہ دعا پڑھے اللھم کن لی انیسا فی خلوتی ومعینا فی وحدتی اللھم اجعل خلوتی ھذہ موجبۃ لمشاھدتک ووفقنی لما تحب وترضی اللھم انی اعوذبک من سخطک واسألک رضاک اللھم جنبنی ان اعبد الھوی اللھم اکشف الغطاء عن عینی وارفع الغین عن قلبی حتے اشاھد جمال لا الٰہ الا اللہ پھر دوگانہ جسکا ذکر ہو چکا ہے پڑھے اور ایک دوگانہ ماں باپ کی روح کو جو وفات پا گئے ہوں پڑھے اور نہین تو اون کی سلامتی کے واسطے پڑھے اور چار رکعت ایک سلام سے اور پڑھے ہر رکعت مین بعد سورۃ فاتحہ کے پچاس بار سورۃ اخلاص اور پانچ پانچ دفعہ معوذتین پڑھے تاکہ خدا تعالے کی پناہ مین رہے اور پانسو بار یا فتاح کہے بعدہ ذکر نفی و اثبات ساتھ ارادہ خاص الخاص یعنے لا موجود کے مشغول ہو اور کبھی ذکر اسم ذات کرے ساتھ ملاحظہ اور مفہوم ملاحظہ کے اور

ود واسطه مشغول ماند وچنانچه یک لحظه از ذکر نفی
واثبات خالی نماند بحدیکه در حال وضو واکل
در تصور آن باشد بهتر موسی علیه السلام حضرت
عزت جل جلاله مناجات کرد که الهی بهمه اوقات
یاد کردن مے توانم مگر دو وقت یکی در پایخانه
دوم در حالت جنابت فرمان شد- اذکرنی
فی کل حال یعنی یاد کن مرا در هر جایے پس
درین وقت هم از تصور خالی نباشد کما قالت
عائشة رضی الله عنها کان النبی صلی الله علیه
واله وسلم یذکر الله علی کل احیان
یعنی ذکر بر دو نوع است یکے بدل دویم
بزبان واول اعلے است وهمین مرادست
بحدیث وقوله تعالے اذکروا الله ذکرا
کثیرا وآن آن است که فراموش
نکند خدای تعالی را در هیچ جائے ونبود مر نبی
را صلے الله علیه وآله وسلم نصیبے کامل
ازین دو نوع مگر در حالت جنابت و دخول
خلا پس بدانستی که آن حضرت اقتصار
میکرد دران دو حال بنوع آنکه نیست
اثر دران مر جنابت را یعنی
بدل یاد میکرد دویم
ازین جهت -
وقتیکه بیرون
آمدی از خلا
مے گفتی غفرانک پس حالت خلا همین -

واسطے کے مشغول رہے چنانچہ ایک لحظہ ذکر
نفی واثبات سے خالی نہ رہے یہان تک کہ
وضو کے وقت اور کھانے کے وقت اس
کے تصور مین رہے بہتر موسی علیہ السلام
نے حضرت عزت جل جلالہ مین مناجات کی
کہ الہی مین سب وقت تجھکو یاد کر سکتا ہون
مگر دو وقت ایک تو پاخانہ کے وقت اور ایک
جب غسل کی حاجت ہو حکم ہوا اذکرنی فی کل
حال یعنی مجھے یاد کر ہر حال مین تو اس وقت
بھی تصور سے خالی ہو جیسا فرمایا حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا نے کان النبی صلی اللہ
علیہ والہ وسلم یذکر اللہ فی کل احیانٍ
یعنی ذکر دو قسم ہے ایک دل سے دوسرے زبان سے
اور پہلا اعلی ہے اور حدیث شریف مین بھی اسی
سے مراد ہے اور فرمایا اللہ تعالے نے اذکروا
اللہ ذکرا کثیرا اور وہ یہ ہے کہ فراموش
نہ کرے خدا تعالے کو کسی جائے اور حضرت
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دونون قسم
مین کمال تھا مگر حالت جنابت اور داخل ہونے
بیت الخلا کے سو جان لیا تم نے کہ اوس
وقت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ایک قسم پر اختصار کرتے تھے ایسی قسم پر جس
مین جنابت کو دخل ہی نہین یعنی ذکر دل اور
اسی سبب سے جب بیت الخلا سے باہر آتے
تو فرماتے غفرانک پس حالت خلا مین بھی

Marfat.com

فکر وخیال شکستگی خود و پاکی حق تعالے
کافی ست و این عین ذکر ست
بدانکه ذکر برای کشف قبور اوّل چون در مقبرہ
در آید دوگانہ بروح آن بزرگوار ادا کند
اگر سورۂ فتح یاد باشد در اول رکعت بخواند
و در دوم اخلاص والّا در هر دو رکعت پنج بار
اخلاص بخواند و بعدہ قبلہ را پشت دادہ
بنشیند و یکبار آیۃ الکرسی و بعضے سورہا کہ
در وقت زیارت می خوانند چنانچہ سورہ ملک
وغیرہ ذلک بعدہ قل گوید پس از فاتحہ یازدہ
بار سورہ اخلاص بخواند و ختم کند و تکبیر گوید
و بعدہ ہفت کرت طواف کند و در ان
تکبیر بخواند و آغاز از راست بکند بعدہ طرف
پایان رخسارہ نہد و بیاید نزدیک روی
میت بنشیند بگوید یارب بست و یکبار
و بعدہ اول طرف آسمان بگوید یاروح در
دل ضرب کند یاروح الرّوح مادام کہ
انشراح یابد این ذکر بکند انشاء اللہ تعالی کشف
قبور و کشف ارواح حاصل آید و اما طریق ختم خواجگان چشت قدس اللہ
اسرارہم کہ از بعض اولاد شیخ نظام نارنولی رحمۃ اللہ رسیدہ آنست کہ چون مہمی پیش آمد
مرد باید وضو کردہ صف زدہ رو بقبلہ بنشیند اوّل دہ مرتبہ درود بخوانند
بعد ازان یکصد و شصت بار این دعا لاملجا ولا منجا من اللہ الا الیہ بخوانند
پس ازان یکصد و شصت مرتبہ سورہ الم نشرح خوانند پس بار دیگر دعا
مذکور یکصد و شصت بار بخوانند پس دہ مرتبہ درود خواندہ ختم تمام
کنند و بر قدری شیرینی فاتحہ تمام خواجگان چشت عموماً بخوانند ۱۲ ص

فکر و خیال کہ شکستگی و آسودگی اپنی اور پاکی
حق تعالی کے کافی ہے اور یہہ عین ذکر ہے
ذکر کشف قبور جان کہ ذکر کشف
قبور کے واسطے اول جب مقبرہ مین جائے
دوگانہ اُن بزرگ کی روح کے واسطے پڑھے
اگر سورہ فتح یاد ہو پہلی رکعت مین پڑھے
اور دوسری مین سورہ اخلاص اور نہیں
تو ہر رکعت مین پانچ پانچ بار اخلاص پڑھے
اور پھر قبلہ کی طرف پیٹھہ کر کے بیٹھے اور
ایک بار آیۃ الکرسی اور بعضی سورتین جو زیارت
کے وقت پڑھتے ہین جیسے سورہ ملک وغیر ذلک بعدہ
قل کہے بعد فاتحہ کے گیارہ بار سورہ اخلاص
پڑھے اور ختم کرے اور تکبیر کہے بعد سات دفعہ
طواف کرے اور اسمین تکبیر پڑھے اور شروع
دائین طرف سے کرے پھر پانو کی طرف رخسارہ رکھے
اور نزدیک میت کے منہ کے بیٹھے اور کہے یارب
اکیس دفعہ بعدہ اول طرف آسمان کے کہے یاروح
اور دل مین ضرب کرے یاروح الروح جب
تک کہ انشراح پائے یہہ ذکر کرے انشاء اللہ تعالے
کشف قبور و کشف ارواح حاصل ہوگا **بیان
طریقہ سہروردیہ** یہ طریق ملک ہندوستان مین مخدوم
بہاؤالدین زکریا کی جہت سے شایع ہوا ہے اور
خراسان مین شیخ نجیب الدین بزغش کی جہت سے اور اس
فقیر کو دونون شیخون سے ارتباط ہے پس ارتباط
اس فقیر کو

ذکر برای کشف قبور — طریقہ سہروردیہ

بہر یکے از ین شجرہا ارتباط واقع است
پس ارتباط این فقیر با والد خود شیخ عبدالرحیم
قدس سرہ عن الشیخ عظمۃ اللہ الاکبرآبادی عن
ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبدالعزیز عن السید
عبدالوہاب البخاری عن السید صدرالدین
راجو قتال عن اخیہ السید جلال الدین مخدوم
جہانیان عن الشیخ رکن الدین ابی الفتح عن
ابیہ الشیخ صدرالدین عن ابیہ الشیخ
بہاؤالدین زکریا عن شیخ الشیوخ شہاب الدین
عمر سہروردی وایضاً این فقیر خرقہ از دست
شیخ ابوطاہر مدنی پوشیدہ عن ابیہ عن
الشیخ احمد القشاشی عن الشیخ احمد الشناوی
عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبدالوہاب
الشعراوی وھو لبسہا من ید شیخ الاسلام
زکریا بن محمد الانصاری وارخی لہ العذبۃ
بلباسہ لہا من ید الشہاب احمد من الفقیہ علی
بن محمد الدمیاطی الشہیر بالزلیانی بلباسہ لہا
من ید الزین بن ابی بکر بن محمد الخوافی صاحب
الوصایا القدسیہ بلباسہ لہا من ید الشیخ
نورالدین عبدالرحمن المصری بلباسہ لہا من
ید الشیخ جمال الدین یوسف الکورانی بلباسہ لہا
من الشیخین حسام الدین الشمشیری ونجم الدین
الاصفہانی بلباسہما عن الشیخ نورالدین عبدالصمد
النطنزی بلباسہ لہا عن الشیخ نجیب الدین
علی بن بزغش بلباسہ لہا ؎

اپنی والد شیخ عبدالرحیم قدس سرہ سے اون کو
شیخ عظمت اللہ اکبرابادی سے اُن کو اپنے
والد سے اُنکے دادا شیخ عبدالعزیز سے اُن کو
سید عبدالوہاب بخاری سے ان کو سید صدرالدین
راجو قتال سے انکو انکے بہائی سید جلال الدین مخدوم جہانیان سے انکو
شیخ رکن الدین ابوالفتح سے اُنکو انکے والد شیخ صدرالدین سے اُنکو انکے والد
شیخ بہاؤالدین زکریا سے انکو شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی
سے اور **ایضاً** اس فقیر نے خرقہ شیخ ابوطاہر مدنی کے
ہاتہ سے پہنا ہے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے شیخ احمد قشاشی
سے اونہون نے شیخ احمد شناوی سے انہوں
نے اپنے والد اُن کے دادا شیخ عبدالوہاب شعراوی
سے اور انہون نے خرقہ پہنا ہاتہ سے شیخ
الاسلام زکریا بن محمد الصاسی کے وارخی لہ
العذوبۃ بلباسہ لہا شہاب احمد کے ہاتہ
سے فقیہ علی بن محمد دمیاطی عرف زلبانی سے
انہون نے ہاتہ سے ابوبکر بن محمد خوافی صاحب
وصایا القدسیہ کے اُنہون نے ہاتہ سے شیخ
نورالدین عبدالرحمن مصری سے اُنہون نے
شیخ جمال الدین یوسف کورانی کے
اونہون شیخ حسام الدین شمشیری
اور نجم الدین اصفہانی کے بسبب پہنے
شیخ نورالدین عبدالصمد نطنزی کے
اونہون نے شیخ نجیب الدین علی بن
برغش سے
اُنہون نے

من المعارف بالله الشیخ شہاب الدین
عمر السہروردی روح الله روحه وارواحہم
ورحمنا بہم فقد حصل لها وجه ثالثا فی
الخرقة السہروردیة والله اعلم والشیخ
عارف بالله الشیخ شہاب الدین عمر السہروردی
له جہتان احدہما انه لبس الخرقة عن عمه
القاضی وجیه الدین عمر بن محمد المعروف بعمویه
بلباسه لها من والده المعمر محمد عمویه بن عبد الله
سعد ومن الشیخ اخی فرج الزنجانی ید احدہما
مشارکة للاخر بلباس ابیه من الشیخ احمد
الاسود الدینوری بلباسه من الممشاد الدینوری
وبلباس اخو الفرج الزنجانی لها عن ابی العباس
النہاوندی بلباسه من ابی عبد الله محمد
بن خفیف الشیرازی بلباسه من ابی محمد
رویم بن احمد البغدادی بلباسہما عنی ممشاد
ورویم من سید الطائفة ابی القاسم الجنید
البغدادی والثانیة انه اخذ التلقین عن عمه
ابی نجیب السہروردی عن الشیخ احمد
الغزالی عن الشیخ ابی بکر النساج عن الشیخ
ابی القاسم الکرکانی عن الشیخ ابی العثمان
المغربی عن ابی علی الکاتب عن ابی علی
الرودباری عن ابی القاسم الجنید
البغدادی فی النفحات نقلا عن الفرغانی
شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی
نسبت خرقہ را تا ابو القاسم جنید پیش اثبات نکردہ است

عارف باللہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی روح اللہ
روحہ وارواحہم ورحمنا بہم پس تحقیق حاصل ہوئی
خرقہ سہروردیہ کی تیسری وجہ واللہ اعلم۔ اور
شیخ عارف باللہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے
لئے دو جہتیں ہین ایک تو اوہنون نے پہنا خرقہ
اپنے چچا قاضی وجیہ الدین عمر بن محمد عرف عمویہ
سے اوہنون نے اپنے والد معمر محمد عمویہ بن عبد اللہ
سعد سے اور شیخ اخی فرج زنجانی دونون کے
ہاتھ مشارکت ہین اوہنون نے اپنے والد شیخ
احمد اسود دینوری سے اوہنون نے ممشاد دینوری
سے اور اخو الفرج زنجانی سے اوہنون نے ابو العباس
نہاوندی سے اوہنون نے ابو عبد اللہ محمد بن خفیف
شیرازی سے اوہنون نے ابو محمد رویم بن احمد
بغدادی سے اور ممشاد اور رویم نے سید الطائفہ
ابو القاسم جنید بغدادی سے اور دوسری جہت
شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کی یہ ہے کہ اوہنون
نے تلقین پائی اپنے چچا ابو نجیب سہروردی سے
اوہنون نے شیخ احمد غزالی سے اوہنون نے
شیخ ابو بکر نساج سے اوہنون نے شیخ ابو القاسم
گرگانی سے اوہنون نے شیخ ابو عثمان مغربی سے
اوہنون نے ابو علی کاتب سے اوہنون نے
ابو علی رودباری سے اوہنون نے ابو القاسم
جنید بغدادی سے نفحات مین فرغانی سے
نقل ہے کہ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی نے
نسبت خرقہ ابو القاسم جنید تک کی ہے آگے نہین کی

Marfat.com

و از جنید تا مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
بصحبت نسبت دادہ است نہ بخرقہ اما شیخ
مجد الدین بغدادی در کتاب تحفۃ البررہ آوردہ است
کہ نسبت خرقہ ہا متصل است بہ پیغامبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
بحدیث درست متصل مفیض انتہی اقول الحق
ما قالہ السہروردی و این فقیر اوراد و اشغال
و اعمال طریقہ سہروردیہ اخذ کردہ در ضمن
عوارف المعارف عن الشیخ ابی طاہر عن
ابیہ الشیخ ابراہیم الکردی عن احمد
القشاشی عن احمد الشناوی عن ابیہ
عن جدہ عن الشیخ عبد الوہاب
الشعراوی عن الزین زکریا عن الحافظ
شہاب الدین احمد بن حجر العسقلانی
عن ابی الحسن بن ابی المجد الدمشقی عن
التقی سلیمان بن حمزۃ المقدسی عن الشیخ
القدوۃ الشیخ شہاب الدین عمر
السہروردی در ضمن وصایا ے قدسیہ
رسالہ شیخ زین الخوافی بالسند المذکور
الی شیخ زین الدین۔ دمیاط بکسر الدال
المہملۃ و قیل بکسر الذال المعجمۃ و سکون
المیم و تخفیف التحتیۃ بلد مشہور بمصر
کوران بضم الکاف العجمیۃ قبیلۃ
من الاکراد۔ نطنزی بفتح نون و
طاے
مہملۃ

اور جنید سے مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک
صحبت سے نسبت دی ہے خرقہ سے نہین
دی مگر شیخ مجد الدین بغدادی نے کتاب
تحفۃ البررہ مین لکھا ہے کہ نسبت خرقہ متصل
ہے پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث درست
متصل مفیض سے انتہی مین کہتا ہون حق
وہی ہے جو سہروردی نے کہا ہے اور اس
فقیر نے درود وظیفہ و شغل و اعمال طریقہ سہروردیہ
کے اخذ کیے ضمن مین عوارف المعارف کے
شیخ ابو طاہر سے اونھون نے اپنے والد شیخ
ابراہیم کردی سے اونھون نے احمد قشاشی
سے اونھون نے احمد شناوی سے اونھون
نے اپنے والد اون کے دادا سے شیخ
عبد الوہاب شعراوی سے اونھون نے زین
زکریا سے اونھون نے حافظ شہاب الدین احمد
بن حجر عسقلانی سے اونھون نے ابو الحسن
بن ابو المجد دمشقی سے اونھون نے تقی سلیمان
بن حمزہ مقدسی سے اونھون نے شیخ پیشوا
شیخ شہاب الدین عمر سہروردی سے اور وصایا
قدسیہ کے ضمن مین رسالہ شیخ زین خوافی کا
سند مذکور سے شیخ زین الدین تک دمیاط بکسر
دال مہملہ اور بعضون نے کہا ذال معجمہ اور
سکون میم اور تخفیف یای تحتیہ ایک شہر مشہور ہے
گوران بفتح کاف عجمیہ ایک قبیلہ ہے کردون
مین سے۔ نطنزی بفتح نون و طاے مہملہ

Marfat.com

وسکون نون وکسر زاے معجمہ بزغش
بضم یاے موحدہ وسکون زاے معجمہ و
ضم غین معجمہ وشین معجمہ بضم عین مہملہ وضم
میم مشددہ وسکون واو وتشدید یای تحتیہ
کذا قال ملا عبد الغفور وفیہ نظر بل الظاہر
تخفیف الیاء التحتیہ مثل راہویہ ودویہ و
غیرہما اخی فرج بفتح فا وفتح را مہملہ وجیم
زنجانی بفتح زای معجمہ وسکون نون و
فتح جیم والف ونون مکسورہ ویای نسبت
ونفحات ابو العباس نہاوندی را شاگرد
جعفر خلدی گفتہ است ووی شاگرد
جنید بغدادی است خلد بضم الخاء محلہ بغداد
قال الشیخ زین الدین الخوافی فی کتاب
الوصایا القدسی ومنہا انہم یوزعون
الاوقات ویصرفون کل وقت بما ہو
اللائق بہ فاذا طلع الصبح الصادق ینبغی ان
یجددوا الشہادۃ ویقولوا اللہم انی
اصبحت اشہدک واشہد حملۃ عرشک
وملائکتک وانبیائک ورسلک وجمیع
خلقک بانک انت اللہ لا الہ الا انت وحدک
لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک
اللہم انی اصبحت لا استطیع دفع ما اکرہ
ولا املک نفع ما ارجو واصبح الامر بید
غیری واصبحت مرتہنا بعملی
فلا فقیر

لہ اس دعا کا ترجمہ صفحہ ۱۰۵ پر لکھا ہے وہان دیکھو ۱۲

وسکون وکسر زای معجمہ بزغلش بضم بای
موحدہ وسکون زای معجمہ وضم غین معجمہ
وشین معجمہ عمویہ بضم مین مہملہ وضم میم مشددہ
وسکون واو وتشدید یای تحتیہ ایسا کہا
ہے ملا عبد الغفور نے اور اس مین کلام
ہے بلکہ ظاہر تخفیف یای تحتیہ کے ہی مانند
راہویہ ودویہ وغیرہما کے اخی فرج
بفتح فا وفتح راء مہملہ وجیم زنجانی بفتح زای
معجمہ وسکون نون وفتح جیم والف ونون
مکسورہ ویای نسبت اور نفحات مین ابو العباس
نہاوندی کو شاگرد جعفر خلدی کا لکھا ہے اور
وہ شاگرد جنید بغدادی کے ہین خلد بضم
خای معجمہ ایک محلہ ہی بغداد مین کہا ہے
شیخ زین الدین خوافی نے کتاب وصایا ر
قدسی مین ومنہا العصم یعنی وہ اپنی اوقات
کو ضبط کرتے ہین اور صرف کرتے ہین ہر وقت
اپنا جو اسوقت کے لایق ہو تو صبح صادق
طلوع ہوتی ہی چاہیے کہ تجدید کری شہادت کی اور
کہین اللہم انی اصبحت اشہدک واشہد
حملۃ عرشک وملائکتک وانبیائک ورسلک
وجمیع خلقک بانک انت اللہ لا الہ الا انت
وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک
اللہم انی اصبحت لا استطیع دفع ما اکرہ
ولا املک نفع ما ارجو واصبح الامر بید غیری
واصبحت مرتہنا بعملی فلا فقیر

افقرمنی اللهم لا تشمت بی عدوی
ولا تسؤ لی صدیقی ولا تجعل مصیبتی
فی دینی ودنیائی ولا تجعل الدنیا اکبر همی
ولا مبلغ علمی ولا تسلط علیّ من لا یرحمنی
اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد وسلم
ثم یقول اللهم ما اصبح بی من نعمة
او باحد من خلقك فمنك وحدك
لا شریك لك فلك الحمد ولك الشکر
ثلاث مرات ثم یقول اللهم لك الحمد
حمدا دائما مع دوامك ولك الحمد
حمدا خالدا مع خلودك ولك
الحمد حمدا لا منتهی له بعد علمك
ولك الحمد حمدا لا منتهی له
دون مشیتك ولك الحمد حمدا لا اجزاء
لقائله الا رضاك ولك الحمد طرفة عند
کل عین وتنفس کل نفس ولك الحمد حمدا
یوافی لعمل ویکافی مزیدك ثم یقولوا
سبحان الله وبحمده عدد خلقه ورضاء نفسه
وزنة عرشه ومداد کلماته ما تیسروان وجدوا
فرصة یقولوا سبحان الله وبحمده اضعاف
ما سبحه ویسبحه جمیع خلقه وکما یحب
ربنا ویرضی وکما ینبغی لکرم وجه ربنا
وعز جلاله ولا اله الا الله اضعاف ما هلله و
یهلله جمیع خلقه وکما یحب ربنا ویرضی وکما ینبغی لکرم وجه
ربنا وعز جلاله لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم اضعاف

افقرمنی اللهم لا تشمت بی عدوی ولا تسؤ لی
صدیقی ولا تجعل مصیبتی فی دینی ودنیائی
ولا تجعل الدنیا اکبر همی ولا مبلغ علمی لا تسلط
علیّ من لا یرحمنی اللهم صل علی محمد وعلی
آل محمد وسلم پھر کہے اللهم ما اصبح بی من
نعمة او باحد من خلقك فمنك وحدك لا شریك
لك فلك الحمد ولك الشکر تین مرتبہ کہو پھر کہیں
اللهم لك الحمد حمدا دائما مع دوامك ولك
الحمد حمدا خالدا مع خلودك ولك الحمد حمدا
لا منتهی له بعد علمك ولك الحمد حمدا لا منتهی
له دون مشیتك ولك الحمد حمدا لا اجزاء لقائله
الا رضاك ولك الحمد طرفة عند کل عین وتنفس
کل نفس ولك الحمد حمدا یوافی العمل ویکافی مزیدك
پھر کہے سبحان الله وبحمده عدد خلقه ورضاء
نفسه وزنة عرشه ومداد کلماته جسقدر میسر ہو کہے
جو فرصت پاویں کہیں سبحان الله وبحمده اضعاف ما سبحه
ویسبحه جمیع خلقه وکما یحب ربنا ویرضی وکما
ینبغی لکرم وجه ربنا وعز جلاله والحمد لله اضعاف
ما حمده ویحمده جمیع خلقه وکما یحب ربنا ویرضی
وکما ینبغی لکرم وجه ربنا وعز جلاله ولا اله الا
الله اضعاف ما هلله ویهلله جمیع خلقه وکما یحب
ربنا ویرضی وکما ینبغی لکرم وجه
ربنا وعز جلاله ولا حول ولا قوة
الا بالله العلی العظیم اضعاف ما مجده ویمجده
جمیع خلقه وکما یحب

Marfat.com

فیتحلل اعضاء البدن بتاثیر الذکر وتتاثر النفس بنار الذکر ونوره وکما قلنا ان ناره تخلی ونوره تحلّی؛ یتبدل ظلمات النفس بالانوار وتزول عنها الاخلاق المذموم ویتحلی بالاخلاق المحمودة فیتخلص القلب من ظلمات النفس ویزداد القلب نورا علی نور فیستعد بفیضان انوار صفات الربّ تعالیٰ وعلی قدر الملازمة تظهر النتیجه وسیجیٔ مزید بیان الذکر وانواره واحوال تقلبات القلب واٰثار تغیراته ان شاء الله تعالیٰ وینبغی ان یحضر النفس علی القلب ویجعل هاء الا الله دائرة یطبقها علیٰ دائرة القلب بالقوة و یکون جانب الاثبات اکثر ملاحظة من جانب النفی وینوی المبتدی بکلمة لا اله الّا الله لا معبود غیرالله والمتوسط بسویٰ لا مطلوب اولا مراد ولا مقصود الا الله واذا وجد فی القلب محبة مخلوق ممن لیس وساطة بینه وبین الله تعالیٰ ینوی لا محبوب الّا الله وینبغی ان یکون صادقا فی المعانی الثلاثة فی النفی والاثبات

گئے ہوئے ہیں پس تحلیل ہوتے ہین اعضا بدن کے ذکر کی تاثیر سے اور نفس متاثر ہوتا ہے نار ذکر سے اور نور ذکر سے اور جیسا ہم نے کہا ہے کہ اُس کی نار خالی کرتی ہے اور اس کا نور آراستہ کرتا ہے بدل جاتی ہین نفس کی ظلمتین انوار سے اور بُری عادتین زایل ہو جاتی ہین اور آراستہ ہوجاتا ہے اچھے اخلاق سے تو خلاص ہوجاتا ہے قلب ظلمات نفس سے اور زیادہ ہوتا ہے قلب کا نور علی نور پس مستعد ہوجاتا ہے فیضان انوار کا صفات الہی کے اور بمقدار ملازمت کے نتیجہ ظاہر ہوتا ہے اور قریب آئیگا زیادہ بیان ذکر کا اور اُس کے انوار اور احوال تقلبات اور تغیرات کا انشاء اللہ تعالیٰ اور چاہیے کہ حاضر کرے نفس یعنی دم کو اوپر قلب کے اور الا اللہ کے ہا کو ایک ایسا دائرہ کرے کہ قلب کے دائرہ پر پورا ہوجائے قوت سے اور اثبات کی جانب ملاحظہ زیادہ ہو نفی کی جانب کے ملاحظہ سے اور نیت کرے مبتدی کلمہ لا الہ الا اللہ سے لا معبود غیر اللہ اور متوسط نیت کرے لا مطلوب یا لا مراد یا لا مقصود الا اللہ اور جسوقت اپنے دل مین مخلوق کی محبت پائے جو اللہ اور اُسکے درمیان مین واسطہ ہو تو نیت کرے لا محبوب الا اللہ اور چاہیے کہ سچا ہو تینوں معنی مین بیچ نفی اور اثبات کے

Marfat.com

تخلص بهمته نفسه من المتعلقات
بالكائنات والميل الى المشتهيات و
المستلذات التي هي المعبودات الباطلة
ومن الميل الى المكشوفات الكونية والكرامات
العيانية فلا طائل تحتها ويطلب الحق
وحده وينزه طلبه من المزج بهوى
النفس فان الميل الى الكشوفات الكونية
والكرامات من جملة هوس النفس
وهواها ومن التفت اليها وكان مقصده
ومطمح نظره في ذكره تلك فهو مندرج
فيما بين الممكورين بل ان وقعت بلا طلبه
يخاف عليه من الاستدراج قال بعض
الكبار اذا دخل شخص سالك في بستان
وقال طيور اشجار ذلك البستان بالسنتهم
السلام عليك يا ولي الله فان لم يفطن
انه مكر به فقد مكر به وهو لم يشعر
وجميع المرشدين نفس والمريدين من
الميل الى الكرامات العيانية وقالوا انها
حيض الرجال ثم اذا تنور القلب بانوار الوحدانية
المودعة في ملازمة ذكر لا اله الا الله وانعكست
تلك الانوار على صفحات الكائنات
من جميع الاقطار يرى الذاكر ان هذه
الوجودات ما كانت حقيقة وانما
هي مجازية ممكنة غير واجبة ويشاهد
الوجود الحق الواجب الازلي الابدي

خالص کرے اپنی ہمت سے اپنے نفس کو متعلقات
دنیا سے اور مشتہیات اور مستلذات سے بچے کہ
یہی ہین معبود باطل اور رغبت نہ کرے کشف
وکرامات کی طرف حق کو طلب کرے تنہا اور
پاک کرے طلب کو ہواے نفس سے کیونکہ
کشف وکرامات بھی نفس کی ہوا اور خواہش
کی قسم سے ہین اور جس نے ان کی طرف التفات
کیا اور اسکو مدنظر ذکر مین اور اوسکا مقصد ذکر کا
یہی ہو تو وہ ممکورین مین درج ہے بلکہ اگر واقع
ہو بلا طلب اُسکے تو اس پر استدراج کا خوف
ہے بعضے بزرگون نے کہا ہے کہ سالک جب
باغ مین جائے اور درختون کے پرندے اوس باغ
مین اپنی زبان مین کہین کہ السلام علیک یا ولی اللہ
تو اگر وہ نجانے کہ یہ مکر ہے تو تحقیق یہ اُس کے
ساتھ مکر ہے اور اوسے شعور نہین اور سب مرشد
مریدونکو نفرت دلاتے رہے ہین کرامات عیانیہ
کی رغبت سے اور کہا ہے کہ کرامات مردون کا
حیض ہے پھر جب منور ہو جاتا ہے قلب انوار
وحدانیت سے جو امانت ہے ملازمت ذکر مین
لا الہ الا اللہ کے اور منعکس ہوتے ہین
انوار مخلوقات پر سب طرف سے تو
دیکھتا ہے ذاکر کہ وجودات جو یہ ہین ان کی
حقیقت نہین یہ سب مجازیہ ممکنہ غیر
واجبیہ ہین اور مشاہدہ کرتا ہے وجود حق
کا جو واجب ازلی ابدی ہے ۔ تو

Marfat.com

ثم بہ یقول لا الہ الا اللہ وینوی لا
موجود الا اللہ ای الوجود الحقیقی لا یزال
یکرر لا الہ الا اللہ بھذا المعنی حتی یضمحل
جمیع ظلمات الکائنات فی نظر شھودہ و
یظھر نور التوحید وھھنا مزال الاقدام
تنبیہ من بعد ان شاء اللہ تعالی وبعض الذاکرین
فھموا من قول المشایخ حصر النفس علی القلب
لوصول حرارة النفس الی القلب ان لا یتنفس
الذاکر ویضبط نفسہ حتی انھم یعدون عدد الانفاس
فقد توھموا ذالک ولیس المراد من حصر
النفس ما توھموا بل ذالک صفة الھنود
من الجوکیہ المرتاضین ولھم فیھا مقاصد
دنیویة فیجتنب السالک من ذالک ویفعل
بما قلنا ویخلی النفس یروح ویجیئ بلا اعتداد
بہ ثم المبتدی لا یقدر علی ملاحظة
معنی الاحسان مع ملاحظة معنی الذکر
فیجب بالبال اولا معنی الذکر ویکررہ
علی قلبہ مرارا حتی اذا اثر معنی الذکر
فی القلب ثم یلاحظ معنی الاحسان
یذکر کانہ یراہ ثم اذا برق بارق
من سحاب الکرم ولمع من ضیاء شمس
الغیب بتوجہ لبسرہ للمشاھدة
من غیر تحدیق النظر الیہ بل بطرف
اجلالا لہ وتعظیما ونعم ما قال بعض
المشاھدین اشتیاقہ فاذا بدا

اس حال مین کہے لا الہ الا اللہ اور نیت
کرے لا موجود الا اللہ یعنے وجود حقیقی
ہمیشہ تکرار کرے لا الہ الا اللہ کی اسی معنے
سے یہانتک کہ مضمحل ہو جائے سب ظلمات
کائنات کے اوس کی نظر شہود مین اور ظاہر
ہو نور توحید کا اور یہان پانون پھسلنے
کی جاگہے ہے سو انشاء اللہ بعد مین بیان
ہوگی اور بعض ذاکرین یہہ سمجھے ہین مشایخ
کے اس قول سے کہ حضرت نفس کرے
قلب پر واسطے وصول حرارت نفس کے
قلب کے طرف کہ ذاکر سانس نہ لے اور
سانس کو ضبط کرے یہانتک کہ بعضے
گنتے ہین سانس کتنے ضبط ہوئے
سو یہہ اونکو وہم ہوا ہے حصر نفس سے یہ مراد نہین
جو اونکو وہم ہوا بلکہ یہہ تو ہندو جوگیونکا کام
جو ریاضت کرتے ہین اور انکی اسمین دنیا کی مقصد
ہین سالک کو چاہئے اس سے احتراز کرے اور
وہی کرے جو ہمنے کہا ہے اور سانس کو چھوڑ دے
راحت مین اور شمار نکرے پھر مبتدی قدرت نہین
رکھتا کہ ملاحظ کرے معنے احسان کے ساتھہ
ملاحظ معنے ذکر کے پس خیال کرے دلمین اول
معنے ذکر کے اور اسے بار بار دلمین گذاری یہان تک
کہ جب اثر کرجاے معنے ذکر کے قلب مین تو اسوقت ملاحظہ
کرے معنی احسان ذکر کرے کانہ یراہ پھر جب
چمکے بجلی ابر کرم سے اور آفتاب غیب کی شعائین ہوں

Marfat.com

اطرقته جل له من اجلاله فذكره في
ذالك الوقت المشاهدة وقد قال
سبحانه اذا رأيتني فلا تذكرني واذا لم
ترني فلا تفارق اسمي ولم يكن هذا المقام
مقام بسط هذا المعنى وكانت موعودة
لما يجيء بعد انشاء الله تعالى ولكن الكلام
يجر الكلام ثم اذا ذكر ذكرا كثيرا وارتفعت
الشمس قدر رمح او رمحين وحصل له الكلال
ترك الذكر فيراقب المذكور ويلاحظه
اولا نظره تعالى الله عن جميع جوانب ذرات
وجوده ويجعل ذاته محاطا بنظره تعالى
فانه في الجهة والله سبحانه منزه عن
الجهة فلا يمكن له ان يتوجه الى جهة
ما ولكن اذا لاحظ نظره تعالى اليه
عن جميع جوانبه يصغر وجوده و
كلما يصغر وجوده يبلغه ذالك النظر
وهو يفر الى جوار حتى لا يبقى له مفر
وان الى ربك يومئذ مستقر ثم
اذا ارتفعت الجسمية وتلاشت
الجهات يلاحظه . . . :
. . . .

اوسوقت متوجہ ہو اپنی سر سے واسطے
مشاہدہ کے سوا خوب طرح دیکھنے کی بلکہ
سر جھکا دے واسطے بزرگی اور تعظیم کے
اور کیا خوب کہا ہے بعضے مشاہدہ کرنیوالون نے
کہ مین اوسکا مشتاق تہا جب وہ ظاہر ہوا مین نے
سر جھکا لیا اوسکے جلال سے اوسکی تعظیم کے
واسطے اور تحقیق کہا ہے اللہ تعالے نے
جب تہ مجہے دیکھے تو مرا ذکر نکر اور جب نہ دیکھے
تو میری نام سے جدا نہو اور یہ مقام ان باتونکے
ذکر کا نہ تہا انکا تو وعدہ ہی آگے بیان کرنے کا
انشاء اللہ لیکن بات مین بات نکل آتی ہے پہر جب او
ذکر بہت کیا اور آفتاب بلند ہو بالقدر ایک نیزہ کے
یا دو نیزہ کے اور اسکو ماندگی ہوئی تو ترک کرے ذکر کو
اور مراقبہ کرے مذکور کا اور ملاحظہ کرے پہلے اللہ
تعالے کی نظر اپنی طرف اپنے وجود کے ذرہ ذرہ کیطرف
اور اپنے تئین اللہ تعالے کی نظر مین احاطہ کئے ہوئے
جانے کیونکہ یہ جہت مین ہے اور اللہ تعالی جہت سے منزہ ہے
تو ممکن نہین کہ متوجہ ہو کسیطرف لیکن جب ملاحظہ کریگا نظر
اللہ تعالی کی اوسکی طرف سب جانب سے صغیر معلوم ہوگا
وجود اپنا اور جب صغیر معلوم ہوا اپنا وجود پہنچے ہوگی
اوسکی وہ نظر اور وہ بہاگے گا اوسکو وجود کیطرف یہانتک
کہ اوسکے واسطے باقی نہین رہیگا کوئی ٹہکانا بہاگنے کا
وان الی ربک یومئذ المستقر پہر جب اوٹھ
جائینگے جسمیت اور نابود و نیست
ہو جائینگے جہتین تو ملاحظہ کریگا

قرب الصفات ولا يحتاج الى التكلفات
فعوالم الارواح منزهة عن الجهات
فيدرك قربه تعالى بالمعنى والصفة
ثم يترقى الى ما فوق ذلك ثم اذا تحرك
الخواطر يدعو هذا الدعاء
اللهم انى اعوذ بك من تفرقة القلب
اللهم اجعلنى فارغ القلب مجموع اللهم
بحيث لا يخطر فى قلبى سواك يحفظ
منهم ثم يصلى ركعتى الاشراق يقرأ فى الاولى
بعد الفاتحة الله نور السموات والارض الى
بكل شيء عليم وفى الثانية اذن الله ان ترفع
الى بغير حساب ثم يذكر مرات ويدعو
ثم يشتغل بقرءة القرآن بالتامل والاتعاظ
والترتيل والاحتفاظ كانه يقرأ على الله او
كان الله يتكلم مع حاضر القلب داعيا
مصفيا متادبا متخشعا ويقرأ مقدار
حزب او حزبين ولا يكون فى قيد الاكثار
بل فى قيد الاتعاظ والاعتبار فرب
قارى القرآن والقرآن
يلعنه لانه لا يصحح الحروف
ولا يراعى الوقوف
ولا يتعظ بمواعظ
ولا يتفكر
فى امثاله
ومزاجره

قرب صفات کو اور تکلفات کی کچھ حاجت نہیں
رہنے کی اور عالم ارواح منزہ ہین جہتون سے
تو ادراک کریگا قرب اللہ تعالی کا ساتھ معنے
اور صفت کے پھر ترقی کریگا اس کے فوق کی
طرف پھر جب حرکت کرینگے خطرے یہ دعا پڑھے
اللهم انى اعوذ بك من تفرقة القلب اللهم
اجعلنى فارغ القلب مجموع اللهم بحيث
لا يخطر فى قلبى سواك پھر پڑھے نماز
اشراق دو رکعت پہلی مین الحمد کے بعد
الله نور السموات والارض بكل شيء عليم
تک اور دوسری مین اذن الله ان ترفع بغير
حساب تک پھر کئی دفعہ ذکر کرے اور دعا مانگے
پھر مشغول ہو تلاوت قرآن شریف سے فکر
کے ساتھ اور نصیحت ماننے کے ساتھ اور
ترتیل کے ساتھ اور حفاظت و ادب کے
ساتھ اس طور کہ گویا اللہ تعالی کے آگے
پڑھ رہا ہے اللہ سن رہا ہے قلب کو حاضر کرکے
دعا کرتا ہوا اور صفا حال اور ادب کرتا ہوا اور
خشوع کرتا ہوا اور پڑھے مقدار ایک سپارہ
یا دو سپارہ کے اور بہت سا پڑھنے کا خیال نہ
کرے بلکہ نصیحت و عبرت کا خیال رکھے کیونکہ بہت
قرآن پڑھنے والے ایسے ہین کہ وہ قرآن پڑھتے
ہین اور قرآن انکو لعنت کرتا ہے اسلیے کہ وہ حروف
صحیح نہیں کرتے اور نہ وقفونکی رعایت کرتے ہین اور نہ
عبرت پکڑتے ہیں اور نہ اسکی مثلونمین اور زجرون مین

Marfat.com

ثم اذا فرغ من التلاوة يصلي صلوة الضحى
ركعتين او اربعا يقرأ فيهما بعد الفاتحة و
والضحى والم نشرح وفي الاربع اياهما و
السورتين قبلهما والشمس والليل و
يقتصر على هذا المقدار ثم اذا كان محتاجا
اليه للتعليم يخلص النية وتخلص من
شوائب النفس ويعلم الله من العلوم
التي تقدم ذكرها ثم اذا كان محتاجا اليه
وان كان ذكيا قابلا لاستخراج من الكتاب و
السنة من الاصطلاحات **ايضا**
قدر ما يحتاج اليه لا الفضول ولا الزوائد
مما يفتخر به على الاقران ويتقرب به الى
السلطان نعوذ بالله من الخذلان والخسران
ثم قال فاذا فرغ من الاكل بالنية التي
تقدمت وبالوصف الذي ذكر وراعى
الادب كما ذكرنا ينام قيلولة عونا على
قيام الليل فاذا استيقظ قام وتوضأ
وصلى ركعتين شكر الله تعالى ويشتغل
بالذكر الى ان تزول الشمس فاذا زالت
يصلي اربع ركعات تطوعا بسلام واحد
شافعيا كان او حنفيا كذا صلى رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم يقرأ فيهما
بعد الفاتحة ما تيسر له حزبا او اكثر او
اقل وان لم يحفظ القرآن يقرأ في كل
ركعة ثلاث مرات آية الكرسي ثم يصلي

فکر کرتے ہین پھر جب تلاوت سے فارغ ہو نماز چاشت
پڑھے دو یا چار رکعتین ان مین الحمد کے بعد والضحیٰ
والم نشرح پڑھے اور جو چار پڑھے تو اور دو سورتین
جو اون سے پہلے ہین والشمس اور واللیل پڑھے
الحمد کے بعد اور اسقدر پر بس کرے جو لوگ اوس
سے حاجت رکھتے ہون علم پڑھنے کی نیت خالص
کرے اور نفس کی آسودگیون سے پاک ہو اور
اللہ کے واسطے پڑھاوے وہ علم جسکا ذکر پہلے ہو چکا
ہی اور جو ذکی قابل کہ قرآن وحدیث سے اصطلاحین
نکالے تو جسقدر کی حاجت ہو اور فضول اور زواید
نہو۔ کہ اپنے ہمسرون پر فخر کرے اور اوس سے بادشاہ
کا تقرب حاصل کرے نعوذ باللہ من الخذلان والخسران
پھر کہا ہے کہ جب فارغ ہو کھانے سے اوس نیت سے
اور اوس وصف سے جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے تو سو
رہے قیلولہ کرے کہ رات کے جاگنے کی مدد ملے
پھر جب جاگے اوٹھے اور وضو کرے اور دو رکعتین
شکر اللہ کی پڑھے اور ذکر سے مشغول ہو۔ یہان
تک کہ آفتاب کو زوال ہو پھر جب آفتاب زائل
ہو چار رکعتین نفل ایک سلام سے پڑھے خواہ
شافعی مذہب ہو خواہ حنفی ہو اس طور پڑھے ہین
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون
مین پڑھے بعد فاتحہ کے جسقدر ہو سکے ایک
سیپارہ یا زیادہ یا کم اور جو قرآن حفظ نہو تو
ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد تین دفعہ آیۃ الکرسی
پھر پڑھے

Marfat.com

سنة الظهر اربعا ثم يصلي الفرض
بالجماعة ثم يصلي السنة ركعتين ثم
يصلي ركعتين اخريين ثم اذا كان له مهم
معيشي او مطالعة او كتابة يشتغل به
الى العصر ثم يصلي سنة العصر اربع
ركعات ثم يصلي الفرض مع الجماعة
ثم يقرأ الحزب المعهود من الاذكار ثم
يشتغل بذكر لا اله الا الله كما ذكرنا الى وقت
الغروب وان فرغ والشمس بعد ما غربت
يشتغل بالتسبيح والاستغفار ثم يصلي
المغرب بالجماعة ويصلي ركعتي السنة
ثم يصلي ركعتين لبقاء الايمان يقرء
في كل منهما بعد الفاتحة اية الكرسي
مرة وقل هو الله احد والمعوذتين
كل واحدة مرة ثم اذا اسلم يصلي على
النبي صلى الله عليه واله وسلم عشر
مرات ثم يدعو بهذا الدعاء ثلث مرات اللهم
اني استودعك ديني فاحفظه علي في
حيوتي وعند وفاتي وبعد مماتي ليثبته
الله تعالى على الايمان ويامنه من النزاع
والخذلان كذا افادنا شيخنا قدس الله
سره ثم اذا كان طالب العلم يشتغل
فيما بين العشائين بالمطالعة والتكرار
ولا يتكلم في هذا الوقت فان الكلام فيه
يكدر القلب ويذهب نضارة الوقت

چار سنت ظہر کی - پھر فرض جماعت کے ساتھ
- پھر دو رکعتین سنت پڑھے - پھر دو رکعتین
نفل پڑھے - پھر جو اوس کو کاروبار معاش
کا ہو یا مطالعہ کتاب کا ہو - یا کتابت کرنی ہو
اوس سے مشغول ہو عصر کی نماز تک - پھر چار
سنتین عصر کی پڑھے - پھر فرض پڑھے جماعت
سے - پھر اپنا وظیفہ معمولی اذکار مین سے پڑھے
پھر مشغول ہو ذکر لا الہ الا اللہ سے جیسے ہم ذکر کر
چکے ہین غروب آفتاب تک اور جو پہلے فارغ
ہو جائے تو مشغول ہو تسبیح و استغفار سے پھر
مغرب کی نماز پڑھے پھر دو سنتین پڑھے پھر دو
رکعتین بقائے ایمان کے واسطے پڑھے الحمد
کے بعد آیۃ الکرسی ایک ایک دفعہ دونون مین اور
قل ہو اللہ اور معوذتین بھی ایک ایک دفعہ دونو
رکعتون مین پھر سلام پھیر کر دس بار درود شریف
پھر دعا مانگے تین بار یہ دعا مانگے اللّٰہم انی
استودعک دینی فاحفظہ علی فی حیوتی و
عند وفاتی و بعد مماتی تاکہ ثابت رکھے اوس کے
تئین اللہ تعالی اوپر ایمان کے اور امن مین رکھے
جانکنی اور عذاب و رسوائی سے ایسا ہی افادہ
فرمایا ہے ہمکو ہمارے پیر قدس اللہ سرہ نے پھر جب
کہ طالب علم ہو تو مطالعہ مین مشغول ہو مغرب
سے عشا تک یا تکرار علم مین اور کلام نہ کرے
اسوقت مین کہ اسوقت مین بات کرنے سے قلب
مکدر ہوتا ہے اور تروتازگی وقت کی جاتی رہتی ہے

Marfat.com

فلا یصفو الی اخر اللیل وکذا فیما بعد العشاء
الاخر لا یتکلم البتۃ الا اذا عرض عارض
شرعی فذلک لا یضرہ اذا کان مقتصرا علی
قدر الحاجۃ وان لم یکن طالب العلم
فالاولی لہ الاشتغال بذکر لا الہ الا اللہ
علی الوصف الذی تعلم فان الذکر فی ھذا
الوقت یصفی قلبہ عما طرء علیہ من
امور الطبیعۃ فی النہار فیتہیأ بالصفاء
للحضور فی ما یعمل باللیل ثم یصلی سنۃ
العشاء اربعا ثم یصلی الفرض بالجماعۃ
ثم یصلی اربعا للسنۃ وان شاء رکعتین
ثم اذا عاد الی منزلہ یصلی اربع رکعات
بسلام واحد یقرء بعد الفاتحۃ فی
الاولی اٰیۃ الکرسی وفی الثانیۃ اٰمن الرسول
الی اٰخرہ وفی الثالثۃ اول سورۃ الحدید الی
علیم بذات الصدور وفی الرابعۃ اٰخر
سورۃ الحشر من لو انزلنا ثم یشتغل
بالذکر ویراعی الوظیفۃ علی ما شاھد
اعنی یقرء سورۃ الفاتحۃ ثلاث مرات
ثم یشتغل بالذکر مع الفقراء ان کانوا
والا وحدہ ثم اذا وجد قلبہ الحظ و
مل النفس یراقب المذکور ثم اذا تحرکت
الخواطر یدعو الدعاء المذکور ویشتغل
بالصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ
علیہ واٰلہ وسلم مائۃ مرۃ ثم یصلی

تو صاف نہیں ہوتا۔ قلب آخر شب تک اور
اسی طرح نماز عشا کے بعد بھی نہ باتیں کرے مگر
شرعی عارضے سے کیونکہ اس سے نقصان نہیں
اگر بقدر حاجت ہو اور جو طالب العلم نہ ہو تو اوسکو
بھی اولی ہے کہ لا الہ الا اللہ کے ذکر میں مشغول ہو
اسی طور سے جو سیکھا ہے کیونکہ اسوقت ذکر قلب
کو صاف کرتا ہے امور طبیعۃ سے جو دن میں
گذرے ہیں تو آمادہ ہو جاے صفا کے ساتھ واسطے
حضور کے جو عمل شب کو کریگا پھر چار سنتیں عشا
کی پڑھے پھر جماعت سے فرض پڑھے پھر چار
سنتیں اور چاہے دو سنتیں پھر جب اپنے
مکان کو پھر کر آئے چار رکعت پڑھے ایک سلام
سے الحمد کے بعد پہلی میں آیۃ الکرسی اور دوسری
میں آمن الرسول آخر سورہ تک اور تیسری میں
اول سورہ حدید سے علیم بذات الصدور تک
اور چوتھی میں آخر سورہ حشر کا لو انزلنا سے
پھر ذکر سے مشغول ہو اور رعایت رکھے وظیفہ کی
جیسا مشاہدہ کیا ہے یعنی سورہ فاتحہ تین بار
پڑھے پھر ذکر سے مشغول ہو ساتھ فقرا کے
جو ہوں تو ہنیں تو اکیلا ذکر کرے پھر جس وقت
اسکا قلب حظ پائے اور نفس ملول ہو مراقبہ مذکور کرے
پھر جب خطرے حرکت کریں تو وہی دعا پڑھے۔
جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور ایک سو مرتبہ
درود شریف پڑھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم پر پھر درود شریف پڑھے۔

Marfat.com

على جبرئيل وميكائيل واسرافيل
وعزرائيل وحملة العرش والملائكة
المقربين وعلى جميع الانبياء و
المرسلين ثلث مرات على ما رأى
فى مجالس الفقراء ثم يستغفر الله سبعين
مرة بلاحظ فى الاستغفار فتراته وغفلاته
اليومية او السابقة ثم يدعو ويقرأ شيئا
من القرآن بوالديه ثم لشيخه ولاستاذه
ثم لاصحابه واخوانه وبروح ارواح المؤمنين
والمؤمنات تكبيرة ثم يصلى على
النبى صلى الله عليه واله وسلم على
ما يرى من الفقراء ثم اذا كان طالب العلم
وكان الفصل شيئا يشتغل بالمطالعة
الى غلبة النوم وان كان سالكا يشتغل
بذكر لا اله الا الله الى غلبة النوم فاذا
غلبت النوم لا يدفعه لأن لانه يضره
فى تهجده بنام بنية العون على العبادة
والايقاع لحق النفس حاضرا بقلبه ناظرا
الى نظر الله تعالى اليه مستحيا منه
ان يمد رجليه بين يديه عاجلا
نفسه كانها تموت مسلما روحه الى الله
تعالى ممتثلا امره تعالى قم
الليل الا قليلا ويقرأ اية الكرسى وآمن
الرسول واخر سورة الكهف من ان
الذين امنوا وعملوا الصالحات

جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل حاملین
عرش اور ملائکہ مقربین اور تمام انبیا و مرسلین
پر - تین مرتبہ جیسا دیکھا ہے مجلسوں مین فقرا
کے پھر ستر دفعہ استغفار پڑہے اور خیال کرے
اپنی سستی اور غفلت روز کی یا پہلے پھر دعا
مانگے اور کچھ پڑہے قرآن شریف مین سے
والدین اور پیر و اُستاد اور اپنے یاروں اور
بھائیوں کے واسطے اور سب مومنین اور
مومنات کے روح کو بخشے ثواب تکبیر اور درود
شریف پڑہے جیسے دیکھا ہے فقرا سے پھر جو
طالب علم نیند کے غلبہ تک مطالعہ کرے اور جو
سالک ہو تو ذکر لا اله الا الله سے مشغول ہو
نیند کے غلبہ تک اور جب غلبہ کرے نیند تو اُسکو
دفع نکرے - نہین تو تہجد کو ضرر کرے گی - سو
رہے نیت کر کے عبادت پر مدد کی اور نفس کے
حق ادا کرنے کے حاضر ہو دل سے اور اللہ
تعالی کی نظر کرنیکو دیکھتا ہوا اور اوس سے
شرماتا ہو کہ اوس کے سامنے پانوں پھیلاتا ہی
ایسی صورت سے جیسے مرتا ہے اور روح
کو اللہ کو سونپتا ہے اوس کا حکم بجا لاتا
ہے کہ قم اللیل الا قلیلا
اور پڑہے آیۃ الکرسی اور
آمن الرسول اور آخر سورہ
کہف ان الذین امنوا وعملوا
الصالحات سے

Marfat.com

ويتشهد ويقول باسمك اللهم وضعت
جنبي وبك ارفعه اللهم قني عذابك يوم
تجمع عبادك ويكون في همته ان يقوم
ويقول اللهم ايقظني في احب الاوقات
اليك واشغلني بطاعتك فيه فاذا نبهه
الله تعالى ينبغي ان يقوم ويذكر الله تعالى
ويقول الحمد لله الذي احيانا بعد ما اماتنا
ورد الينا ارواحنا واليه البعث والنشور
ويسبح الله تعالى ويستغفر ويتوضأ ويصلي
ركعتين ثم ينظر الوقت فان كان يجين
يرى فضل الله تعالى ومنته عليه ان
ايقظه في وقت يقدر على استيفاء حق
التهجد فليبتدى بالتهجد يصلي ركعتين
باية الكرسي وامن الرسول ثم يسبح مرارا
ويذكر مرارا ويصلي على النبي صلى الله عليه
واله وسلم ثم يصلي ركعتين طويلتين
يقرأ فيهما سورتي السجدة والدخان ثم يصلي
اخريين بسورة يس وانا فتحنا وسورة
الزمر وسورة الحديد او اي سورة شاء
ثم يصلي اخريين بسورة الملك والمزمل ثم يصلي
اخريين بسورة طه تماما او بعضا ثم يوتر بسبح اسم
وقل يا ايها الكفرون وقل هو الله احد ويجمع
في دعاء القنوت بين قول الحنفية والشافعية
ثم يصلي على النبي صلى الله عليه واله وسلم ثم
يشتغل بالذكر على ما نعلم الى السحر الاولى

اور کلمہ شہادت پڑھے اور کہے باسمک
اللهم وضعت جنبی وبک ارفعه اللهم
قنی عذابک یوم تجمع عبادک اور اُس
کے ارادہ مین ہو کہ اوٹھیگا اور کہے اللهم
ایقظنی فی احب الاوقات الیک
واشغلنی بطاعتک فیہ پھر جب وسکو
بیدار کرے اللہ تعالیٰ تو چاہیے کہ کھڑا ہو جاوے
اور اللہ کا ذکر کرے اور کہے الحمد للہ الذی
احیانا بعد ما اماتنا ورد الینا ارواحنا
والیہ البعث والنشور - اور سبحان اللہ
کہے اور استغفار پڑھے - اور وضو کرے اور دو
رکعتین پڑھے پھر وقت پر نظر کرے اگر ایسا وقت
ہے کہ تہجد ادا کر سکتا ہے تو شروع کرے تہجد
دو رکعتین پڑھے آیۃ الکرسی اور امن الرسول
کے ساتھ پھر سبحان اللہ کہے کتنی دفعہ اور
ذکر کرے کتنی بارا ور درود شریف پڑھے پھر
دو رکعتین پڑھے بڑی دو نوین سورہ سجدہ
اور سورہ دخان پڑھے پھر دو اور پڑھے سورہ
یس اور انا فتحنا اور سورہ زمر یا سورہ حدید
یا جونسی سورہ چاہے پھر اور دو رکعتین پڑھے
سورہ ملک اور مزمل پھر اور دو رکعت مین سورہ
طہ تمام یا کسی قدر پھر وتر پڑھے سبح اسم اور قل
یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد اور جمع کرے دعا
قنوت مین حنفیہ و شافعیہ کا قول پھر درود شریف
پڑھے پھر ذکر کرے مشغول ہو جو جانتا ہی اول تحریک

Marfat.com

وهو من ابی العباس احمد الزاهد وهو
من الشهاب الدمشقی وهو من عبد الرحمن
الشرفی وهو من احمد الرودباری وهو من
رضی الدین علی بن سعید الغزنوی المعروف
بلالا وهو من المجد البغدادی وهو من
الشیخ نجم الدین الکبری وایضاً لبسها الشیخ
ابو طاهر من ابیه الشیخ ابراهیم الکردی
من القشاشی من الشناوی من السید
غضنفر بن جعفر النهروانی نزیل مدینة
المشرفة من الشیخ تاج الدین عبد الرحمن
بن مسعود الکاذرونی عن الحافظ نور الدین
احمد الطاؤسی قال لبستها تبرکا من المحقق
الشریف السید علی الجرجانی وهو من خواجه
علاؤ الدین العطار السمرقندی وهو من خواجه
بهاؤ الدین محمد المشهور بنقشبند وهو من
الشیخ سلطان الدین وهو من الشیخ احمد
مولانا وهو من الشیخ بابا کمال الحیدری
وهو من الشیخ المقتدی نجم الدین الکبری
وایضاً اخذ هذا الفقیر الطریقة ولبس الخرقة
عن ابیه الشیخ عبد الرحیم عن السید
عبد الله عن الشیخ آدم البنوری عن الشیخ
احمد السرهندی عن الشیخ یعقوب الصرفی
الکشمیری عن الشیخ حسین الخوارزمی
عن الشیخ حاجی محمد بن صدیق الخبوشانی
عن الشیخ شاه علی بیدا وازی

اونھوں نے ابو العباس احمد زاہد سے اور اونھوں
نے شہاب دمشقی سے اونھوں نے عبد الرحمن
شرفی سے اونھوں نے احمد رودباری سے
اونھوں نے رضی الدین علی بن سعید غزنوی سے
جو لالا مشہور ہیں اونھوں نے محمد بغدادی سے
اونھوں نے شیخ نجم الدین کبری سے اور نیز
شیخ ابو طاہر نے پہنا اپنے والد شیخ ابراہیم کردی
سے اونھوں نے قشاشی سے اونھوں نے
شناوی سے اونھوں نے سید غضنفر بن جعفر نہروانی
نزیل مدینہ مشرفہ سے اونھوں نے شیخ تاج الدین
عبد الرحمن بن مسعود گازرونی سے اونھوں نے
حافظ نور الدین احمد طاؤسی سے کہا پہنا میں نے
تبرکا محقق شریف سید علی جرجانی سے اونھوں نے
خواجہ علاؤ الدین عطار سمرقندی سے اونھوں نے
خواجہ بہاؤ الدین محمد مشہور نقشبند سے اونھوں نے
شیخ سلطان الدین سے اونھوں نے شیخ احمد مولانا
سے اونھوں نے شیخ بابا کمال حیدری سے اونھوں
نے شیخ مقتدا نجم الدین کبری اور نیز اس فقیر نے یہ
طریق حاصل کیا۔ اور خرقہ پہنا اپنے والد شیخ عبد الرحیم
سے اونھوں نے سید عبد اللہ سے اونھوں نے
شیخ آدم بنوری سے اونھوں نے شیخ احمد سرہندی
سے اونھوں نے شیخ یعقوب صرفی کشمیری
سے اونھوں نے شیخ حسین خوارزمی سے
اونھوں نے شیخ حسین خوارزمی سے اونھوں نے
شیخ حاجی محمد صدیق جنوشانی سے اونھوں نے

Marfat.com

عن الشیخ رشید الدین محمد بیداوازی عن
السید عبد اللہ برزش آبادی عن الشیخ اسحق
الختلانی عن الامیر سید علی الھمدانی ثم
الامیر السید علی الھمدانی اخذ الطریقۃ عن
الشیخ شرف الدین محمود بن عبد اللہ المزدقانی
والشیخ تقی الدین علی الدوستی السمنانی کلاھما
عن الشیخ علاؤ الدولہ احمد بن محمد السمنانی عن
الشیخ نور الدین عبد الرحمن الکسرفنی
الاسفرائی عن الشیخ جمال الدین احمد
الجوزفانی عن الشیخ رضی الدین علی لالا
عن الشیخ نجم الدین الکبری ثم الشیخ
المقتدی نجم الحق والدین ابو الجناب
احمد بن عمر بن محمد الخوارزمی الخیوقی المعروف
بالکبری الموصوف بشیخ ولی تراش لہ
جھتان احدھما انہ صحب ولبس الخرقۃ
تبرکا واخذ الطریقۃ عن الشیخ عمار بن یاسر
عن الشیخ ابی النجیب عبد القاھر بن عبد اللہ
السھروردی عن ابیہ عن عمہ عمر بن محمد
عن ابیہ محمد بن عویہ عن احمد بن الیسار
عن ممشاد الدینوری عن ابی القاسم الجنید بسندہ
المذکور والثانیۃ انہ صحب ولبس خرقۃ
الاصل واخذ الطریقۃ عن الشیخ اسمعیل القصری وھو
من الشیخ محمد بن المالکیل وھو المعروف بخادم الفقراء
وھو من الشیخ ابی العباس بن
ادریس وھو

من الشیخ داؤد بن محمد

اوھون نے شیخ رشید الدین بیداوازی سے
اوھون نے سید عبد اللہ برزش آبادی سے
اوھون نے شیخ اسحاق ختلانی سے اوھون
نے امیر سید علی ہمدانی سے پھر امیر سید علی ہمدانی
نے حاصل کیا طریقہ شیخ شرف الدین محمود بن عبد اللہ
مزدقانی سے اور شیخ تقی الدین علی دوستی سمنانی
سے - اور ان دونوں نے شیخ علاؤ الدولہ احمد بن
محمد سمنانی سے اوھون نے شیخ نور الدین عبد الرحمن
کسرفنی اسفرائنی سے اوھون نے شیخ جمال الدین
احمد جوزفانی سے اوھون نے شیخ رضی الدین لالا سے
اوھون نے شیخ نجم الدین کبری سے پھر شیخ مقتدا
نجم الحق والدین ابو الجناب احمد بن عمر بن محمد خوارزمی
خیوقی معروف کبری مشہور شیخ ولی تراش کو
دو جہتوں سے ہے - ایک تو اوھون نے صحبت
پائی اور خرقہ پہنا اور حاصل کیا طریقہ شیخ عمار بن
یاسر سے اوھون نے شیخ ابو نجیب عبد القاہر بن
عبد اللہ سہروردی سے اوھون نے اپنے والد
ان کے چچا عمر ابن محمد سے اوھون نے اپنے والد
محمد بن عویہ سے اوھون نے احمد بن یسار سے
اوھون نے ممشاد دینوری سے اوھون نے ابو القاسم
جنید سے ساتھ سند مذکور کے اور دوسری جہت یہ کہ
اوہون نے صحبت پائی اور اصل خرقہ پہنا اور طریقہ حاصل
کیا شیخ اسمعیل قصری سے اونہوں نے محمد بن مالکیل سے اونہوں نے
شیخ داؤد بن محمد عرف خادم الفقرا سے اور اوھون نے
الشیخ ابو العباس بن ادریس سے اور اوھون نے

Marfat.com

من الشیخ ابی القاسم بن رمضان و
هو من الشیخ ابی یعقوب النہرجوری وهو
من الشیخ ابی یعقوب السوسی وهو من
الشیخ عبدالواحد بن زید وهو من الشیخ
کمیل بن زیاد وهو من سیدنا علی رضی
اللہ عنہ وقدس اللہ اسرارهم ورحمنا
بهم آمین طاؤسی بسند ابی طاؤس
التابعی المشهور کسرفنی بفتح کاف
وکسر سین مهملہ وفا ونون معرب
جوریان بضم جیم وسکون واؤ ورائی
مهملہ وبائی عجمیہ ابوالجناب بفتح جیم و
تشدید نون وباء موحدہ خیوقی بکسر
خاء معجمہ وسکون یاء تحتیہ و فتح واو
وکسر قاف قصری بفتح قاف وسکون
صاد مهملہ وکسر رائی مهملہ شیخ نجم الدین
کبری خرقہ اصل از دست شیخ اسمٰعیل
قصری پوشیدہ است مراد بخرقہ اصل آنست
کہ نہ از جہت تبرک بودہ باشد محمد
بن مالکیل بسکون لام وکسر کاف وسکون
یاء مثناۃ تحتیہ کاتب حروف گوید بعض
مانکیل بجای لام یافتہ میشود نہرجوری بفتح
نون وسکون ہا وفتح راء مهملہ وضم جیم و
سکون واو وکسر راء مهملہ ویاء تحتیہ سوسی بواو
میان دو سین مهملہ اول مضموم وثانی مکسور
منسوب بسوس شہرے ست بمغرب ۔

شیخ ابو القاسم بن رمضان سے ۔ اور اُنہون
نے شیخ ابو یعقوب نہرجوری سے اور اونہون
نے شیخ ابو یعقوب سوسی سے اور اُنہون نے
شیخ عبدالواحد بن زید سے اور اُنہون نے شیخ
کمیل بن زیاد سے اور اُنہون نے سیدنا علی سے
رضی اللہ تعالی عنہ وقدس اللہ اسرارہم ورحمنا
بہم آمین طاؤسی نسبت طاوس تابعی مشہور
ہین کسرفنی بفتح کاف وکسر سین مہملہ وفا ونون
ہے ۔ جوریان بضم جیم وسکون واو ورائے
مہملہ وبائے عجمیہ ہے ۔ ابوالجناب بفتح جیم وتشدید
نون وبائے موحدہ ہے ۔ خیوقی بکسر خائے
معجمہ وسکون یای تحتیہ وفتح وکسر قاف
ہے قصری بفتح قاف وسکون صاد مہملہ وکسر
رائے مہملہ ہے شیخ نجم الدین کبرا نے خرقہ
اصل شیخ اسماعیل قصری کے ہاتھ سے پہنا
ہے اور خرقہ اصل سے مراد یہ ہے کہ تبرک کی
جہت سے ہو محمد بن مالکیل بسکون
لام وکسر کاف وسکون یائے مثناۃ تحتیہ و
لام ہے ۔ کاتب حروف کہتا ہے بعضے نسخون
مین مانکیل یعنی نون بجای لام اول کے لکھا ہوا
ہے ۔ نہرجوری بفتح نون وسکون ہا وفتح
رائے مہملہ وضم جیم وسکون واو وکسر رائے
مہملہ ویائے تحتیہ ہے سوسی بواو میان دو
سین مہملہ اول مضموم وثانی مکسور نسبت
ہے سوس سے کہ ایک شہر ہے مغرب مین

Marfat.com

یا شہرے سوس نام کہ در وے قبر دانیال پیغمبر است شیخ مجدالدین بغدادی در کتاب تحفۃ البررہ آوردہ است کہ نسبت خرقہا متصل ست بہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحدیث درست متصل مستفیض و فرمودہ است کہ مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرقہ پوشانید۔ امیر المومنین علی را کرم اللہ وجہہ و تمام این سلسلہ را ذکر کردہ است قلت والمحققون من اہل الحدیث ینکرون ہذا الاتصال من النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومع ذلک فلم یزالو ینسبونہ ابی القاسم الجنید البغدادی ومن فی طبقتہ واللہ اعلم انبانی السید الوالد اجازۃ قال انبانی الشیخ عظمۃ اللہ الاکبرابادی اجازۃ عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبد العزیز الدہلوی انہ قال منقول است از حضرت مولانا نور الحق والدین جعفر نور اللہ مرقدہ کہ کیفیت اوراد و اوقات سلسلہ کامل المحقق الصمدانی علی الثانی امیر سید علی ہمدانی قدس سرہ العزیز آنست کہ چون سپیدی صبح صادق بدمد دو رکعت نماز سنت بامداد بگزارد و چون سلام بدہد این تسبیح را صد بار بخواند کہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ نقل است از آنحضرت کہ در منشیات خود نوشتہ اند کہ در آنوقت کہ بسراندیپ بزیارت قدم گاہ

یا وہ شہر سوس نام کہ جسمین قبر ہے دانیال پیغمبر کی شیخ مجدالدین بغدادی نے کتاب تحفۃ البررہ مین لکھا ہے کہ خرقون کی نسبت متصل ہے پیغامبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث درست متصل مستفیض سے اور فرمایا ہے کہ مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خرقہ پہنایا امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو اور تمام اس سلسلہ کا ذکر کیا ہے مین کہتا ہون اور محققین اہل حدیث نے انکار کیا ہے اس اتصال کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور باوجود اس کے ہمیشہ نسبت اس کی کرتے ہین ابو القاسم جنید بغدادی تک اور جو اُنکے طبقہ مین ہین واللہ اعلم۔ خبر دی مجھکو حضرت والد نے اجازۃ کی کہا خبر دی مجھکو شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی نے اجازۃ کی اپنے والد اُنکے دادا شیخ عبدالعزیز دہلوی سے کہ اونہون نے فرمایا کہ منقول ہے حضرت مولانا نور الحق والدین جعفر نور اللہ مرقدہ سے کہ کیفیت اوراد اور اوقات کے سلسلہ کامل محقق صمدانی علی ثانی امیر سید علی ہمدانی قدس اللہ سرہ العزیز کی یہ ہے کہ جب صبح صادق طلوع ہو دو رکعت نماز سنت فجر پڑھے جب سلام پھیرے اس تسبیح کو ایک سو دفعہ پڑھے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ نقل ہے آن حضرت سے کہ اپنے منشیات مین لکھا ہے کہ جب مین سراندیپ مین واسطے زیارت قدم گاہ

Marfat.com

آدم صفیؑ رفتم چون نزدیک آن قدمگاہ رسیدم سحرگاہ واقعہ عظیم شد کہ
جمع کثیر از مشایخ کبار بدیدن این درویش آمدند و یکے ازان جملہ شیخ
نجم الدین کبریٰ بود قدس سرہ العزیز درالحالت از شیخ سوال
کردم از اذکار کدام فاضل ترست کہ بمواظبت
آن قربت بندہ بحق میسر شود شیخ فرمود کہ
در جملہ اخبار واردہ واحادیث صحیحہ نظر کردم آن
عظمتے کہ درین تسبیح یافتم در ہیچکدام نیافتم چون بخود
باز آمدم این حدیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بخاطر آمد کہ کلمتان خفیفتان
علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان
الی الرحمن وھما سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان
اللہ العظیم وبحمدہٖ استغفر اللہ صدق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وشیخ محی الدین بن العربی قدس سرہٗ
در فتوحات آوردہ است کہ ہر کہ بامداد صدبار این
تسبیح بگوید ویرا ہیچ گناہ نماند و این از وصایای
مشایخ ست کہ ہر کہ مداومت نماید برکت و
صفائی آنرا مشاہدہ خواہد کرد چون صدبار بخواند

ایضًا این دعا را کہ عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ تعالے عنہما از حضرت رسالت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم روایت می کند کہ میان
سنت و فریضہ بامداد بخواند
اللھم انی اسئلک رحمۃ تا آخر بخواند
بعدہ فریضہ نماز بامداد بگذارد چون سلام
دہد باوراد فتحیہ خواندن مشغول شود

آدم صفی علیہ السلام گیا جب نزدیک قدم گاہ کی پہونچا صبح کو واقع عظیم
یعنی خواب دیکھا کہ بہت سے مشایخ کبار اس درویش کے دیکھنے کو آئے ہین
انہین ایک شیخ نجم الدین کبریٰ بھی تھے قدس سرہ العزیز مینے اس حال
مین شیخ سے سوال کیا کہ کونسا ذکر بہت افضل
ہے کہ اوسپر مواظبت کرنے سے بندہ کو حق
تعالی کا قرب میسر ہوجائے شیخ نے فرمایا کہ سب
اخبار واردہ اور صحیح حدیثون کو مینے غور سے
دیکھا جو عظمت کہ اس تسبیح مین پائی کسی مین نہ
پائی جب مین ہشیار ہوا تو یہ حدیث حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجھے یاد آئی کہ ۔ کلمتان
خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان
حبیبتان الی الرحمن وھما سبحان اللہ
وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم وبحمدہٖ استغفر اللہ
سچے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیخ
محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے فتوحات مکی مین
لکھا ہے کہ جو کوئی ایک سو دفعہ صبح کو یہ تسبیح پڑھے
اوسکا کوئی گناہ نہ رہے اور یہہ مشایخ کے وصایا
مین سے ہے کہ جو کوئی اسکو سو دفعہ ہمیشہ پڑھا کرے
اوس کی برکت اور صفائی مشاہدہ کریگا

ایضًا اس دعا کو جو عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت رسالت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ صبح کی سنتون
اور فرضون کے درمیان پڑھے اللھم انی
اسئلک رحمۃ آخر تک پڑھکر پھر فرض صبح کے پڑھے
جب سلام پھیرے اوراد فتحیہ پڑھنے مین مشغول ہو

فتحیہ کا بیان

که از تبرکات انفاس ہزار و چہار صد ولی کامل
جمع شده است و فتح ہر یک انسان در کلمہ بوده
است ہر که از سر حضور ملازمت نماید برکت
و صفائی آن مشاہده خواہد نمود و از ولایت
ہزار و چہار صد ولی نصیب یابد واللہ ولی
التوفیق اکنون اگر فضایل و خواص این اوراد
گفته شود بتطویل انجامد چرا که آن حضرت در مدت
عمر خود معموره عالم را سه نوبت سیر کرده اند ہزار و چہار صد ولی
کامل را یافته اند و چہار صد را از ایشان در یک مجلس سلطان
محمد خدائے بنده دیده اند و از ہر ولی در وقت
وداع دعائے و رقعه التماس نموده اند و آن
رقعہا را بر جامہ خود مرقع کرده اند و آن ادعیه
و اذکار را که بے اختیار بر زبان ایشان جاری
مے شد جمع ساخته اند این اوراد شده است منقول است از
ہمان حضرت که چون دوازدہم بار بزیارت
کعبه رفتم بمسجد اقصے رسیدم حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم را واقعه دیدم که بجانب
این درویش می آیند برخاستم پیش رفتم و سلام
گفتم از آستین مبارک خود جزوی بیرون
آوردند و این درویش را فرمودند که خذ ہذه
الفتحیۃ یعنی بگیر این فتحیه را چون
از دست مبارک حضرت رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم گرفتم و نظر کردم ہمین
اوراد بودند بدین اشارت اوراد فتحیه
نام کرده شد

کہ ایک ہزار چار سو ولی کامل کی کلام سے جمع
ہوا ہے اور فتح ہر ایک کی ان مین سے ایک کلمہ
مین ہوئی ہی جو حضور کے ساتھ اپنے پر لازم کر
لے اوس کی برکت اور صفائی مشاہدہ کریگا اور
ایکہزار چار سو ولی کی ولایت سے حصہ پائیگا واللہ
ولی التوفیق اب اگر فضایل اور خواص اس اوراد کے
بیان کئے جائین تو بہت طول ہو جائے اس واسطے
کہ آن حضرت نے اپنی ساری عمر مین معمورہ عالم
کی تین مرتبہ سیر کی ہے اور خود ۱۴ سو ولی کامل سے
ملے ہین اور ان مین سے چار سو کو ایک مجلس مین
سلطان محمد خدای بندہ کے نے دیکھا ہے اور ہر ولی
سے رخصت کے وقت دعا اور رقعہ کی التماس کی ہے
اور ان رقعونکو اپنے جامہ پر مرقع کیا ہی اور ان دعاؤنکو اور ذکرونکو
اجو بے اختیار انکی زبان پر جاری ہوتے تھی جمع کیا ہی یہ اوراد
ہو گیا ہی منقول ہے اونہین حضرت سے کہ جب
بارہوین دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو گیا مسجد
اقصی مین پہنچا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ اس درویش
کی طرف تشریف لاتے ہین مین اوٹھا
اور آگے گیا اور سلام کیا آپنے اپنی آستین
مبارک سے ایک جزو نکالا اور اس درویش سے
فرمایا کہ خذ ہذہ الفتحیۃ یعنے اس فتحیہ کو لے
جب مینے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کے دست مبارک سی لیا اور نظر کی تو
یہی اوراد تھے اس اشارہ سی انکا فتحیہ نام رکھا گیا

فضیلت

مقبولیت بارگاہ نبوت ہیں

Marfat.com

گرفتم ونظر کردم همین اوراد بود ندبدین اشارت
اورا فتحیه نام کرده شد والله الهادی
الی صراط مستقیم فذکر الاوراد الفتحیة
بتمامها ووجدت بخط سیدی الوالد
قدس سره ختم میر سید علی همدانی اول نیم شب برخیزد
و وضو تازه کند دو رکعت نفل ادا نماید و در هر
رکعتے بعد فاتحه پانزده بار سورهٔ اخلاص بعد
از سلام هزار بار بگوید بسم الله الرحمن الرحيم
بعد ازان هزار بار بخواند یا خفی الالطاف ادرکنی
بلطفك الخفی بعده هزار بار ویکبار یا بدوح بخواند
و سر بگریبان فرو برد و مراقبه کند به بیند از عالم غیب
چه چیز مشاهده میشود بعد از فراغ دوگانه بثواب
امیر سید علی همدانی بخواند انتهی

وصل

اما طریقه مدینیه را شعب بسیار است و اشهر آنها در مغرب شعبه
مغاربه است و در حضرموت شعبه عیدروسیه است از جهت سید
عبدالله عیدروس کبیر و این فقیر را ارتباط بهر یکے واقع شد
اخذ کرد این طریق را از شیخ ابو طاهر
عن شیخی الحرم المکی الشیخ احمد النخلی و الشیخ
عبدالله بن سالم البصری عن الشیخ عیسی
المغربی عن شیخه سعید بن ابراهیم
الجزائری المفتی الشهیر بقدوره عن الشیخ المحقق
سعید بن المصری عن الولی الکامل احمد محی
الوهرانی عن شیخ الاسلام العارف بالله
سیدی ابراهیم التازی عن شیخ الطریقة

طریق ختم میر سید علی همدانی

سلسله عیدروسیه

دست مبارک سے لیا اور نظر کی تو یہی اوراد تھے
اس اشارہ سے انکا فتحیہ نام رکھا گیا واللہ
الهادی الی صراط مستقیم پس ذکر اوراد فتحیہ کا
تمام ہوا اور حضرت والد قدس سرہ کے ہاتھ کا لکھا
ہوا طریق ختم میر سید علی ہمدانی کا اول
آدہی رات کو اوٹھے اور وضو تازہ کرے اور دو رکعت
نفل پڑھے اور ہر رکعت مین الحمد کے بعد پندرہ دفعہ
سورہ اخلاص بعد سلام کے ہزار دفعہ کہے بسم اللہ الرحمن
الرحیم اوس کے بعد ہزار دفعہ پڑھے یا خفی الالطاف
ادرکنی بلطفك الخفی اسکے بعد ایکہزار اور ایک مرتبہ
یا بدوح اور سر گریبان مین جھکاوے اور مراقبہ کرے
دیکھے عالم غیب سے کیا چیز مشاہدہ ہوتی ہے جب اس
سے فارغ ہو دوگانہ پڑھے اسکا ثواب امیر سید علی
ہمدانی کو بخشے انتہی

وصل

طریقہ مدینیہ کے شعبے بہت ہین اُن مین بہت مشہور
مغرب مین شعبہ مغاربہ ہے اور حضرموت مین شعبہ عید
روسیہ ہے سید عبداللہ عیدروس کبیر کی جہت سے اور اس
فقیر کو ہر ایک سے ارتباط ہے حاصل کیا مینے اس طریقہ کو شیخ
ابو طاہر سے انہون نے دو شیخون حرم کے یکے شیخ احمد نخلی
سے اور شیخ عبداللہ بن سالم بصری سے اونہون نے شیخ عیسے مغربی
سے انہون نے اپنے شیخ سعید بن ابراہیم جزائری مفتی عرف قدورہ سے
انہون نے شیخ محقق سعید بن مصری سے انہون نے ولی کامل احمد
محی وہرانی سے اونہون نے شیخ الاسلام عارف باللہ سیدی
ابراہیم تازی سے اونہون نے شیخ الطریقہ

Marfat.com

سیدی صالح بن موسی الزواوی عن الشیخ المعمر محمد بن مخلص عن الشیخ مغلطائی بن فلیح عن ابی عبداللہ العریان عن والدہ الشیخ جماعة الطویل النامدی عن شریف ابی محمد الناجوزی من القطب ابی محمد صالح عن قطب الطریقة الشیخ ابی محمد بن المغربی ایضا اخذ کرد این فقیر طریقہ را از شیخ ابوطاہر عن الشیخ احمد النخلی المکی عن السید عبدالرحمن بن علی باعلوی تلمیذ السید عبداللہ بن علوی الحداد زوج ابنتہ عن السید عبداللہ بن علوی حداد وانتسابہ فی الطریقة الی السید محمد بن علوی نزیل مکة عن السید عبداللہ بن علی صاحب الزھط عن الشیخ بن عبداللہ العیدروس المقبور باحمد آباد عن والدہ السید عبداللہ بن الشیخ عن عمہ السید ابی بکر العیدروس صاحب عدن عن ابیہ القطب السید عفیف الدین عبداللہ العیدروس والکبیر الذی ینسب الیہ الشعب العیدروسیہ عن عمہ السید عمر المحضار عن والدہ السید عبدالرحمن بن محمد السقاف عن ابیہ محمد بن علی مولے الدویلة عن ابیہ علی بن علوی عن ابیہ علوی بن محمد عن ابیہ

سیدی صالح بن موسی زواوی سے انہون نے شیخ معمر محمد بن مخلص سے انہون نے شیخ مغلطائی بن فلیح سے اُنہون نے ابوعبداللہ عریان سے اونہون نے اپنے والد شیخ جماعت طویل نامدی سے اونہون نے شریف ابومحمد ناجوزی سے اونہون نے قطب ابومحمد صالح سے اونہون نے قطب طریقہ شیخ ابومحمد بن مغربی سے اور فقیر حاصل کیا یہ طریقہ اس فقیر نے شیخ ابوطاہر سے اُنہون نے شیخ احمد نخلی مکی سے اونہون نے سید عبدالرحمن بن علی باعلوی شاگرد سید عبداللہ بن علوی حداد اپنے داماد سے اونہون نے سید عبداللہ بن علوی حداد سے۔ اور ان کی نسبت طریقہ مین ہے سید محمد بن علوی نزیل مکہ کی طرف انہون نے سید عبداللہ بن علی صاحب الزہط سے اونہون شیخ بن عبداللہ عیدروس سے جن کی قبر احمد آباد مین ہے اونہون نے اپنے والد سید عبداللہ بن شیخ سے اونہون نے اپنے چچا سید ابوبکر عیدروس صاحب عدن سے اونہون نے اپنے والد قطب سید عفیف الدین عبداللہ عیدروس سے اور وہ بزرگ جنکی طرف نسبت کیا جاتا ہے شعبہ عیدروسیہ انہون نے اپنے چچا سید عمر محضار سے انہون نے اپنے والد سید عبدالرحمن بن محمد سقاف سے اونہون نے اپنے والد محمد بن علی مولے دویلہ سے ۔ اونہون نے اپنے والد علی بن علوی سے اُنہون نے اپنے والد علوی بن محمد سے اُنہون نے اپنے والد

Marfat.com

محمد بن علی وھو جد ال سادہ باعلوی
عن الشیخ ابی مدین المغربی بواسطۃ رجلین
الشیخ عبد اللہ الصالح المغربی والشیخ عبد الرحمن
المقعد المغربی وکان الشیخ ابو مدین ارسل
الشیخ عبد الرحمن لیلبس الفقیہ المقدم محمد
بن علی فمرض بمکۃ فارسل الشیخ عبد اللہ الی
حضرموت فالبسہ الخرقۃ ثم الشیخ المقتدی
ابو مدین شعیب بن حسن المغربی اخذ
الطریقۃ ولبس الخرقۃ عن شیخہ ابی یعزا
عن الشیخ علی بن حرزہم عن الفقیہ الحافظ
القاضی ابی بکر محمد بن عبد اللہ بن محمد
المعاضری المعروف بابی بکر بن العربی
الاندلسی الاشبیلی عن الامام حجۃ الاسلام
ابی حامد محمد الغزالی عن امام
الحرمین عبد الملک عن والدہ الشیخ
ابی محمد عبد اللہ بن یوسف الجوینی
عن الشیخ العالم العارف ابیطالب
المکی محمد بن علی بن عطیہ الحارثی عن
ابی بکر دلف بن جحدر الشبلی عن سید
الطائفہ ابی القاسم جنید
البغدادی ولمحمد بن علی الفقیہ المقدم
طریقۃ اخری ھی طریقۃ الاباء
والجدود ھی انہ اخذ عن ابیہ
علی وھو اخذ عن والدہ
محمد صاحب مرباط عن ابیہ

محمد بن علی سے کہ وہ جد ہین آل سادہ باعلوی
کے اونھون نے شیخ ابو مدین مغربی سے
بواسطہ دو شخصون کے ایک شیخ عبد اللہ صالح
مغربی اور ایک شیخ عبد الرحمن متقعد مغربی اور
شیخ ابو مدین نے بھیجا تھا شیخ عبد الرحمن کو کہ خرقہ
پہنلاوے فقیہ مقدم محمد بن علی کو سو وہ بیمار ہو گئے
مکہ مین تو بھیجا شیخ عبد اللہ نے حضرموت کی
طرف تو ان کو خرقہ پہنایا پھر شیخ مقتدی ابو
مدین شعیب بن حسن مغربی نے طریقہ اخذ کیا
اور خرقہ پہنا اپنے شیخ ابو یعزا سے اونھون نے
شیخ علی بن علی حرزہم سے اونھون نے فقیہ حافظ
قاضی ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن محمد معاضری عرف
ابو بکر بن عربی اندلسی اشبیلی سے اونھون نے
امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد غزالی سے اونھون
نے امام الحرمین عبد الملک سے اونھون نے
اپنے والد شیخ امیر محمد عبد اللہ بن یوسف
جوینی سے اونھون نے شیخ عالم عارف ابو
طالب مکی محمد بن علی بن عطیہ حارثی سے
اونھون نے ابو بکر ولف بن جحدر شبلی سے
اونھون نے سید طائفہ ابو القاسم جنید
بغدادی سے اور محمد بن علی فقیہ مقدم
کو دوسری جہت سے طریقہ کی کہ وہ آبائی
واجدادی ہے اور وہ یہ ہے کہ اونھون نے طریقہ
اخذ کیا اپنے والد علی سے اور اونھون نے اپنے
والد محمد صاحب مرباط سے اونھون نے اپنے والد

Marfat.com

علی خالع قسم عن ابیہ علوی عن ابیہ محمد
عن ابیہ علوی عن ابیہ عبد اللہ عن والدہ
المہاجر الی اللہ احمد عن ابیہ عیسی عن ابیہ
محمد عن ابیہ علی العریضی عن ابیہ الامام جعفر
الصادق وکذلک لابی مدین طریقۃ اخری
ترجع الی النوری وھی ان الشیخ ابا مدین اخذ
الطریقۃ عن الشیخ ابی یعزا البنوری وھو
عن الشیخ ابی شعیب ایوب السارہ
بن سعید الصہاجی وھو عن الشیخ
عبد الجلیل وھو عن الشیخ ابی الفضل
الجوہری وھو عن والدہ ابی عبد اللہ
الحسین الجوہری وھو عن الشیخ
ابی الحسین النوری المعروف
بابن البغوی رفیق الجنید وھو
عن السری وایضاً لبس الشیخ ابی
مدین عن الامام ابی بکر الطرطوسی
عن الشاشی عن الشبلی عن الجنید
وکذلک للامام حجۃ الاسلام طریقۃ
اخری من جھۃ ابی علی الفارمدی
وکذلک لابی طالب المکی طریقۃ اخری
علیہا اعتمد صاحب النفحات وھی
انہ اخذ الطریقۃ عن ابی
الحسن محمد بن ابی عبد اللہ احمد عن
استاذہ ابی عبد اللہ احمد بن سالم
البصری ؛

خالع قسم سے انہوں نے اپنی والد علوی سے
اُنہوں نے اپنی والد محمد سے اُنہوں اپنی
والد علوی سے اُنہوں اپنی والد عبد اللہ
سے انہوں اپنی والد مہاجر فی اللہ احمد سے انہون
نے اپنی والد عیسے سے انہون نے اپنی والد محمد
سے انہون نے اپنی والد علی عریضی سے اونہون نے
اپنی والد امام جعفر صادق سے اور اسی طرح ابومدین
کا طریقہ دوسرا ہے کہ رجوع ہوتا ہے نوری
کی طرف اور وہ یہ ہے کہ شیخ ابومدین نے
اخذ طریقہ کیا شیخ ابو یعزا لنوری سے اور انہون نے
شیخ ابوشعیب ایوب ساریہ بن سعید ضہاجی سے
اونہون نے شیخ عبد الجلیل سے اونہون نے
شیخ ابوفضل جوہری سے اُنہون نے اپنی والد
ابو عبد اللہ حسین جوہری سے انہون نے شیخ
ابوحسین نوری عرف ابن البغوی رفیق جنید سے
اونہون نے سری سے اور نیز خرقہ پہنا ابومدین
نے امام ابوبکر طرطوسی سے انہون نے شاشی سے
انہون نے شبلی سے انہون نے جنید سے اور
اسی طرح امام حجۃ الاسلام کا طریقہ دوسرا ہے
جہت سے ابوعلی فارمدی سے اور اسی طرح ابو
طالب مکی کا طریقہ دوسرا ہے۔ جس پر اعتماد
کیا ہے صاحب نفحات نے اور وہ یہ ہے کہ انہوں
نے اخذ طریقہ کیا ابوالحسن محمد بن ابو عبد اللہ
احمد بن سالم بصری سے ++++++

++++++++++++

عن سهل بن عبد الله التستری
والشیخ ابو طالب المکی هو صاحب
کتاب قوت القلوب قالوا
لم یصنّف فی الاسلام مثله فی
دقائق الطریقة قلت هذا الکتاب
هو اصل التصوف وکل ما صنف فی السلوک
فهو مخرج علی قوت القلوب مثل
الاحیاء وغنیة الطالبین والعوارف
واسنادی فی کتاب قوت القلوب
انی اخذته اجازة عن الشیخ ابو طاهر
عن الشیخ احمد النخلی عن الشیخ محمد بن
العلاء البابلی عن احمد بن عیسی بن
جمیل الکلبی عن علی بن ابی بکر القرافی عن
ابی الفضل جلال الدین سیوطی عن الشهاب
احمد بن محمد الحجازی عن ابی اسحاق البرهان
التنوخی عن ابی العباس احمد بن
ابیطالب الحجازی عن عبد العزیز بن
دلف عن ابی الفتح محمد بن یحیی البروانی
عن ابی علی محمد بن محمد بن عبد العزیز
المهدوی قال اخبرنا عمر بن ابیطالب
قال اخبرنا والدی ابو طالب المکی
فذکره مزید بزای معجمه امیله بفتح
الف وکسر میم وسکون تحتیه بعد آن
لام است کذا ضبطنا اللفظتین عن
ابی طاهر مراغی بغین معجمة وفتح

نزکِ کتاب قوت القلوب

اونھون نے سہل بن عبد اللہ تستری سے اور شیخ
ابو طالب مکی ہین صاحب کتاب قوت القلوب
لوگون نے کہا ہے کہ کوئی تصنیف اسلام مین
اس کی مثل نہین - دقایق طریقہ مین مین کہتا
ہون یہی کتاب اصل تصوف ہے سوائے
اسکے اور جو کتابین سلوک مین تصنیف ہوئین
اس سے نکالی گئین جیسے احیا اور غنیۃ الطالبین
وعوارف اور میری اسناد قوت القلوب کی یہ ہے
کہ مینے حاصل کی اجازت شیخ ابو طاہر سے اونھون
نے شیخ احمد نخلی سے اونھون نے شیخ محمد بن علاء
البابلی سے اونہون نے احمد بن عیسی بن جمیل کلبی سے
اونھون نے علی بن ابی بکر قرافی سے اونھون
نے ابو الفضل جلال الدین سیوطی سے اونھون
نے شہاب احمد بن محمد حجازی سے اونھون
نے ابو اسحق برہان تنوخی سے اونھون نے
ابو العباس احمد بن ابو طالب حجازی سے
اونھون نے عبد العزیز بن دلف سے اونھون
نے ابو الفتح محمد بن یحیے بروانی سے اونھون
نے ابو علی محمد بن محمد بن عبد العزیز مہدوی
سے کہا خبر دی ہم کو عمر ابن ابی طالب
نے کہا خبر دی ہم کو ہمارے والد ابو طالب
مکی نے پھر ذکر کیا - مزید - زا معجمہ سے ہے
امیلہ بفتح الف وکسر میم وسکون تحتیہ بعد اُس کے
لام ہے اسی طور ضبط کئے ہین ہم نے دو نون
لفظ ابو طاہر سے - مراغی بغین معجمہ وفتح

Marfat.com

میم نسبت بمراغہ شہرست بہ آذربیجان فاروث
بوزن فاروق آخرآن ثاء مثلثہ است
قریہ است درمیان واسط و بصرہ
قال الیافعی فی سنہ ۶۲۸ ان الزواوی
نسبة الی الزواوة قبیلة کبیرة ذات
بطون وافخاذ مسکنها اعمال اویسقیه
انتهی۔ وسط بفتح واو وسکون ہا آخر
آن طاء مہملہ ایست دیہی ست نزدیک عدن عدن
بفتحتین شہری است از یمن بر ساحل بحر
عیتروس بجبیة و مثناة از اسماء شہرست مشتق
از عترسة بمعنی اخذ بعنف و شدت و آن
لقب شیخ عبد اللہ است ثم
قیل عیدروس فجعلت التاء دالا
وعیر بعین مهملة ثم بیاء مثناة
ساکنة وبدال مهملة فراء مضمومة فواو
ساکنة فسین مهملة محضار بکسر المیم
وسکون الحاء المهملة وفتح الضاد المعجمة
آخره راء مهملة لقب بالمحضار
بسرعة حضوره عند الاستغاثة
به سقاف بسین مفتوحة فقاف
مشددة مفتوحة آخره فاء لقب
بالقاف للمبالغة فی سرحاله مولی
الدویلة یعنی صاحب الشهر کهنه المقدم
یعنی هو مقدم التربة در مقبره نخست
او را زیارت می کنند بعد از ان سائر

میم نسبت ہی مراغہ کی طرف وہ ایک شہر ہے
آذربیجان مین فاروث بروزن فاروق آخر
مین ثاء مثلثہ ایک قریہ ہے درمیان واسط اور
بصرہ کے کہا ہی یافعی نے سنہ ۶۲۸ مین کہ زواوی
نسبت ہی زواوہ کی طرف وہ ایک بڑا قبیلہ
ذات بطون وافخاذ ہے اور اوسکا مسکن اعمال
اولیسقیہ ہے انتہی۔ وسط بفتح واو وسکون ہا
آخر اوس کے طاء مہملہ ایک گانون ہے نزدیک
عدن کے عدن ایک شہر ہے یمن مین سے کنارہ
پر دریا کے عیتروس تجبیة اور مثناة شہر کے نامون
مین سے مشتق ہے عترسہ سے بمعنی اخذ بعنف
وشدت کے اور وہ لقب شیخ عبداللہ کا ہی
پھر بولنے مین عیدروس تا دال ہوگئی ہے
اور وہ بعین مہملہ اور یائے مثناة ساکنہ اور
دال مہملہ اور رای مضموم پھر واو ساکن پھر
سین مہملہ ہے محضار بکسر میم وسکون حاء مہملہ و
فتح ضاد معجمہ آخر اوس کے رائے مہملہ
لقب ہی بسبب جلدی حاضر ہونے کے وقت
فریاد کی۔ سقاف بسین مفتوح وقاف
مشددہ مفتوحہ آخر اوس کے فا لقب ہے
صیغہ مبالغہ سے بیچ سرحال کے
مولی الدویلہ یعنے صاحب شہر کہنہ۔
المقدم یعنے مقدم التربة۔ مقبرہ مین پہلے
اون کی زیارت کرتے ہین اوس کے
بعد باقی

Marfat.com

سادات کا پس اور امقدم الترجمہ گفتہ شد
ابومدین بفتح المیم وسکون الدال المہملہ
وفتح التحتیۃ آخرہ نون ابویعزا الفتح التحتانیۃ
والعین للمہملہ والزای المعجمہ حرزہم بکسر حاء
المہملہ وسکون الراء المہملہ وکسر الزاء المعجمہ
اخرہ ضمیر الجمع المذکر معافری بفتح المیم والعین
المہملہ و بعد الالف فاء مکسورۃ
ثم راء مہملہ غزالہ بفتح الغین
المعجمہ وتخفیف الزاء المعجمہ قریۃ
من مضافات طوس جوینی بضم الجیم
وفتح الواو وسکون التحتیۃ بعدہا
نون فیاء النسبۃ نسبۃ الی جوین
ناحیۃ کبیرۃ من نواحی نیسابور
ابوطالب محمد بن عطیۃ الحارثی عطیہ
بفتح عین مہملۃ وکسر طاء مہملہ
ویاء مثناۃ تحتانیۃ حارثی بحاء
وراء مہملتین وثاء مثلثہ
دُلَف بضم الدال المہملہ وفتح اللام
آخرہ فاء جحدر بفتح جیم وسکون حاء مہملہ
وفتح دال مہملہ وراء مہملہ شبلی بکسر الشین
المعجمہ وسکون الموحدۃ بعدہا لام نسبۃ الی شبلۃ
قریۃ من قری اسروشنۃ بضم الهمزۃ وسکون
السین المہملۃ وضم الراء المہملہ وفتح الشین
المعجمۃ وفتح النون بعدہا ہاء
ساکنۃ بلدۃ عظیمۃ

سادات کے ابومدین بفتح المیم وسکون دال
مہملہ وفتح تحتیہ اخر اوسکے نون ابویعزا فتح
تحتیہ و عین مہملہ و زائے معجمہ حرزہم بکسر حائے
مہملہ وسکون رائے مہملہ وکسر زائے معجمہ اخر
ضمیر جمع مذکر معافری بفتح میم و عین مہملہ و بعد
الف فائے مکسورہ پہر رائے مہملہ غزالہ بفتح غین
معجمہ تخفیف زائے معجمہ ایک قریہ ہے مضافات
طوس سے جوینی بفتح جیم و فتح واؤ وسکون تحتیہ
اوس کے بعد نون اور یار نسبت جوین ایک
ناحیہ بڑا ہے نیساپور کے نواحی مین - ابو
طالب محمد بن عطیہ حارثی عطیہ بفتح
عین مہملہ وکسر طار مہملہ و یائے مثناۃ تحتیہ
حارثی بحائے و رائے مہملتین وثار
مثلثہ دُلَف بضم دال مہملہ و فتح
لام آخرہ فا جحدر بفتح جیم وسکون
حار مہملہ و فتح دال مہملہ و رائے مہملہ
شبلی بکسر شین معجمہ و سکون موحدہ
بعد اوس کے لام نسبت ہے طرف
شبلہ کے جو ایک گاؤن ہے ؛ ؛ ؛
اسروشنہ بضم ہمزہ و سکون سین
مہملہ و ضم رائے مہملہ و فتح شین
معجمہ و فتح نون بعد اوس کے ہائے
ساکنہ ایک بہت
بڑا شہر
ہے

Marfat.com

وراء سمرقند من بلاد ماوراء النهر
صاحب مرباط ای مدینة ظفار
القدیمة لانه قطن بها فی القاموس
مرباط کمحراب بلد بساحل الهند
خالع قسم اشتری ارضا بعشرین
الف دینار وسماها قسم باسم ارض
بالبصرة کانت لاهله وغرس بها
نخلا ثم صارت قریة ثم انتقل
منها الی قریة اخری فقیل له
خالع قسم عریض مصغرا اسم
وادی قریب المدینة المشرفة
نسب الیها علی العریضی نقلنا
هذه السلسلة العیدروسیه
وضبط الکثر مافیها من الاسماء المبهمة عن
النفحات القدسیة فی الخرقة العیدروسیة
للسید عبد القادر العیدروس وهو المشرع
المروی فی آل باعلوی للسید محمد شبلی اخبرنا
الشیخ ابو طاهر اخبرنا الشیخ احمد النخلی قال اجازنی
بقراءة هذا الدعا بعد خلف کل صلوة من الخمس
السید عبدالرحمن بن علی باعلوی تلمیذ السید عبد الله
الحداد وزوج ابنته عن شیخه السید عبد الله
بن علوی الحداد باعلوی وهو هذا یا الله یا
لطیف یا رزاق یا قوی یا عزیز اسئلک
تولها الیک واستغراقا فیک و
فناء بک

سمرقند کے اوسطرف ماورار النہر کے
شہروزمین سے صاحب مرباط یعنے شہر ظفار قدیمہ
قاموس مین کہا ہے مرباط بروزن محراب
ایک شہر ہے کنارہ ہند کے خالع قسم
نے خرید کی تہی ایک زمین بیس ہزار
دینار کو اور قسم نے اوسکا نام وہی رکہا
جو بصرہ مین اوسکے کنبے کے لوگون کے
زمین کا تہا اور وہان درخت لگائے پہر وہ قریہ
ہوگیا پہر منتقل ہوا اوس سے دوسرے قریہ کیطرف
تو بولنے لگے خالع قسم عریض مصغر نام ہے
ایک وادی کا جو قریب مدینہ مشرفہ کے ہے
اوسکی طرف منسوب ہین علی عریضی ہمنے نقل کیا
یہہ سلسلہ عیدروسیہ سید عبد القادر
عیدروس کا اور ضبط اسمار مبہم کئے نفحات قدسیہ
سے خرقہ مین عیدروسیہ سید عبد القادر کے
اور مشروع مروی کیے بیچ آل باعلوی
کے سید محمد شبلی کے خبر دی ہمکو شیخ ابوطاہر نے
اونکو شیخ احمد نخلی نے اونہون نے کہا ہمکو اجازت
دی اس دعا کے پڑہنے کی پانچون نمازون مین
بعد سید عبدالرحمن بن علی باعلوی شاگرد سید عبداللہ
حداد اور اونکے داماد نے اپنے شیخ سید عبداللہ بن
علوی حداد باعلوی سے اور وہ یہہ ہے یا اللہ
یا لطیف یا رزاق یا قوی یا عزیز اسئلک
تولہا الیک واستغراقا فیک وفناء بک

عمن سواك ولطفا شاملا جليا وخفيا ورزقا
طيبا هنيئا ومريئا وقوة في الايمان
واليقين وصلابة في الحق والدين و
عزا بك يدوم ويتخلد وشرفا يبقى و
يتابد لا يخالطه تكبر ولا تملو وارادة
فساد في الارض ولا علوا انك سميع قريب
وصلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه
وسلم قلت وللسيد عبد الله الحداد
ديوان شعر في غاية اللطف والفصاحة
غالبة في النصيحة والسلوك ناولني بعض
قصائده ابن بنته السيد عبد الله العيدروس
والعيدروسى قلت واخبرني جماعة من
سادة آل باعلوى منهم السيد عبد الله
بن جعفر مدهر ان سادة آل باعلوى
لم يزالوا طبقة بعد طبقة يوصون بقرءة
الاحياء وحفظه والعمل بما فيه والمواظبة
على اوراده قال مذهبهم في العقائد مذهب
اهل السنة والجماعة ومذهبهم في الفقه
مذهب الشافعي ومذهبهم في السلوك
القيام ما في الاحياء والله اعلم۔
اما طريقة شاذلية پس اين فقير
خرقه پوشيد از دست شيخ ابو طاهر از والد
خود شيخ ابراهيم كردى۔ وهو عن الشيخ احمد
القشاشي وهو عن الشيخ احمد الشناوى
وهو اخذ عن جماعة منهم سيدى احمد

عمن سواك ولطفا شاملا جليا وخفيا
ورزقا طيبا هنيئا ومريئا وقوة في
الايمان واليقين وصلابة في الحق و
الدين وعزا بك يدوم ويتخلد وشرفا
يبقى ويتابد لا يخالطه تكبر ولا تملو وارادة
فساد في الارض ولا علوا انك سميع قريب
وصلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه
وسلم میں کہتا ہوں سید عبداللہ حداد کا ایک
دیوان ہے اشعار کا نہایت لطف و فصاحت
کے ساتھ اکثر اوس میں نصیحت اور سلوک
ہے اون کے بعضے قصیدے مجھے لاکر
دئے اُن کے بھانجے سید عبداللہ عیدروس و عید
روسی نے میں کہتا ہوں مجھکو خبر دی ایک
جماعت نے آل باعلوی کی اون میں سے
سید عبداللہ بن جعفر مدہر نے کہ حضرات باعلوی
ہمیشہ ایک طبقہ کے وصیت کرتے آئے ہیں
احیاء العلوم کے پڑھنے کی اور اُس کے یاد کرنے
کی اور اُسپر عمل کرنیکی اور اُسکے اوراد کی مواظبت
کی اور انکا مذہب عقاید میں اہل سنت و جماعت
ہے اور فقہ میں انکا مذہب شافعی ہے سلوک
میں جو احیاء العلوم میں ہے اُسپر قیام کرتا ہے۔
واللہ اعلم **طریقہ** شاذلیہ کا اس فقیر نے خرقہ پہنا ہے
سے شیخ ابو طاہر کے اونھوں نے اپنے والد شیخ ابراہیم
کردی سے اونھوں نے شیخ احمد قشاشی سے اونھوں
نے اخذ کیا ایک جماعت سے کہ اُن میں سے سیدی

بن قاسم العلامة والولی الکبیر سیدی
حسن الانجیھی والشیخ ابراھیم العلقمی
وسیدی محمد بن زین الدین کلھم صحبوا الشیخ
الاسلام کمال الدین الطویل وتادبوا
بآدابه ولبسوا منه وھو صحب العلامة محمد
بن محمد بن الجزری وھو صحب واخذ الخرقه
عن التاج السبکی وھو صحب واخذ عن
سیدی احمد بن عطاء الله الاسکندری صاحب
الحکم وھو صحب واخذ عن سیدی ابی العباس
المرعشی وھو صحب واخذ ولبس عن القطب
ابی الحسن الشاذلی ولبس الشیخ ابو طاھر الخرقه واخذ
التلقین عن شیخ الحرم احمد النخلی والشیخ عبد الله بن سالم
عن الشیخ عیسی المغربی عن الشیخ ابی عثمان سعید بن
ابراھیم الجزائری وایضا لبس الشیخ ابو طاھر خرقة
شیخه بالکتابة والاجازة الشیخ محمد بن محمد بن
سلیمان المغربی نزیل مکة طلب الشیخ ابراھیم
منه الخرقة لاولاده فارسلھا الی المدینة لھم
وکتب لھم بالاجازة لما تصح له روایة ولم
یجمع الشیخ ابو طاھر معه بلباسه من ید
شیخه ابی عثمان الجزائری بلباسه لھا من ابی
عثمان المغربی بلباسه لھا من ابی العباس احمد
حجی الوھرانی بلباسه لھا من ابی سالم سیدی
ابراھیم التازی بلباسه لھا من صالح بن موسی
الزواوی من ابی عبد الله محمد بن
محمد بن مخلص الطیبی

احمد بن قاسم علامہ وولی کبیر سیدی حسن الانجیھی
اور شیخ ابراہیم علقمی اور سیدی محمد بن زین الدین ان سب
نے صحبت پائی ہے شیخ الاسلام کمال الدین طویل
کے اور آداب یافتہ ہوئے ہین ان کے آداب
سے اور خرقہ پہنا ہی ان کے ہاتھ سے اور وہ صحبت
مین رہے ہین علامہ محمد بن محمد جزری کے ذی سے
۔ اور اوبھون نے صحبت پائی ہے اور اخذ خرقہ
کیا ہے تاج سبکی سے اور اوبھون نے سیدی احمد
بن عطاء اللہ اسکندری صاحب حکم سے اور اوبھون نے
سیدی ابو العباس مرعشی سے اور اوبھون نے قطب
نامی ابو الحسن شاذلی سے اور شیخ ابو طاہر نے خرقہ پہنا اور اخذ
تلقین کیا شیخ حرم شیخ احمد نخلی سے اور شیخ عبد اللہ
بن سالم سے اوبھون نے شیخ عیسی مغربی سے
اوبھون نے شیخ ابو عثمان سعید بن ابراہیم جزائری سے
اور نیز پہنایا ابو طاہر کو شیخ نے خرقہ اپنے شیخ کا کتابت
اور اجازت کی ساتھ شیخ محمد بن محمد سلیمان مغربی نزیل مکہ نے
طلب کیا تھا شیخ ابراہیم نے ان سے خرقہ اپنی اولاد
کے واسطے اوبھون نے خرقہ بھیجا ان کے واسطے طرف
مدینہ کے اور اجازت لکھی جسوقت صحیح ہوئے روایت اور
مجتمع ہنین ہوئے شیخ ابو طاہر ان سے خرقہ پہننے مین انکے
شیخ ابو عثمان جزائری کے ہاتھ سے خرقہ پہننے کو ابو
عثمان مغربی سے اوبھون نے پہنا ابو العباس
احمد حجی دحراق سے اوبھون نے ابو سالم سیدی
ابراہیم تازی سے اوبھون نے صالح بن موسی زواوی
سے اوبھون نے ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن مخلص طیبی سے

Marfat.com

عن الشیخ علاء الدین مغلطائی عن السید
زین الدین ابی بکر و السید ابی عبد اللہ بن
السید ابی الحسن الشاذلی وھما من القطب
ابی الحسن الشاذلی ثم القطب نور الدین
ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار
الشہیر بالشاذلی اخذ الطریقۃ ولبس
الخرقۃ عن شیخہ عبد السلام بن مشیش
وھو من السید عبد الرحمن بن زیات
المدنی وھو من الشیخ تقی الدین الصوفی
المعروف بالفقیر مصغر وھو عن الشیخ فخر الدین
وھو عن الشیخ ابی الحسن علی وھو عن الشیخ
تاج الدین محمد وھو عن الشیخ شمس الدین
محمد وھو عن الشیخ زین الدین محمد القزوینی
وھو عن الشیخ ابی اسحاق ابراھیم البصری وھو عن
الشیخ ابی القاسم المروانی وھو عن الشیخ فتح السعود
وھو عن الشیخ سعید القروانی وھو عن الشیخ
ابی محمد جابر وھو عن السید الشہید الامام
حسین بن علیؑ وھو عن ابیہ الامام امیر المومنین
علی ابن ابی طالب وھو عن السید المرسلین
وشفیع المذنبین وقائد الغر المحجلین محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واین فقیر خرب
البحر اخذ کرد از شیخ ابو طاھر عن الشیخ احمد
النخلی عن الشیخ محمد بن العلاء عن سالم
السنہوری عن النجم الغیطی عن شیخ الاسلام
زکریا عن الغر + + + + + + + + +

انہون نے شیخ علاء الدین مغلطائی سے انہون
نے سید زین الدین ابوبکر اور سید ابو عبد اللہ
بن سید ابو حسن شاذلی سے اور ان دونون نے
قطب ابو الحسن شاذلی سے پھر قطب نور الدین
ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار مشہور شاذلی
نے اخذ طریقہ کیا اور خرقہ پہنا اپنے شیخ عبد السلام
بن مشیش سے اور انہون نے سید عبد الرحمن بن
زیات مدنی سے انہون نے شیخ تقی الدین صوفی
عرف بفقیر بصیغہ مصغر اور انہون نے شیخ فخر الدین سے
اونہون نے شیخ ابو الحسن علی سے انہون نے شیخ
تاج الدین محمد سے انہون نے شیخ شمس الدین محمد
سے انہون نے شیخ زین الدین محمد قزوینی سے
انہون نے شیخ ابو اسحاق ابراہیم بصری سے انہون نے
شیخ ابو القاسم مروانی سے انہون نے شیخ فتح السعود
سے انہون نے شیخ سعید قروانی سے انہون شیخ ابو
محمد جابر سے انہون نے سید شہید امام حسین بن علی
سے انہون نے اپنی والد امام امیر المومنین علی ابن
ابیطالب سے انہون نے سید المرسلین شفیع المذنبین
قائد الغر المحجلین محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اور اس فقیر نے خرب البحر اخذ کے شیخ ابو طاہر سے
انہون نے شیخ احمد نخلی سے انہون نے شیخ محمد بن
علا سے اونہون نے سالم سنہوری سے
انہون نے نجم غیطی سے انہون نے
شیخ الاسلام زکریا سے + + +
+ + + + + + + + + + + + + +

Marfat.com

عن العز عبد الرحیم بن فرات عن التاج
عبد الوهاب بن علی السبکی عن والده التقی
علی بن الکافی السبکی عن الشیخ احمد بن
عطاء الله عن الامام الشیخ ابی العباس
احمد بن عمر المرسی عن ابی الحسن
الشاذلی واخذ کرده حکم این عطا لاسیمن
سند از شیخ احمد بن عطا واخبرنی الشیخ
ابو طاهر قال اخبرنا الشیخ احمد النخلی
قال اخبرنی الشیخ یحیی الشاوی بتلقینه
عن الشیخ سعید الجزائری عن الشیخ
سعید المقری عن الولی الکامل احمد
حجی عن العارف بالله سیدی ابراهیم
بقراءة اربع سور من القرآن فی کل یوم
ولیلة وهی اقرأ باسم ربك الذی خلق
وانا انزلناه فی لیلة القدر واذا زلزلت الارض
زلزالها ولایلاف قریش ......

طریقه شطاریه

واما طریقه شطاریه درین دیار همین یکجهت است صحبت
شیخ محمد غوث گوالیری وبحقیقت پیش از شیخ محمد غوث گوالیری
چندان این طریقه شهرت نداشت واول کسیکه این طریقه
در هندوستان از وی جاری شد عبد الله شطاری است
واول کسیکه این طریقه ابتدا کرد شیخ خدا قلی ماوراء النهری است
بالجمله این فقیر خرقه از دست شیخ ابو طاهر کردی پوشیده واین شان
بعمل انجه رجواهر خمسه است اجازت داد وهو عن ابیه الشیخ ابراهیم الکردی
عن الشیخ احمد القشاشی عن الشیخ احمد الشناوی عن سید صبغة الله

انہون نے عز عبد الرحیم بن فرات سے
اُنہون نے تاج عبد الوہاب بن علی سبکے
سے اونہون نے اپنے والد تقی علی بن
کافی سبکے سے اونہون نے شیخ احمد بن
عطاء اللہ سے اُنہون نے امام ابو العباس
احمد بن عمر مرسی سے اُنہون نے ابو الحسن
شاذلی سے اور اخذ کیا حکم اس عطا کا اسی
سند سے شیخ احمد بن عطا سے اور مجکو خبر
دی شیخ ابو طاہر نے کہا خبر دی ہمکو شیخ احمد
نخلی نے کہا خبر دی مجھے شیخ یحیی شاوی نے
اوسکی تلقین کی شیخ سعید جزائری نے انہون
نے شیخ سعید مقری سے اونہون نے ولی کامل
احمد حجی سے اونہون عارف باللہ سیدی
ابراہیم سے واسطے پڑہنے چار سورتین قرآن
کے ہمیشہ روز وشب مین اور وہ یہہ ہین
اقرء باسم ربک الذی خلق۔ انا انزلناہ فی لیلۃ
القدر۔ اذا زلزلت الارض زلزالہا۔ لایلاف قریش

طریقہ شطاریہ

اور طریقہ شطاریہ کے اس ملک مین ہی ایک جہت ہے
شیخ محمد غوث گوالیری کے اور فی الحقیقت شیخ محمد غوث
گوالیری سے پہلے کچھہ اس طریقہ کی شہرت نتہی اور ہندوستان
مین پہلے جاری ہوا عبد اللہ شطاری سے ہوا اور جسنے پہلے
یہہ طریقہ جاری کیا وہ شیخ خدا قلی ماوراء النہری ہین غرض
اس فقیر نے خرقہ شیخ ابو طاہر کردی کے ہاتہ سے پہنا اور اونہون نے
انکے عملکی اجازت دی جو جواہر خمسہ مین ہین انہی والد شیخ ابراہیم کردی سے

عن الشیخ وجیہ الدین العلوی الگجراتی عن
الشیخ محمد غوث الگوالیری وایضاً البسہا الشیخ
ابوطاہر عن الشیخ احمد النخلی عن السید میرکلان
عن الشیخ عیسی السندی البرہانپوری عن
الشیخ لشکر محمد عن الشیخ محمد غوث ثم الشیخ
محمد غوث صاحب الجواہر الخمسہ وناشر الطریقہ
الشطاریہ اخذہا عن الشیخ ظہور عن الشیخ
ہدیۃ اللہ سرمست عن الشیخ محمد عاشق عن الشیخ محمد قاضی عن
الشیخ عبداللہ شطاری عن الشیخ محمد عارف عن الشیخ محمد عاشق عن الشیخ
خدا قلی الماوراء النہری عن ابی الحسن الخرقانی عن ابی المظفر ترک الطوسی عن الشیخ
ابی یزید العشقی عن الشیخ محمد المغربی تلقن
من روحانیۃ الشیخ ابی یزید البسطامی تلقن
من روحانیۃ سیدنا الامام جعفر الصادق
بسندہ السابق این فقیر را در سفر حج چون
بہ لاہور رسید و دست بوس شیخ محمد سعید
لاہوری دریافت ایشان اجازت دعای
سیفی داد بلکہ اجازت جمیع اعمال جواہر خمسہ و
سند خود بیان کردند و ایشان درین زمانہ
یکے از اعیان مشائخ طریقہ احسنیہ و شطاریہ بودند
و چون کسے را اجازت میدادند او را دعوت
رجعت نمے شد رحمۃ اللہ تعالے **سند**
قال الشیخ المعمر الثقہ حاجی محمد سعید اللاہوری
اخذ الطریقۃ شطاریہ واعمال الجواہر الخمسہ
من السیفی وغیرہ عن الشیخ محمد اشرف اللاہوری
عن الشیخ عبدالملک عن الشیخ ابا یزید الثانی

اُنھون نے شیخ وجیہ الدین گجراتی سے۔ اونھون نے
شیخ محمد غوث گوالیری سے۔ اور نیز پہنایا خرقہ
شیخ ابو طاہر نے شیخ احمد نخلی سے اُنھون نے سید
میر کلان سے اُنھون نے شیخ عیسی سندی برہانپوری سے
اونھون نے شیخ لشکر محمد سے اونھون نے شیخ محمد غوث
سے پھر شیخ محمد غوث گوالیری صاحب جواہر خمسہ اور رواج
دینے والے طریقہ شطاریہ کے نے اخذ طریقہ کیا شیخ ظہور سے
اُنھون نے شیخ ہدیۃ اللہ سرمست سے اُنھون نے شیخ محمد قاضی سے اُنھون نے شیخ
عبداللہ شطاری سے اُنھون نے شیخ محمد عارف سے اونھون نے شیخ محمد عاشق سے
اُنھون نے شیخ خدا قلی ماوراء النہری سے اُنھون نے ابو الحسن خرقانی سے اونھون نے
اونھون نے شیخ ابو یزید عشقی سے اُنھون نے شیخ محمد
مغربی سے اُنھون نے تلقین پائی روحانیت
سے شیخ ابو یزید بسطامی کے اُنھون نے تلقین
پائی روحانیت سے سیدنا امام جعفر صادق کے بموجب
سند سابق کے۔ اور نیز یہ فقیر حج کے سفر مین جب
لاہور پہنچا اور دست بوسی شیخ محمد سعید لاہوری
کی حاصل کی۔ اونھون نے دعای سیفی کی
اجازت بلکہ اجازت جمیع اعمال جواہر خمسہ کے
بیان کی اور یہہ اُس زمانہ مین بہت بڑے مشائخ
طریقہ احسنیہ۔ و شطاریہ۔ کے تھے۔ اور جب کسی کو
اجازت دیتے تھے اُسکو دعوت کی رجعت ہوتی تھی
رحمۃ اللہ تعالے **سند** کہا شیخ معمر ثقہ حاجی محمد سعید لاہوری
نے کہ مینے اخذ طریقہ کیا۔ شطاریہ اور اعمال جواہر
خمسہ سیفی وغیرہ شیخ محمد اشرف لاہوری سے اُنھون
نے شیخ عبدالملک سے اُنھون نے شیخ بایزید ثانی سے

عن الشیخ وجیہ الدین الگجراتی عن الشیخ
محمد غوث الگوالیری وایضا این فقیر را
اجازت طریقۂ شطاریہ حاصل سند از حضرت
والد بزرگوار قدس سرہ عن شیخ لال بیرھتی
عن الشاہ پیر میرھتی بسند لا یحضرنی
الآن وجدت فی کتاب العزیزیہ بارادہ
عن السید ابراھیم الایرجی عن الشیخ
بہاء الدین الشطاری انہ قال بدانکہ ذکر
مشرب شطار اسم ذات بزبان یا بدل گوید و ملاحظۂ
اسماء صفات کند یعنی سمیع و بصیر و علیم در
خیال آرد و برزخ یعنی صورت واسطہ
پیش نظر دارد و مد کشد و شد کند و از زیر
ناف آغاز کند و مفہوم ملاحظہ یعنی شنوا
و بینا و دانا در دل قرار دہد و در یک دم
بگوید از اول دم تا آخر دم این در غیر محاربہ
کبیر ست فاما در محاربہ کبیر گر در یکدم دو صد بار
زیادہ بگوید پس بہتر است چون درین صفات
استقرار یافت صفات دیگر تلقین کند کہ
آن صفات را ثبات گویند یعنی سمیع بصیر
علیم شنوا دایم بینا۔ دانا۔ قایم۔ حاضر۔ ناظر
شاہد۔ چون مدتے درین شغل استقامت
میسر ماند۔ یعنی قادر۔ واحد۔ حی۔ قیوم
ظاہر۔ باطن۔ رؤف۔ نور۔ ہادی۔ بدیع
و باقی و عروج و نزول۔ در ہر ذکرے دایمی
شرط ست چون زمانے بدین شغل

اونہون نے شیخ وجیہ الدین گجراتی سے انہون
نے شیخ محمد غوث گوالیری سے اور نیز اس فقیر کو اجازت
طریقہ شطاریہ کے حاصل ہوئی حضرت والد بزرگوار
قدس سرہ سے انکو شیخ لال بیرھتی سے انکو شاہ
پیر میرھٹی سے اوس کی سند اس وقت
مجھے یاد نہین مین نے کتاب عزیزیہ مین پائی ہے
معلوم ہوتی ہے سید ابراہیم ایرجی سے ؛ اونکو
شیخ بہاؤ الدین شطاری سے کہ اونہون نے
کہا ہے۔ کہ جان لینا چاہیے کہ ذکر مشرب شطاریہ
کا اسم ہے زبان سے یا دل مین کہے اور ملاحظہ ؛
اسماء صفات کا کرے یعنی سمیع۔ بصیر علیم خیال
مین لائے۔ اور برزخ یعنی صورت واسطے کی پیش
نظر کہے اور مد کھینچے اور سد کرے اور زیر ناف سے
شروع کرے اور معنی ملاحظہ کرے یعنی سننے والا اور
دیکھنے والا اور جاننے والا دل مین قرار دے اور ایک
دم مین ایکدفعہ کہے دم کے اول سے دم کے آخر
تک مین اور یہ جب ہے کہ محاربہ کبیر نہوا اور جو محاربہ
کبیر ہو تو دو سو دفعہ اور زیادہ کہے تو اور اچھا ہے
جب صفات قرار پا جائین تو اور صفات تلقین
کرے کہ اون صفات کو ثبات کہتے ہین یعنی
سمیع بصیر علیم شنوا۔ بینا۔ دانا۔ دائم۔ قائم۔
حاضر شاہد ہے جب ایک مدت اس شغل مین مستقیم ہو جائے
تو فرماتے ہین یعنی قادر۔ واحد۔ حی۔ قیوم۔ ظاہر
باطن۔ رؤف۔ نور۔ ہادی۔ بدیع۔ باقی عروج نزول
ہر ذکر و اسم مین شرط ہے جب ایک مدت اس مین

Marfat.com

استقامت گرفته باشد بعده ملفوظات تلقین کنند
یعنی العلی العظیم الاعظم الکبیر الاکبر القریب الاقرب
اللطیف الالطف الکریم الاکرم النور الانور العلیم الاعلم
بعد ازان به محاربه کبیر شغل کنانند که دم گرفته
بشد تمام با تصور ملاحظه چندان ذکر گوید که خوی
از اندام طریق باران روان شود و گوینده
ذکر بیهوش گردد و فایده آنست که انچه بگرسنگی
و بیداری بسیار حاصل میشود آن همه بدین حال
میشود و این مقدار کافی ست باقی از مرشد معلوم
گردد بدانکه مراقبه بر سه طریق ست اول آنکه
بجلسه صلوة بنشینی والتزام علم بدین کنی که باری
تبارک وتعالی بنیاد شنو و دانا ست چون ازین
علم لمحه غافل شوی مراقب نباشی و درین مراقبه ربط
شیخ لازم گیرد و در نماز و تلاوت و جمیع احوال
ملازم این علم باشد و چون درین استقامت گیرد
در مراقبه ثانی آنرا مشاهده نیز گویند شروع کنی
و این هم بران هیئت مذکوره بنشینی و سر را
بجانب دل مائل گردانی و چشم را بندی و به چشم
باطن سوی دل نگری و تصور کنی که خدای عزوجل
ترا می بینی و چون این شغل به کمال رسد حجاب
تشبیه برخیزد و به تحقیق بدانی که خداتعالی را
می بینی پس ازین ترقی کن در مراقبه ثالث که
آنرا معاینه نیز نامند مشغول شو و آن
آنست که بر صفات مسطوره بنشینی
الا آنکه نظر سوی آسمان داری و چشم

مستقیم ہو جائے تو ملفوظات تلقین فرمائیں
یعنی العلی العظیم الاعظم الکبیر الاکبر القریب الاقرب
اللطیف الالطف الکریم الاکرم النور الانور العلیم الاعلم
اسکے بعد محاربہ کبیر کا شغل کرائیں کہ دم رکے
خوب شدت سے ساتھ تصور ملاحظہ کے اتنا ذکر کرے
کہ بدن سے پسینہ مینہ کیطرح برسنے لگے اور ذکر کرنیوالا
بیہوش ہو جائے اور فائدہ یہہ ہے کہ جسقدر بھوکے
رہنے سے اور بہت جاگنے سے حاصل ہوتا ہے وہ سب اس
سے حاصل ہو جاتا ہے اور اسقدر کافی ہے باقی مرشد سے معلوم
ہو جائیگا۔ جاننا چاہئے کہ مراقبہ تین طور پر ہے
ایک تو یہ کہ اسطرح بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں اور اس علم
کا التزام کرے یعنی یقین سے یون جانے کہ اللہ تعالی دیکھتا اور
سنتا اور جانتا ہے اور جب اس علم سے ایک لحظہ بھی غافل ہو
تو مراقبہ نہیں اور اس مراقبہ مین رابطہ شیخ لازم ہے اور نماز
تلاوت اور تمام احوال کو لازم جانے اور جب اسمین استقامت
ہو جائے دوسرا مراقبہ جسے مشاہدہ بھی کہتے ہیں شروع کرے
اور اسمین بھی اوسی شکل سے بیٹھے اور سر دل کے وسط
کی طرف جھکائے اور آنکھیں بند کرے اور چشم باطن سے
دل کو دیکھیں اور تصور کرے کہ خدا عزوجل دیکھتا
ہے اور جب یہہ شغل کمال کو پہنچ جائے حجاب
تشبیہ کا اوٹھ جائیگا اور تحقیق جانیگا کہ خدا تعالی
کو دیکھتا ہے پھر اس سے ترقی کرے تیسری مراقبہ مین
جسے معائنہ بھی کہتے ہیں اوسمین مشغول ہو اور
وہ یہ ہے کہ اوسی طور سے بیٹھے مگر نظر آسمان
کی طرف کرے اور آنکھیں

Marfat.com

فراز کرده بر هیئت مختصر تصور کنی که روح هم
از قالب بیرون رفت و از سماوات گوشت
و بمعاینهٔ حق تعالی مشغول شد اگر کسے برین
استقامت یابد رشته سبز پیدا آید یکجانب رشته
بالائے هفتم آسمان باشد و دوم جانب رشته در
دل او باشد و اعلی مرتبه طریق است و شغلی
که مشایخ می گویند همین است و درین واسطه
درست نیست ؛

بیان سبحه

اما سبحه فناولنی ها السید عمر ابن بنت
الشیخ عبد الله البصری المکی قال ناولنیها
جدی الشیخ عبد الله ناوله ایاها
شیخه محمد بن محمد بن سلیمان المغربی
و قال ناولنی ایاها ابو عثمان الجزائری
عن ابی عثمان المقری عن سیدی احمد
حجی عن سیدی ابراهیم التازی عن
ابی الفتح المراغی عن ابی العباس احمد بن
بکر الرداد عن مجد الدین محمد بن یعقوب
بن محمد الفیروزآبادی اللغوی عن جمال الدین
یوسف بن محمد الدمیری عن تقی الدین بن ابی الثناء
محمود بن یعلی عن مجد الدین عبد الله بن ابی الجیش
المقری عن ابیه عن ابی الفضل محمد بن الناصر عن ابی
محمد عبد الله السمرقندی عن ابی بکر محمد بن علی السلامی
الحداد عن ابی نصر عبد الوهاب بن عبد الله بن عمر عن ابی
الحسن علی بن الحسن بن القاسم الصوفی

اونچی کرے اسی طرح جیسے مرنیکے وقت اسیر
خیال کرے کہ مری روح قالب سے نکل گئی اور آسمانوں سے
گذر گئی اور حقتعالی کی معائنہ میں مشغول ہوئی اگر کسیکو
اسپر استقامت حاصل ہوگی ایک ڈورا سبز ظاہر ہوگا
اوسکا ایک سرا ساتوین آسمان پر ہوگا اور دوسرا اوسکے
دل مین ۔ اور اعلی مرتبہ اور شغل جو مشائخ
کہتے ہین یہی ہے اور اس مین واسطہ درست
نہین ہے ۔

تسبیح کی سند

وہ مجکو دی سید عمر شیخ عبد اللہ بصری مکی
کے نواسے نے کہا مجکو دی میرے نانا شیخ عبد اللہ
نے اون کو دی اونکے شیخ محمد بن محمد بن سلیمان
مغربی نے اور کہا مجکو دی ابو عثمان جزائری
نے اون کو ملی ابو عثمان مقری سے اون کو
سید احمد حجی سے اونکو سید ابراہیم تازی سے
اونکو ابو الفتح مراغی سے اون کو ابو العباس
احمد بن ابو بکر رداد سے اونکو مجد الدین
محمد بن یعقوب بن محمد فیروزآبادی لغوی
سے اونکو جمال الدین یوسف بن محمد دمیری
سے اونکو تقی الدین بن ابو ثنا محمود بن یعلی سے
اونکو مجد الدین عبد الصمد بن ابو الجیش مقری سے
اونکو اپنے والد سے اونکو ابو الفضل محمد بن ناصر سے
اونکو ابو محمد عبد اللہ سمرقندی سے اونکو ابو بکر محمد بن علی
سلامی حداد سے اونکو ابو نصر عبد الوہاب بن عبد اللہ بن عمر
سے اونکو ابو الحسن علی بن حسن بن قاسم صوفی سے

Marfat.com

قال سمعت ابا الحسن المالکی وقد رأیته
وفی یدہ سبحۃ فقلت یا اوستاذ انت
الی الآن مع السبحۃ یقول کذا رأیت اُستاذی
الجنید وفی یدہ سبحۃ فقلت یا اُستاذی
وانت الی الآن مع السبحۃ فقال کذا رأیتُ
اُستاذی سری بن المغلس السقطی وفی یدہ
سبحۃ فقلتُ یا استاذ وانت مع السبحۃ
فقال کذا رأیتُ اُستاذی معروف
الکرخی وفی یدہ سبحۃ فسألتُ عمّا سألتنی
عنه فقال کذا رأیتُ اُستاذی بشر الحافی
وفی یدہ سبحۃ وسألتہُ عمّا سألتنی عنہ فقال
رأیتُ اُستاذی عمر المکی وفی یدہ سبحۃ فسألتہ
عمّا سألتنی عنہ فقال رأیتُ اُستاذی الحسن
البصری وفی یدہ سبحۃ فقلتُ یا اُستاذ مع
عظم شانک وحسن عبادتک وانت
الی الآن مع السبحۃ فقال لی ھذا شیء کنّا
استعملناہ فی البدایات ماکنا نترکہ فی
النہایات انا احب ان اذکر اللہ بقلبی و
یدی ولسانی قال الشیخ ابو العباس لرداد
تبیّن من قول الحسن البصری السبحۃ کانت
موجودۃ متخذۃ فی عہد الصحابۃ لقولہ
ھذا شیء کنا استعملناہ فی البدایات وبدایات
الحسن من غیر شک کانت
مع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فانہ ولد

اونہوں نے کہا مینے سنا ہی حسن مالکی سی اور تحقیق مینے دیکھا اونکو تسبیح ان کے
ہاتھہ مین ہی پھر تو مینے کہا کہ حضرت ابھی تک آپ تسبیح ہاتھہ مین رکھتے ہین
کہا انہوں نے یونہی دیکھا تھا اپنے حضرت جنید کو اور اونسے کہا تھا حضرت ابھی
تک آپ تسبیح ہاتھہ مین رکھتے ہین انہوں نے کہا مینے ایسا ہی دیکھا تھا اپنے
سقطی کو اور ان کے ہاتھہ مین تسبیح تھی تو مینے کہا
الحضرت ابھی تک آپ تسبیح رکھتے ہین انہوں نے
کہا مین نے ایسا ہی دیکھا تھا اپنے مرشد معروف
کرخی کو اور انکے ہاتھہ مین تسبیح تھی اور مینے یونہی
پوچھا تھا جسطرح تم نے مجھہ سے پوچھا تو انہوں نے
کہا ہم نے یونہی دیکھا تھا اپنے مرشد بشر حافی
کو اون سے یونہی دریافت کیا جیسے تمنے مجھہ سے
اونہوں نے کہا مینے دیکھا اپنے حضرت عمر مکی کو
انکے ہاتھہ مین تسبیح تھی مینے سوال کیا اسی طرح
جسطرح تم نے مجھہ سے ؛ انہوں نے کہا مینے دیکھا
اپنے اوستاد حسن بصری کو ان کے ہاتھہ مین
تسبیح تھی مینے کہا اے حضرت ؛ آپ باوجود
ایسی عظمت شان اور ایسی نیک عبادت کی
اور ابھی آپ کے ہاتھہ مین تسبیح ہے انہوں
نے کہا کہ یہی یہ ایک ایسی شی ہی کہ ہم ابتدا مین اسکا
استعمال کرتے تھے تو ہم نہایت مین بھی نہ ترک کیا مین دوست
رکھتا ہوں اس امر کو کہ ذکر اللہ دل سی کروں اور ہاتھہ سی اور
زبان سے شیخ ابو العباس رداد فرماتے ہین کہ حسن بصری کے
قول سی روشن ہوا کہ تسبیح موجود اور متخذ تھے صحابہ کی عہد
مین جو انہوں نے کہا یہ ایسی شی ہے کہ ہم ابتدا مین کیا کرتے تھی
اور ابتدا حسن بصری کی بیشک تھی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

لسنتين بقيا من خلافة عمر ورای عثمان
وعليا وطلحة رضی الله عنهم وحضر يوم
الدار فی قضية عثمان وعمره اربع عشرة
سنة وروی عن عثمان وعلی وعمران بن
حصين ومعقل بن يسار وابی بكرة وابی
موسی وابن عباس وجابر بن عبد الله
رضی الله عنهم وخلق كثير من الصحابة
والخلاف فی رواية عن علی رضی الله عنه
مشهور انتهی واما دلائل الخيرات فاخبرنا
به شيخنا ابو طاهر عن الشيخ احمد النخلی عن
السيد عبد الرحمن الادريسی الشهير
بالمحجوب عن ابيه احمد عن جده محمد
عن ابی جده احمد عن مولفه السيد الشريف
محمد بن سليمان الجزولی رحمة الله ؛
واما قصيدة البردة فاخبرنا بها ابو طاهر
عن الشيخ احمد النخلی عن محمد بن العلاء
العاملی عن سالم السنهوری عن النجم
الغيطی عن شيخ الاسلام زكريا عن ابی
اسحاق الصالحی عن الصلاح محمد بن محمد
بن الحسن الشاذلی عن علی بن جابر الهاشمی
عن ناظمها شرف الدين محمد بن سعيد
حماد البوصيری رحمة الله كاتب حروف گويد
الحمد لله كہ از بيان سلاسل درين رسالہ ميسر شد بعد
ازان ذكر بعض اسانيد علم حديث وعلم فقہ وغيرہا خواہد
آمد والحمد لله اولا وآخرا وظاہرا وباطنا وصلی الله علی سيدنا
محمد وآلہ اجمعين

جب دو برس خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہو گئے
تھے اور اُنہون نے دیکھا حضرت عثمان وعلی وطلحہ
رضی اللہ عنہم کو اور جب حاضر ہوئے یوم الدار کو
حضرت رضی اللہ عنہ کے قضیہ مین تو اون کی عمر
چودہ ۱۴ برس کی تھی اور اُنہون نے حدیث کی روایت
کی ہے عثمان وعلی وعمران بن حصین ومعقل بن
یسار وابوبکر وابوموسی وابن عباس و ابن جابر
بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے اور بہت صحابہ سے اور
اونکا حضرت علی سے روایت کرنے مین خلاف مشہور ہے انتہی

دلائل الخیرات کی سند ـ اور دلائل الخیرات
کی ہمکو اجازت دی ہماری شیخ ابو طاہر نے اُنہون نے شیخ احمد
نخلی سے اُنہون نے سید عبد الرحمان ادریسی مشہور
محجوب سے اُنہون نے اپنے والد احمد سے اونہون نے
اُنکے دادا محمد سے اُنہون نے اُنکے پردادا احمد سے اُنہون
نے اوسکے مصنف سید شریف

محمد بن سلمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ سے ـ

قصیدہ بردہ کی سند ـ ہمکو خبر دی
قصیدہ بردہ کی ابو طاہر نے شیخ احمد نخلی سے اُنہون نے محمد بن علا عاملی
سے اُنہون نے سالم سنہوری سے اُنہون نے نجم غیطی سے اُنہون نے شیخ
الاسلام زکریا سے اُنہون نے ابو اسحاق صالحی سے اُنہون نے صلاح محمد
بن محمد بن حسن شاذلی سے اُنہون نے علی بن جابر ہاشمی سے اُنہون نے
اوسکے ناظم شرف الدین محمد بن سعید حماد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ سے
کاتب حروف کہتا ہے یہی بیان سلاسل کا اس رسالہ مین میسر ہوا
اور علم حدیث وفقہ وغیرہا کی سند کا ذکر بعد ہو گا فقط

سند دلائل الخیرات

قصیدہ بردہ کی سند

Marfat.com

ہو العزیز الولی الرحیم

معتقدین و متوسلین خاندان کو مژدہ ہو

کہ یہہ کتاب علم سلوک مین لاجواب ہے۔ اسمین طریقہ اذکار و اشغال ہر چہار خانوادونکا مع توجہ و مراقبہ ہر ایک کے جدا جدا
الگ الگ لکہا ہے اور جو فرقہ جہان جہان مشہور ہے انکی تشریح اور صحت الفاظ کی ہے۔ اور انہی سلسلونکا ارتباط جتنے
طریقون سے آپکو پہنچے ہین بیان کئے ہین واقعی یہ کتاب قابل دید ہے۔ چونکہ یہہ کتاب نایاب تہی اور ہر دیار و امصار سے
شائقین کی خواہش ہو یا فہو یا روز افزون تہی۔ اسواسطے اس خاکسار نے اسکو مع ترجمہ اردو طبع کیا ہے
ناظرین کی خدمت عالی مین التماس ہے کہ بسبب عدیم الفرصتی اور منقول عنہ کے غلط ہونیکی وجہ سے اگر کسی قدر غلطی پاوین
تو عاجز کو معاف فرماوین۔ ہان اب انشاء اللہ تعالی آیندہ کے تصحیح اور خوشخطی کا پورا پورا انتظام کیا جاویگا صرف
دوسرے شخصونکی تصحیح کے اعتبار پر نہچھوڑا جایا کریگا۔ چنانچہ جو ایک رسالہ الطاف القدس جو پہلے چہپ چکا ہے
وہ اب بالکل ختم ہو چکا تہا اور طالبون کی درخواست برابر چلی آتی تہی اس سبب سے اب وہ مع ترجمہ
اردو پاکیزہ اور عمدہ تقطیع پر باہتمام صحت خود طبع کیا جارہا ہے جو ناظرین کے ملاحظہ مین گزریگا معلوم
ہو جاویگا۔ جس صاحب کو جسقدر نسخہ کتاب ہذا اور دیگر رسائل حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب
و شاہ عبد العزیز صاحب و شاہ عبد الرحیم صاحب و مولوی اسمٰعیل صاحب شہید رحمہم اللہ علیہم
کے مطلوب ہون مطبع احمدی بازار دریبہ کلان دوکان اسلامیہ نمبر ۱۷۹ سے طلب فرماوین ؛

اور

ہر قسم کے قرآن شریف حمائل سادہ مترجم و کتب دینیات عربی۔ فارسی۔ اردو۔ و کتب درسیہ مدارس عربی۔
و سرکاری۔ و کتب تصوف۔ و لغات۔ و طب و نیز کتب مصنفہ حضرت شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی و حضرت شیخ کلیم اللہ
صاحب جہان آبادی و مولوی محمد قاسم صاحب نانوتی و مولوی نذیر حسین صاحب و مولوی الطاف حسین صاحب و مولوی عبد الحق صاحب تفسیر
حقانی۔ و دیگر کتب مطبوعہ بمبئی مصر کلکتہ لکہنؤ کانپور آگرہ میرٹھ دہلی وغیرہ اور کتب متفرق نایاب زمانہ
اور رد مقلد و غیر مقلد و شیعہ وغیرہ کا بہی اس دوکان اسلامیہ نمبر ۱۷۹ دہلی سے نقد قیمت آنے پر بکفایت مل سکتی
ہین اور تاجرونکے ساتہہ نہایت کفایت کے ساتہہ خاص طور پر معاملہ کیا جاتا ہے فقط

المشتہر۔ خاکسار مولوی سید محمد صاحب کلیمی جعفری عاجز سید ظہیر الدین احمد مالک دوکان اسلامیہ نمبر ۱۷۹ مطبع احمدی دہلی

رسائل مفصلہ ذیل از تصنیف لطیف حکیم امت مطہرہ حضرت فانی فی اللہ جناب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب و حضرت مولوی شاہ عبد العزیز صاحب و جناب مولانا اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ و علاوہ ازین ہر قسم کی کتابین مطبع احمدی متعلقہ مدرسہ عزیزی و مطبع مجتبائی واقع شہر دہلی سے بکفایت بذریعہ ویلیو پے ایبل مل سکتی ہین +

فیوض الحرمین مصنفہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ عبارت عربی مع ترجمہ اردو - اس کتاب مین شاہ صاحب نے وہ مسائل لکھے ہین جو ارواح پاک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حل کئے ہین قابل دید ہے قیمت ۸ ر تاویل الاحادیث مصنفہ ایضاً عبارت فارسی اس کتاب مین شاہ صاحب نے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آنحضرت صلعم تک جن انبیاء کا قرآن شریف مین ذکر ہے اور جو امر ان پر وقوع مین آئے ہین انکی وجوہات لکھی ہین یہ کتاب قابل پاس رکھنے کے ہے ۶ ر حوامع شرح حزب البحر مصنفہ ایضاً فارسی یہ وہ حزب دعا ہے کہ شاہ صاحب نے بڑی بسط سے شرح کی ہے آجتک کسی نے ایسی شرح نہین کی بلکہ [illegible] آئی طریقہ زکوٰۃ کا اور ہر فقرہ کے پڑھنے کے مطلب و کلمہ جدی جدی ترکیب اور اعتصام اور اختتام کے پڑھنے کی ممانعت اور اونکی وجہ بیان کی ہے - عاملوں کی جان ہے ۴ ر وصیت نامہ مع رسالہ دانشمندی مصنفہ ایضاً - فارسی مع ترجمہ اردو - اسمین شاہ صاحب نے یہ لکھا ہے کہ مسلمانون کو کیا کرنا چاہیے اور کسطرح امورات دنیا کو سرانجام دینا چاہیے ہر شخص کو اسپر عمل کرنا لازم ہے - ا ر خمسہ رسائل شاہ ولی اللہ صاحب بیان تصوف مصنفہ ایضاً - فارسی - اس رسالہ مین عجیب و غریب بیان ہین تمام ان علماء کا بیان جنسے آپ کو حدیث کی سند اور خرقہ پہنچا ہے اور اپنے آباؤ اجداد کا حال اور شاہ عبد العزیز صاحب - [illegible] کے حالات اور اپنا اعتقاد بیان کیا ہے یہ رسالہ قابل دید کے ہے ۱۲ ر انصاف مصنفہ ایضاً - عربی مع ترجمہ اردو واقعی شاہ صاحب نے اس رسالہ مین بابت تقلید کے انصاف کر دیا ہے آج کل اسکے دیکھنے کی اشد ضرورت ہے - ۲ ر عقد الجید مصنفہ ایضاً - عربی مع ترجمہ اردو - اسمین شاہ صاحب نے اپنا اجتہاد اور اپنی رائے کو بابت تقلید کے ظاہر کیا ہے - ۲ ر قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین مصنفہ ایضاً فارسی - اسمین شاہ صاحب نے بڑی جد و جہد [illegible] کا رد کیا ہے کہ قابل بیان نہین ۱۲ شرح رباعیتین مصنفہ ایضاً فارسی - شاہ صاحب نے حضرت باقی باللہ صاحب رحمہ [illegible] رباعیوں کی شرح کی ہے اور ان مقاصد کو حل کیا ہے جو قابل دید ہین - ا ر در الثمین فی مبشرات النبی الکریم مصنفہ ایضاً - عربی مع ترجمہ اردو - اس کتاب مین عجیب و غریب حالات شاہ صاحب نے لکھے اور اپنے والد صاحب مرحوم اور اپنے چچا صاحب رحمۃ اللہ کے جو کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک سے حاصل کئے ہین لکھے ہین - ا ر سطعات مع رسالہ حزب اللطیف مصنفہ ایضاً - فارسی - اس کتاب مین [illegible] کا بیان اور اپنے حالات مختصر بطور سوانح عمری کے شاہ صاحب نے لکھے ہین - ۲ ر الطاف القدس مصنفہ ایضاً - فارسی مع ترجمہ اردو - اسمین شاہ صاحب نے اپنی اصطلاح [illegible] کو لا ہے جیسے تدلی اور تجرد بحت وغیرہ وغیرہ - ۱۲ ر قصیدہ اطیب النغم فی مدح سید عرب و العجم مصنفہ ایضاً - عربی مع شرح فارسی - جسمین قصیدہ بائیہ و قصیدہ تائیہ و قصیدہ لامیہ وغیرہ ہین ۱۲ ر چہل حدیث شرح منظوم الموسوم لتحقیر مصنفہ ایضاً - عربی مع شرح اردو ا ر +

قول الجمیل ترجمہ شفاء العلیل مصنفہ ایضاً - عربی مع ترجمہ اردو - ۵ ر عجالہ نافعہ اصول حدیث مصنفہ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب - فارسی - ا ر کمالات عزیزی شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم کے کمالات اردو - ۲ ر بستان المحدثین مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب فارسی - ۶ ر مجموعہ خمسہ رسائل قابل دید مصنفہ ایضاً - فارسی - ۳ ر تنویر العینین مع ترجمہ اردو مولوی اسمٰعیل صاحب ۳ ر تقویۃ الایمان مصنفہ ایضاً ۸ ر صراط المستقیم مصنفہ ر فارسی - ۹ ر مجموعہ خمسہ رسائل اصول حدیث مصنفہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب و شاہ ولی اللہ صاحب رحمہما اللہ تعالی - اردو - اصول حدیث سیکھنے مین [illegible] طریقوں کی معرفت مین [illegible] مجموعہ ہے جسمین ہزارہا فائدے اور انواع و اقسام کے فائدے ایسے ہین جو بڑی بڑی کتابوں [illegible] کی محنت سے حاصل ہوتے ہین حدیث شریف پڑھنے والون کو انکا مطالعہ رکھنا ضرور ہے - ۳ ر مکتوبات شاہ عبد الرحیم صاحب والد ماجد شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ فارسی - اس کتاب مین واقعی تصوف کو بھر دیا ہے جیسے سمندر کو کوزے مین اہل تصوف کی جان ہے اور اونکا ورد ہے اسکی ملاحظہ سے روح کو فرحت اور دل کو قوت اور جسم کو لطافت حاصل ہوتی ہے منگا کر فائدہ اٹھائیے +

المشتہر

خادم العلماء کمترین سید ظہیر الدین عرف سید احمد نواسہ حضرت مولانا مولوی شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی ادام اللہ مہتمم مطبع احمدی و مدرسہ عزیزیہ دہلی